﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿۔۔۔اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿۔۔۔عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾(بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ
الفضل
انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:- نصیر احمد قمر

جلد 24 | جمعۃ المبارک 12 مئی 2017ء | 15 شعبان 1438 ہجری قمری ❁ 12 ہجرت 1396 ہجری شمسی | شمارہ 19

حالتِ جنگ میں بھی رحم کی ہدایت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کا نام لے کر اس کی تائید کے ساتھ اور اللہ کے رسولؐ کے دین پر چلتے ہوئے (اس کی راہ میں) نکلو۔ کسی بوڑھے عمر رسیدہ کو قتل نہ کرنا۔ کم سن بچے یا عورت کو نہ مارنا اور خیانت کرتے ہوئے مال غنیمت پر قبضہ نہ کر لینا۔ اصلاح اور احسان کا معاملہ کرنا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ محسنوں سے محبت کرتا ہے۔

(ابو داؤد کتاب الجہاد باب فی دعاء المشرکین حدیث نمبر:2245)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات کا تذکرہ

❁ ۔۔۔ ’’تُو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔ ❁ ۔۔۔ اے میرے بندے چونکہ تو میری فرودگاہ میں بار بار آتا ہے اس لئے اب تو خود دیکھ لے کہ تیرے پر رحمت کی بارش ہوئی یا نہ۔ (اصل الہام فارسی میں ہے۔۔۔الہام کے الفاظ یہ ہیں ’’تو درمنزل ما چو بار بار آئی خدا اَبرِ رحمت بباریدیا نے۔‘‘ (دیکھئے تذکرہ صفحہ 560 ایڈیشن چہارم مطبوعہ 2004ء)) ❁ ۔۔۔ ہم نے چودہ چارپایوں کو ہلاک کر دیا کیونکہ وہ نافرمانی میں حد سے گذر گئے تھے۔ ❁ ۔۔۔ (فارسی الہام) جاہل کا انجام جہنم ہے۔۔۔ جاہل کا خاتمہ بالخیر کم ہوتا ہے۔ (اصل الہام فارسی میں ہے اوپر ترجمہ دیدیا گیا ہے۔ فارسی الہام کے الفاظ یہ ہیں۔ ’’سرانجام جاہل جہنم بود کہ جاہل نکو عاقبت کم بود۔‘‘) ❁ ۔۔۔ ’’میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا۔‘‘ (اصل میں یہ اردو الہام ہے جس کا عربی میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ اردو الہام کے الفاظ اوپر دیدیے گئے ہیں (ملاحظہ ہو، تذکرہ صفحہ 414 ایڈیشن چہارم)) ❁ ۔۔۔ میں خدا کی طرف سے خلیفہ کیا گیا ہوں پس تم میری طرف آجاؤ۔ میں خدا کا چراگاہ ہوں۔ ❁ ۔۔۔ اور مجھے گم گشتہ یوسف کی خوشبو آئی ہے اگر تم یہ نہ کہو کہ یہ شخص بہک رہا ہے۔ ❁ ۔۔۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے ربّ نے اصحاب فیل کے ساتھ کیا کیا۔ کیا اُس نے اُن کے مکر کو اُلٹا کر انہیں پر نہیں مارا۔ ❁ ۔۔۔ ہم نے تجھے معاف کیا۔ ❁ ۔۔۔ خدا نے بدر میں یعنی چودھویں صدی میں تمہیں ذلّت میں پا کر تمہاری مدد کی۔ ❁ ۔۔۔ اور کہیں گے کہ یہ تو ایک بناوٹ ہے۔ ان کو کہہ کہ اگر یہ کاروبار بجز خدا کے کسی اور کا ہوتا تو اس میں بہت اختلاف تم دیکھتے۔ ❁ ۔۔۔ اُن کو کہہ کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم ایمان لاؤ گے یا نہیں۔ ❁ ۔۔۔ نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام پُورا ہو جائے گا۔ ❁ ۔۔۔ اور آج اے مجرمو! تم الگ ہو جاؤ۔ ❁ ۔۔۔ (اردو الہام) ’’بھونچال آیا اور بشدت آیا۔ زمین تہ و بالا کر دی۔‘‘ (اصل میں اردو الہام ہے جو دیدیا گیا ہے۔) ❁ ۔۔۔ یہ وہی وعدہ ہے جس کی تم جلدی کرتے تھے۔ ❁ ۔۔۔ مَیں ہر ایک کو جو اس گھر میں ہے اس زلزلہ سے بچالوں گا۔ کشتی ہے اور آرام ہے۔ ❁ ۔۔۔ مَیں تیرے ساتھ اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔ میں وہی اِرادہ کروں گا جو تمہارا اِرادہ ہے۔ ❁ ۔۔۔ اُس خدا کو تعریف ہے جس نے دامادی اور نسب کی رو سے تیرے پر احسان کیا۔ اس خدا کو تعریف ہے جس نے میرا غم دُور کیا۔ اور مجھ کو وہ چیز دی جو اس زمانہ کے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دی گئی۔ ❁ ۔۔۔ اے سردار! تُو خدا کا مُرسل ہے راہ راست پر۔ اُس خدا کی طرف سے جو غالب اور رحم کرنے والا ہے۔ مَیں نے ارادہ کیا کہ اس زمانہ میں اپنا خلیفہ مقرر کروں سو میں نے اس آدم کو پیدا کیا۔ وہ دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔ ❁ ۔۔۔ (فارسی الہام) جب مسیح السّلطان کا دور شروع کیا گیا تو مسلمانوں کو جو صرف رسمی مسلمان تھے نئے سرے سے مسلمان بنانے لگے۔ (اصل میں یہ فارسی الہام ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔ ’’چو دَورِ خسروی آغاز کردند۔ مسلماں را مسلماں باز کردند‘‘) ❁ ۔۔۔ آسمان اور زمین ایک گٹھڑی کی طرح بندھے ہوئے تھے ہم نے ان دونوں کو کھول دیا یعنی زمین نے اپنی پوری قوت ظاہر کی اور آسمان نے بھی۔ اب تیرا وقت موت قریب آ گیا۔ ذوالعرش تجھے بُلاتا ہے۔ اور ہم تیرے لئے کوئی رُسوا کنندہ امر نہیں چھوڑیں گے۔ ❁ ۔۔۔ تیرے رب کا وعدہ کم رہ گیا ہے۔ اور ہم تیرے لئے کوئی امر رُسوا کنندہ باقی نہیں چھوڑیں گے۔ ❁ ۔۔۔ (اردو الہام) ’’بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اُس دن خدا کی طرف سے سب پر اُداسی چھا جائے گی۔ یہ ہوگا۔ یہ ہوگا۔ یہ ہوگا۔ پھر تیرا واقعہ ہوگا۔ تمام عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا۔‘‘ (اصل میں اردو الہام ہے۔ الہام کے الفاظ اوپر دیدیے گئے ہیں۔) ❁ ۔۔۔ تیرا وقت آ گیا ہے۔ اور ہم تیرے لئے روشن نشان چھوڑیں گے۔ ❁ ۔۔۔ تیرا وقت آ گیا ہے اور ہم تیرے لئے کھلے نشان باقی رکھیں گے۔ ❁ ۔۔۔ اے میرے خدا اسلام پر مجھے وفات دے اور نیکوکاروں کے ساتھ مجھے ملا دے۔ آمین‘‘

(الاستفتاء مع اردو ترجمہ صفحہ 212 تا 215۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

☆...☆...☆

2016ء کے دوران شاہد کی ڈگری کے حقدار قرار پانے والے جامعہ احمدیہ کینیڈا کے 11 طلباء اور جامعہ احمدیہ UK کے 14 طلباء میں تقسیم اسناد کی تقریب۔

جامعہ احمدیہ یوکے کے تعلیمی سال 2015-2014ء کے دوران تمام کلاسز میں سالانہ امتحانات میں اعزاز پانے والے اٹھارہ طلباء میں تقسیم انعامات

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت شمولیت انعامات واسناد کی تقسیم، پُرحکمت نصائح پر مشتمل خطاب اور ظہرانہ میں شرکت

(رپورٹ مرتبہ: حافظ محمد ظفر اللہ عاجزؔ)

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 04؍مارچ 2017ء بروز ہفتہ جامعہ احمدیہ یوکے (UK) کے پانچویں کانووکیشن میں رونق افروز ہوئے۔ جامعہ احمدیہ یوکے مسجد فضل لندن سے قریباً چالیس میل کے فاصلہ پر انگلستان کی کاؤنٹی سَرے کے ایک خوبصورت قصبہ ہیزل میئر (Haslemere) میں ایک پہاڑ کی چوٹی پر واقع ہے۔ اس روز سال 2016ء کے دوران شاہد کی ڈگری کے حقدار قرار پانے والے جامعہ احمدیہ کینیڈا کے 11 اور جامعہ احمدیہ یوکے (UK) کے 14 طلباء نے اسنادِ شاہد جبکہ جامعہ احمدیہ یوکے کے تعلیمی سال 2015-2014ء کے دوران تمام کلاسز میں سالانہ امتحانات میں اعزاز پانے والے 18 طلباء کو ملا کر کل 29 خوش نصیب طلباء نے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک سے انعامات پانے کا اعزاز حاصل کیا۔ جبکہ عزیزم مظہر احسن مرحوم کی اعزازی ڈگری برائے 'شاہد' ان کے والد محترم ظفر اقبال صاحب نے وصول پائی۔ عزیزم مظہر احسن مرحوم نے امسال شاہد کی ڈگری حاصل کرنے والے طلباء کے ساتھ جامعہ کا سات سالہ تعلیمی سفر طے کیا لیکن کینسر کی موذی بیماری سے لڑتے ہوئے اپنے خالقِ حقیقی سے جاملے۔

حضورِانور ایدہ اللہ کی تشریف آوری اور تقریبِ تقسیم اسناد

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع ممبران قافلہ گیارہ بجکر پینتیس منٹ پر stone house میں جامعہ احمدیہ میں تشریف لے آئے۔ امیر جماعتِ احمدیہ برطانیہ مکرم رفیق احمد حیات صاحب، پرنسپل جامعہ احمدیہ یوکے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر انعام احمد صاحب، پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا محترم ہادی علی چوہدری صاحب اور صدر تعلیمی کمیٹی و ناظم اعلیٰ تقریب تقسیم اسناد جامعہ احمدیہ محترم ظہیر احمد خان صاحب نے حضورِانور کے استقبال کا شرف حاصل کیا۔ بعد ازاں حضورِانور 11 بجکر 40 منٹ پر جامعہ احمدیہ کی عمارت میں رونق افروز ہوئے اور پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ کے دفتر تشریف لے گئے جہاں Haslemere کے ایک لوکل اخبار Haslemere Herald کی نامہ نگار Beatrice Phillpotts موجود تھیں۔ انہوں نے اپنے اخبار کے لئے حضورِانور سے ایک انٹرویو لیا۔ تقریباً دس منٹ تک جاری رہنے والے اس انٹرویو کی ریکارڈنگ ایم ٹی اے نے بھی کی۔ یاد رہے کہ یہ اخبار 1896ء میں اس علاقہ کے مقامی اخبار کے طور پر نکلنا شروع ہوا اور اس کی اشاعت اب تک جاری ہے۔ یہ اخبار South West Surrey اور North East Hampshire میں نکلنے والے چھ Herald اخبارات میں سے ایک ہے اور مقامی لوگ اسے بڑی کثرت سے پڑھتے ہیں۔

بعد ازاں گیارہ بج کر پچاس منٹ پر حضورِانور جامعہ احمدیہ کے آڈیٹوریم میں تشریف لائے جہاں تقریب تقسیم اسناد کا انتظام کیا گیا تھا اور طلباء و اساتذہ جامعہ احمدیہ کے ساتھ ساتھ تقریب میں شامل ہونے والے مہمان بھی حضورِانور کے لئے چشم براہ تھے۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کے کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے پر تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو نفیس احمد قمر صاحب نے کی۔ تلاوت کی جانے والی سورۃ الجمعہ کی آیاتِ مبارکہ (1 تا 05) کا اردو ترجمہ سلمان احمد قمر صاحب نے تفسیرِ صغیر سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد حضرت اقدس مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے پاکیزہ منظوم کلام "تقویٰ کی جڑھ یہی ہے کہ خالق سے پیار ہو" سے بعض منتخب اشعار حفیظ احمد صاحب نے دل نشین انداز میں پیش کئے۔

بعد ازاں مکرم ظہیر احمد خان صاحب صدر تعلیمی کمیٹی جامعہ احمدیہ یوکے نے رپورٹ پیش کی جس میں انہوں نے بتایا کہ جامعہ احمدیہ یوکے سے فارغ التحصیل ہونے والی یہ پانچویں شاہد کلاس ہے جس کے 14 مربیان کرام اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور کے دست مبارک سے اسناد حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔ ان مربیان کرام نے جن کا تعلق یوکے، جرمنی، فرانس اور ناروے سے ہے، 2009ء میں جامعہ احمدیہ میں اپنے تعلیمی سفر کا آغاز کیا تھا۔

اس کے بعد محترم ہادی علی چوہدری صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے اپنی رپورٹ تفصیل سے پیش کی۔

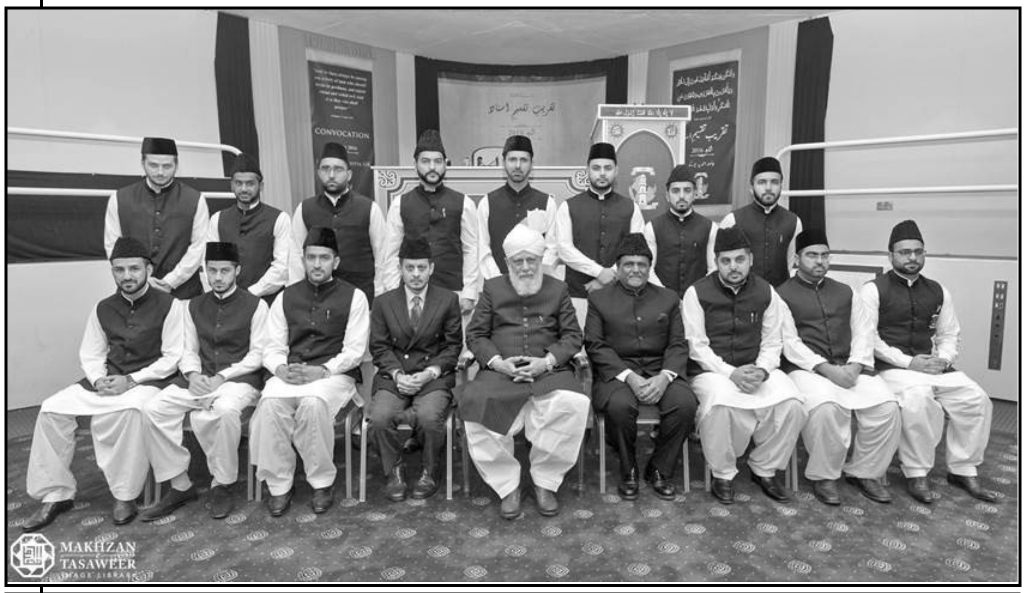

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ شاہدین 2016ء جامعہ احمدیہ یوکے کی ایک تصویر

تقسیم انعامات واسناد

بعد ازاں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اوّلاً درج ذیل 11 شاہدین جامعہ احمدیہ کینیڈا 2016ء کو اسناد عطا فرمائیں۔

1۔مکرم عاطف احمد زاہد صاحب مربی سلسلہ، 2۔مکرم چوہدری منصور عظیم صاحب مربی سلسلہ، 3۔مکرم ندیم احمد خانصاحب مربی سلسلہ، 4۔مکرم مکرم سرجیل احمد صاحب مربی سلسلہ، 5۔مکرم خالد احمد خانصاحب مربی سلسلہ، 6۔مکرم عبدالباسط خواجہ صاحب مربی سلسلہ، 7۔مکرم ساجد اقبال صاحب مربی سلسلہ، 8۔مکرم ثاقب محمود ظفر صاحب مربی سلسلہ، 9۔مکرم لقمان احمد صاحب مربی سلسلہ، 10۔مکرم رضوان احمد سیّد صاحب مربی سلسلہ اور 11۔مکرم ملک فرہاد احمد غفار صاحب مربی سلسلہ

اس کے بعد حضورِانور ایّدہ اللہ نے جامعہ احمدیہ یوکے (UK) کے تعلیمی سال 15-2014ء کی چھ کلاسوں درجہ خامسہ، رابعہ، ثالثہ، ثانیہ، اولیٰ اور ممہدہ کے امتحانات میں اوّل، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو انعامات اور اسنادِ امتیاز عطا فرمائیں۔ صدر تعلیمی کمیٹی و استاد جامعہ احمدیہ یوکے اعزاز پانے والے طلباء کے نام پڑھتے گئے اور درج ذیل خوش نصیب طلباء ایک ایک کر کے ان یادگار لمحات میں حضورِ انور کے بابرکت ہاتھوں سے یہ انعامات حاصل کرتے رہے۔

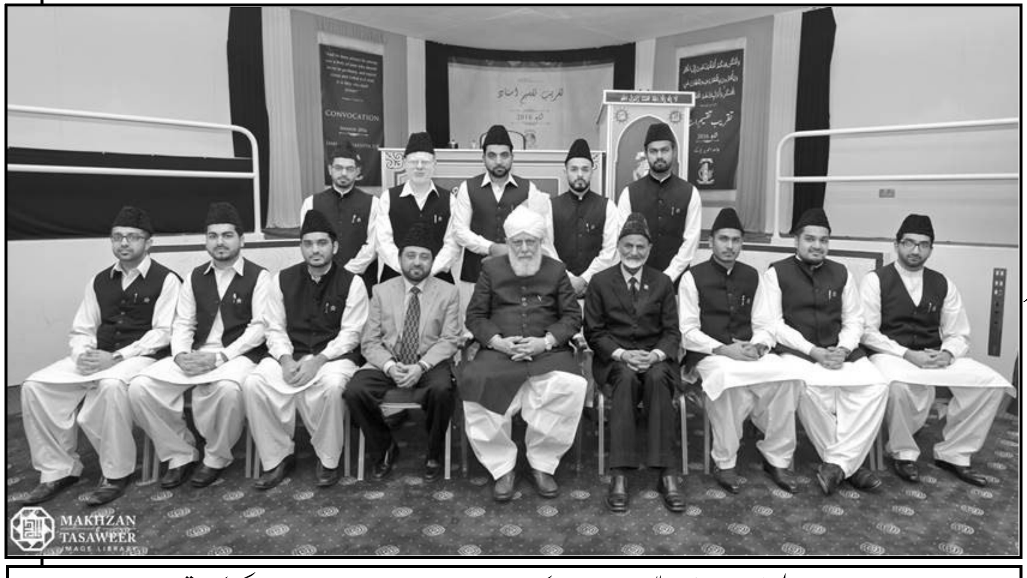

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ شاہدین 2016ء جامعہ احمدیہ کینیڈا کی ایک تصویر

تعلیمی سال 15–2014ء کے دوران درجہ ممہدہ تا درجہ خامسہ میں اعزاز پانے والے 18 طلباء کے اسماء یوں ہیں:

درجہ خامسہ: اول: عزیزم مروان سرور گِل، دوم:

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 09 مئی 2015ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا:۔

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت مَیں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ سارہ سنبل منان بنت مکرم میاں مقصود منان صاحب لندن کا ہے جو عزیزم نعمان احمد ناصر ابن مکرم ناصر احمد میر صاحب بورن ماؤتھ کے ساتھ سات ہزار پاؤنڈ حق مہر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:۔

اس رشتہ کے اب ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرلیں۔ سارہ سنبل منان کا یہ خاندان ددھیال کی طرف سے بھی حضرت میاں عبد الرحمٰن صاحب صحابی کی اولاد میں سے ہے اور ان کے ننھیال کی طرف سے یہ حضرت حکیم محمد عیسیٰ حسین صاحب مرہم عیسیٰ سے ہیں۔ بہر حال پرانا خاندان ہے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو ہر لحاظ سے اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر بھی چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور آئندہ نسلیں بھی نیک اور صالح پیدا ہوں۔ دعا کرلیں۔

(مرتبہ:۔ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

☆...☆...☆

مصالح العرب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر449

مکرم مصعب شویری صاحب (1)

مکرم مصعب شویری صاحب کا تعلق شام کے دارالحکومت دمشق کی نواحی بستی ''حُوش عرب'' سے ہے جہاں ان کی پیدائش 1985ء میں ہوئی۔ ان کے والد صاحب نے اس وقت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی جب مصعب صاحب کی عمر صرف چار برس تھی۔ کچھ عرصہ قبل شام کے مخدوش حالات کے پیش نظر مصعب صاحب ہجرت کر کے ترکی کے راستے جرمنی پہنچے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں:

غالباً یہ 1989ء کی بات ہے جب مکرم محمد منیر ادلبی صاحب کے ذریعہ احمدیت کا پیغام ہماری بستی میں پہنچا اور بہت سے سوال وجواب اور گرما گرم بحثوں کے بعد بستی کے چند احباب نے بیعت کرلی۔میرے والد صاحب ان چند خوش نصیبوں میں سے ایک تھے۔اس وقت میری عمر چار سال کی تھی۔ مجھے یاد ہے کہ میرے والد صاحب کی بیعت کے بعد ہماری بستی میں اور ہمارے گھر میں بھی بھونچال سا آ گیا۔

مخالفت کا طوفان

چند افراد کی قبول احمدیت کی خبر اہلِ بستی کے لئے بہت بڑے صدمہ کا باعث بن گئی اور بستی کے مولوی حضرات نیز بڑی بڑی شخصیات جن میں میرے نانا سرفہرست تھے جمع ہو کر آئے اور بستی کے عین وسط میں واقع ہمارے گھر پر دھاوا بول دیا۔اس دوران میرے نانا گھر کے اندر داخل ہوئے اور اپنی بیٹی یعنی میری والدہ کو زبردستی پکڑ کر مارتے ہوئے گھر سے لے جانے کی کوشش کی۔ ان کا مقصد میری والدہ کو اسکے احمدی ہونے والے خاوند سے دور کر کے طلاق کا مطالبہ کرنا تھا تا وہ بھی کہیں اپنے خاوند کے راستہ پر نہ چل پڑے۔جب وہ ایسا کر رہے تھے تو اس وقت وہاں پر موجود ایک وکیل نے انہیں ایسا کرنے سے روکتے ہوئے کہا کہ اگر تمہاری بیٹی نے بعد میں عدالت میں یہ کہہ دیا کہ وہ طلاق نہیں لینا چاہتی اور اپنے گھر اور اولاد کو نہیں چھوڑنا چاہتی تو تمہاری ساری کارروائی تمہارے خلاف جائے گی اور تمہیں دوسروں کے عائلی معاملات میں زبردستی دخل دینے اور ایک بستے ہوئے گھر کو توڑنے کے الزام میں گرفتار کرلیا جائے گا۔ یہ سن کر میرے نانا نے والدہ صاحبہ کو تو چھوڑ دیا لیکن یہ بلوائیوں کا ٹولہ اپنے عزائم کی تکمیل کے لئے مکرم احمد خالد البراقی صاحب کے گھر جا پہنچا، جہاں چند نو احمدی احباب نماز جمعہ ادا کر رہے تھے۔انہوں نے وہاں پر حملہ کر کے توڑ پھوڑ کی اور بعض احمدیوں کو زدوکوب کر کے اپنے بپھرے ہوئے جذبات کی تسکین کا سامان کیا۔

والد صاحب کی اسیری اور ہماری مشکلات

کسی نے پولیس کو بھی خبر کردی۔پولیس آئی اور بجائے مظلوموں کی مدد کے انہیں ہی گرفتار کر کے لے گئی اور پھر احمدیوں کے خلاف مقدمے بنے اور بعض نو احمدی احباب کو تین سے آٹھ ماہ تک قید و بند کی صعوبتوں سے گزرنا پڑا۔ ان اسیران میں سے ایک میرے والد صاحب بھی تھے۔والد صاحب کے جیل جانے کی وجہ سے جہاں ہمیں ان کی جدائی اور جیلوں کی ناگفتہ بہ حالت کے تصور سے تکلیف سے گزرنا پڑا وہاں ایک اور مصیبت بھی آن پڑی۔ ہوا یوں کہ والد صاحب نے گرفتاری سے قبل بستی کے وسط میں واقع ہمارا مکان فروخت کردیا تھا اور دو تین ماہ میں قبضہ دینا تھا۔ اس دوران والد صاحب نے بستی سے کسی قدر فاصلے پر اپنی زرعی اراضی میں گھر تعمیر کرنے کا کام شروع کر دیا تھا۔ ان کا خیال تھا کہ مقررہ مدت کے اندر اندر وہ زرعی اراضی میں مکان بنا لیں گے لیکن اس دوران ان کی گرفتاری ہوگئی۔ہمیں وعدہ کے مطابق اپنے قدیم گھر سے نکلنا پڑا اور نئے مکان کی تو ابھی دیواریں بھی کھڑی نہ ہوئی تھیں۔ایسے میں میری والدہ نے اپنے چھ بچوں کے لئے زیر تعمیر مکان کے قریب ہی خیمہ لگایا اور تین ماہ تک اسی حالت میں گزارا کیا تا آنکہ میرے والد صاحب کی رہائی ہوگئی اور پھر جلد ہی انہوں نے مکان تعمیر کرلیا۔لیکن یہ تین ماہ ہم نے خیمہ میں بہت مشکلات اور نہایت خوف کی حالت میں گزارے۔ رات کے وقت بھیڑیوں کی آوازیں اور چوروں کا خوف دامنگیر رہتا تھا۔ جبکہ عمومی طور پر شدید سردی کا موسم تھا اور آتے جاتے دشمنوں کے طعنے اس پر مستزاد تھے۔

چونکہ اہل بستی کے نزدیک اس صورتحال کے ذمہ دار مکرم منیر ادلبی صاحب تھے کیونکہ انہی کے ذریعہ احمدیت کا پیغام اس بستی تک پہنچا تھا اس لئے بستی کے بہت سے لوگوں کے دلوں میں ادلبی صاحب کے لئے شدید نفرت اور عداوت پیدا ہوگئی تھی جس کا اظہار انہوں نے گالی گلوچ اور بدزبانی کے علاوہ یوں بھی کیا کہ ایک بار ادلبی صاحب کی کار پر پتھراؤ کیا گیا اور ایک بار ان کی کار کو آگ لگا دی گئی۔

چھوٹی سی احمدی دنیا کا احوال

احمدیت کی وجہ سے اہلِ بستی اور اکثر رشتہ دار تو ویسے ہی کنارہ کش ہو گئے تھے۔اس لئے سوائے احمدیوں کے ہمارے گھر کوئی نہ آتا تھا۔ بلکہ ہمارے گھر کے بستی سے الگ ہونے کی وجہ سے احمدی احباب اکثر ہمارے گھر میں ہی جمع ہوتے اور پھر مختلف دینی امور پر باتیں ہوتیں۔

مجھے یاد ہے کہ جس دن احمدی احباب نے آنا ہوتا تھا اس روز ہمارے سٹنگ روم کی چیزوں کی ترتیب اور اندرون وبیرون کی صفائی ستھرائی کے علاوہ مہمانوں کے استقبال کی ڈیوٹی بھی ہم بچوں کی ہوتی تھی۔ یہ دن ہمارے لئے کسی عید سے کم نہ ہوتا تھا۔ ان مجالس میں بیٹھ بیٹھ کر رفتہ رفتہ ہم بچوں کو بھی وفات مسیح، ختم نبوت، اور جنّوں وغیرہ کے مسائل کے بارہ میں عام فہم دلائل یاد ہو گئے اور ہم اکثر ان کو استعمال بھی کرنے لگ گئے۔

شدید مخالفت اور والدہ کی بیعت

بستی کے سکول میں بھی بعض مولویانہ ذہنیت کے حامل اساتذہ کی طرف سے ہمارے ساتھ امتیازی سلوک کیا جاتا جبکہ بعض طالبعلموں کی طرف سے بھی ہمیں احمدیت کی وجہ سے تنگ کیا جاتا۔تاہم بعض اساتذہ ایسے بھی تھے جو بڑی محبت سے پڑھاتے تھے گو کہ ان کی تعداد بہت کم تھی۔ چھ سال کے انتظار کے بعد میری والدہ صاحبہ نے مکمل تسلی کرنے کے بعد بیعت کرلی اور کسی ملامت او رمخالفت کی پرواہ نہ کی۔ میرے نانا کا شمار گاؤں کی بڑی شخصیات میں ہوتا تھا۔ ایک تو وہ خود جماعت کے بہت بڑے دشمن تھے دوسرے انہیں میرے ماموں انگیخت کرتے تھے جو شریعت کالج کے پڑھے ہوئے تھے اور شدت پسند مولویانہ ذہن کے مالک تھے۔انہوں نے والدہ صاحبہ سے بہت بحثیں کیں اور مخالفت کا بازار گرم کیا لیکن والدہ صاحبہ پر ان کی کسی کارروائی کا کوئی اثر نہ ہوا۔

مولوی کا ناٹک

1996ء کی بات ہے کہ ہمارے گاؤں کے ایک صوفی مولوی نے دعویٰ کر دیا کہ اولیاء اللہ کو نہ تو آگ جلا سکتی ہے نہ ہی جنّ ان کا کچھ بگاڑ سکتے ہیں۔اس کے علاوہ بھی انہوں نے اس طرح کے کئی امور کا تذکرہ کر کے خوب واویلا مچایا اور یہ کہتے ہوئے افراد جماعت احمدیہ کو چیلنج دیتے ہوئے کہا کہ میں فلاں دن آگ میں کود کر ثابت کروں گا کہ اس کا مجھ پر اثر نہیں ہوتا اور یہ میرے ولی اللہ ہونے کی نشانی ہے۔ پس اے احمدیو! اگر تم سچے ہو تو ان معاملات میں مقابلہ کر کے دکھاؤ۔میرے والد صاحب اور بعض اور احمدی احباب بھی اس شعبدہ بازی کے مظاہرہ کو دیکھنے کے لئے گئے۔مولوی صاحب نے ابھی آگ کے گرد چکر لگانا شروع کئے تھے کہ اس کے پاؤں انگاروں پر آنے کی وجہ سے جل گئے، یوں مولوی صاحب پاؤں کے تلوے ہی سہلاتے رہے یہانتک کہ وہ آگ بجھ گئی جس میں اس نے کودنے کا اعلان کیا تھا۔ یہ حالت دیکھ کر وہ لوگ جو مولوی صاحب کی حوصلہ افزائی کے لئے ساتھ آئے تھے اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔

استجابت دعا کا واقعہ

والدین نے ہماری تربیت ایسے کی کہ ہر معاملہ میں دعا اور خدا تعالیٰ کی مدد کی طرف توجہ دلائی جاتی تھی۔اس ضمن میں قبولیت دعا کا ایک واقعہ بیان کرنا مناسب ہوگا۔

ہمارے ملک میں نویں جماعت بڑا مشکل مرحلہ ہوتا ہے۔اس میں طالبعلم کے نمبر ایک مقرر کردہ میرٹ سے کم آئیں تو وہ میٹرک میں سائنس یا آرٹس وغیرہ کے مضامین چننے میں آزاد نہیں رہتا بلکہ بعض حالات میں اسے میٹرک میں داخلہ بھی نہیں ملتا اور اسے نویں جماعت کا امتحان دوبارہ دینا پڑتا ہے۔ اس جماعت میں ٹوٹل نمبرز 240 ہوتے تھے اور گزشتہ کئی سالوں سے میرٹ 200 نمبرز مقرر کیا جاتا رہا تھا۔ یعنی اس سے کم نمبرز حاصل کرنے والے طالبعلموں کو مشکلات کا سامنا کرنے کے ساتھ ساتھ دوبارہ امتحان دینے کی ضرورت بھی پڑ سکتی تھی۔

مالی حالات کی خرابی اور دیگر کئی وجوہات کی بناء پر میں پڑھائی میں کمزور ہی رہا۔میں نے نویں جماعت کا امتحان دیا تو نتائج کے آنے سے قبل بہت دعا کی کہ خدایا مجھے دوبارہ امتحان نہ دینا پڑے اور میرے نمبرز امسال مقرر ہونے والے میرٹ کے برابر ہی آجائیں تا مجھے میٹرک میں داخلہ مل جائے۔ نتائج کا اعلان ہوا تو میرے 185 نمبرز آئے۔ یہ دیکھ کر میرا تو دل ہی بیٹھ گیا کیونکہ میرے تو گزشتہ سالوں میں مقرر ہونے والے میرٹ سے بھی پندرہ نمبرز کم تھے۔تقریباً دو ہفتوں کے انتظار کے بعد جب میرٹ کا اعلان ہوا تو یہ جان کر خوشگوار حیرانی ہوئی کہ اس سال کا مقرر کردہ میرٹ 185 تھا۔شاید گزشتہ بیس سالوں میں یہ پہلا موقع تھا جب میرٹ 200 سے کم نمبرز کی صورت میں مقرر ہوا تھا۔میرا دل خدا تعالیٰ کی حمد سے بھر گیا جس نے میری دعاؤں کو سنا اور بظاہر ایک ناممکن امر ممکن میں بدل گیا۔

مالک مکان کی بیعت کا واقعہ

1996ء میں ہم بستی کو چھوڑ کر دمشق شہر میں منتقل ہو گئے لیکن وہاں پر ہماری زندگی بہت کٹھن ہو گئی۔ گو میرے والد صاحب فوج میں تھے لیکن ان کی تنخواہ اس قدر کم تھی کہ جس میں آٹھ افراد کی فیملی کو پالنا مشکل تھا۔ گو کہ ہماری زرعی اراضی بھی تھی لیکن اس سے سالانہ آنے والی آمد سے بچوں کے سکول کے سالانہ خرچ بھی پورے نہ ہوتے تھے۔

میری میٹرک کی پڑھائی بہت اہم تھی اس کے لئے میرے والد صاحب نے مجھے اور میرے بھائی کو دمشق میں ایک کمرہ کا فلیٹ کرائے پر لے دیا اور ہم دمشق شہر میں رہ کر تعلیم حاصل کرنے لگ گئے۔ اس فلیٹ کے ساتھ ہی اس کے مالک عادل حُوریہ کا گھر تھا جو نہ جماعت کا دشمن تھا، نہ ہی دوست، تاہم اس کی طبیعت کسی قدر مولویانہ تھی۔

کچھ عرصہ گزرنے کے بعد ہماری نواحی بستی کا ایک شخص آیا اور اس نے بھی ہمارے مالک مکان سے ایک کمرہ کرائے پر لے لیا۔ چونکہ وہ ہمیں جانتا تھا اس لئے وہ ہمارے خلاف مالک مکان کے کان بھرنے لگا۔اس نے مالک مکان کو جھوٹ بولتے ہوئے بتایا کہ گویا قرآن کریم کے بالمقابل ہماری کوئی اور کتاب ہے، اور ہمارا قبلہ بھی مسلمانوں کے قبلہ سے مختلف ہے، نیز ہماری نماز بھی مختلف ہے اور حج بھی اور یہ کہ نعوذ باللہ ہم بہن بھائی کی شادی کو جائز سمجھتے ہیں۔

مالک مکان نے جب یہ باتیں سنیں تو شدید حیران ہو کر کہا کہ میں تو روزانہ ان بچوں سے ملتا ہوں۔ یہ اکثر اپنی پڑھائی میں مصروف رہتے ہیں، اور اپنے کام سے کام رکھتے ہیں۔ کسی کو ان سے کوئی شکایت نہیں ہے بلکہ پورے محلہ میں ادب اور اخلاق کی مثال سمجھے جاتے ہیں۔ پھر کہنے لگا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایسے فاسد عقائد رکھنے کے باوجود یہ لوگ ادب واخلاق اور شرافت میں مثال بن جائیں؟ ضرور کچھ دال میں کالا ہے۔ یا تو شکایت کرنے والے کو پورے حقائق کا علم نہیں یا پھر یہ محض کذب وافتراء ہے۔

اس کے بعد اس نے ہم سے ملنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ اور ایک بار یہ ملاقات شروع ہوئی تو پھر ایسی ملاقاتوں کا سلسلہ چل نکلا۔ وہ ہر بار کوئی ایسا جھوٹا الزام لے کر آتا اور ہمارا جواب سن کر حیران ہو جاتا۔

ہمارا اور مالک مکان کا تعلق پانچ سال تک جاری رہا جس کے بعد خدا کے فضل سے 2006ء میں اس نے بیعت کرلی اور ہمیں اپنا بھائی سمجھ کر ہر قسم کی مدد فراہم کرنے لگ گیا۔

بیعت کی برکات اور انعام

عادل حُوریہ صاحب کی شادی کو آٹھ سال کا عرصہ ہو گیا تھا لیکن اولاد کی نعمت سے محروم تھا۔ قبولِ احمدیت کے بعد اس نے خدا تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے بیٹی کی نعمت سے نوازا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے دو بیٹے بھی عطا فرمائے۔ وہ تحدیث نعمت کے طور پر لوگوں کو اکثر بتایا کرتا تھا کہ اسے مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اولاد کی نعمت عطا فرمائی ہے۔ نیز وہ کہا کرتا تھا کہ افراد جماعت ہی میرے ماں باپ اور بہن بھائی ہیں۔

تمام نشانات دیکھنے کے بعد اس کی بیوی نے بھی 2013ء میں بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کرلی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

(باقی آئندہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج جامعہ احمدیہ یوکے (UK) اور کینیڈا کی ایک اور کلاس اپنی تعلیم مکمل کر کے میدان عمل میں آ رہی ہے۔ اس سال انشاء اللہ جامعہ احمدیہ غانا کے طلباء بھی شاہد کر کے میدان عمل میں آئیں گے۔ اسی طرح انڈونیشیا میں بھی شاہدین کی کلاس شروع ہوگئی ہے۔ ہر سال جرمنی، کینیڈا اور یوکے (UK) کے اب تقریباً پینتیس چالیس مربیان و مبلغین میدان عمل میں آ رہے ہیں۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا اس سال غانا کی کلاس بھی فارغ ہو کر نکلے گی تو اس میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔ گو اس سے ہماری ضرورت تو پوری نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ مزید واقفین نَو کو یہ خیال پیدا ہو اور وہ جامعہ میں داخل ہوں تا کہ آئندہ کی ضروریات کو ہم جس حد تک پورا کر سکتے ہیں کرنے کی کوشش کریں۔

آپ لوگ، جامعہ احمدیہ کے وہ طلباء جنہوں نے سندات حاصل کی ہیں اور میدان عمل میں آئے ہیں آج آپ پر نئی ذمہ داری پڑ رہی ہے۔ اب میدان عمل میں آپ کا مختلف لوگوں سے واسطہ پڑے گا۔ اپنے بھی آپ کے مخاطب ہوں گے اور غیر بھی۔ اپنوں سے بھی آپ کو ملنا ہوگا اور غیروں سے بھی اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اپنوں کی تربیت کی ذمہ داری بھی ادا کرنی ہوگی اور تبلیغ کی ذمہ داری بھی ادا کرنی ہوگی۔

ایک مربی اور مبلغ جب تبلیغ کے میدان میں ہوتا ہے تو وہاں اس سے مختلف سوال کئے جاتے ہیں۔ اسلام پر جو اعتراضات ہو رہے ہیں ان کے بارے میں پوچھا جاتا ہے۔ اس لئے دنیا کا عمومی مطالعہ بھی آپ کے لئے ضروری ہے۔ جب تک ہر معاملے کا مثبت اور منفی پہلو آپ کے سامنے نہیں ہوگا آپ حقیقت میں اس کا جواب نہیں دے سکتے یا حکمت سے اس کا جواب نہیں دے سکتے۔ پس اس کے لئے کوشش کریں۔

دینی تعلیم میں اضافے کے لئے قرآن کریم کی تفسیر ہے۔ حضرت مصلح موعود کی تفسیر سے جہاں آپ کو تاریخی اور بعض دوسرے علمی پہلو نظر آئیں گے وہاں روحانی اور علمی پہلو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر میں آپ کو مل جائیں گے۔ اس لحاظ سے دونوں کو پڑھنا ضروری ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب ہیں۔ یہ نہ صرف آپ کے علم و عرفان میں اضافے کا باعث بننے والی ہیں بلکہ ایمان کو بھی مضبوط کرتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب ایک بڑا خزانہ ہیں ان کو پڑھیں اور ان سے علم حاصل کریں اور خود اپنے نوٹس بنا کر اپنے پاس رکھیں۔ یہ تربیتی لحاظ سے بھی آپ کے کام آئیں گے۔ تبلیغی لحاظ سے بھی آپ کے کام آئیں گے۔ پس اگر صحیح محنت کے ساتھ چند لیکچر بھی تیار ہو جائیں تو غیر معمولی اثر ہو سکتا ہے۔

پھر ایک بہت اہم بات ایک مربی اور مبلغ کے لئے یہ ہے کہ اس کو کبھی اپنے آپ کو فارغ نہیں سمجھنا چاہئے۔ مربی اور مبلغ کے پاس فارغ وقت ہوتا ہی نہیں۔ پھر جماعت کی تبلیغ اور تربیت کے لئے نئے نئے ذرائع سوچنے ہیں۔ اس پر پھر عمل کرنا ہے۔ کس طرح عمل کرنا ہے؟ اس کے طریقے بھی آپ نے نکالنے ہیں۔ اس کے علاوہ اپنے تعلقات بڑھائیں۔ مبلغ کے تعلقات بھی بڑے وسیع ہونے چاہئیں اور تعلقات بڑھانے کا سلیقہ اور طریقہ بھی آنا چاہئے۔ آپ خلیفۂ وقت کے نمائندے ہیں اور خلیفۂ وقت کی بات کو سنیں اور ایک جذبے کے ساتھ پھر اس کو آگے پھیلائیں۔ جہاں آپ تھکے کہ تربیت نہیں ہو سکتی وہیں معاملہ ختم ہو گیا۔ اس لئے تھکنا نہیں۔ اگر افراد جماعت کی اصلاح کر لیں گے یا ان میں یہ جذبہ پیدا کر دیں گے کہ ایک احمدی کی حیثیت سے ان کی کیا ذمہ داریاں ہیں تو تبلیغ کے میدان خود بخود کھلتے چلے جائیں گے۔

یاد رکھیں کہ ہمارے سپرد بہت بڑا کام ہے اور وسائل ہمارے بہت کم ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی مدد اور دعاؤں سے آسانی اور کامیابی مل سکتی ہے۔ اگر جذبہ ہو، محنت ہو اور دعا ہو، اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو جو بہت ضروری ہے تو پھر انقلاب پیدا ہو سکتا ہے۔ ہر نسل پہلے سے بڑھنے والی ہو تو پھر ترقی قائم رہ سکتی ہے۔

بعض مبلغین ایسے بھی ہیں اور آپ لوگوں کو پہلے ہی سوچ لینا چاہئے کہ آپ نے ایسے نہیں ہونا جو اپنی جگہ پر بعد میں پہنچتے ہیں، پہلے ہی کار کا مطالبہ کر دیتے ہیں۔ ٹھیک ہے کام میں تیزی پیدا کرنے کے لئے آجکل کے جو ذرائع ہیں یہ ضروری ہیں اور اگر جماعت afford کر سکتی ہے تو ان کا استعمال کرنا چاہئے۔ لیکن واقف زندگی کی طرف سے مطالبات نہیں ہونے چاہئیں۔ اگر یہ چیزیں نہ ہوں تو روک نہیں بنی چاہئیں۔

جس جماعت میں بھی آپ ہوں وہاں کے نوجوانوں کو یا جو نوجوان آپ سے تعلق رکھنے والے ہیں ان کو دین کے قریب کریں۔

جامعہ احمدیہ یوکے سے فارغ التحصیل ہونے والی پانچویں اور جامعہ احمدیہ کینیڈا سے فارغ التحصیل ہونے والی ساتویں شاہد کلاس کے طلباء کی تقریب تقسیم اسناد کے موقع پر

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا زرّیں نصائح پر مشتمل نہایت اہم خطاب۔ فرمودہ 04 مارچ 2017ء بروز ہفتہ بمقام Haslemere، جامعہ احمدیہ یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

سب سے پہلے تو میں یہ وضاحت کر دوں کہ جامعہ احمدیہ کینیڈا کے پرنسپل صاحب کی رپورٹ بڑی لمبی اور بڑی تفصیلی تھی اور یوکے (UK) کی اس کے مقابلے میں مختصر۔ گو لفّاظی اس میں بہت تھی۔ لیکن لوگ یہ نہ سمجھیں کہ یوکے (UK) جامعہ میں وہ تمام کام نہیں ہوئے جو جامعہ کینیڈا کر رہا ہے۔ ان کی مختلف موقعوں پر رپورٹس پیش ہوتی رہتی ہیں اور سالانہ فنکشن میں بھی۔ ہاں کینیڈا میں ایک چیز زائد ہے کہ وہاں حفظ کلاس ہے جو جامعہ کے ماتحت ہے اور باقی تو وہی کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تمام جامعات میں ہو رہے ہیں جن کی رپورٹ یہاں پیش کی گئی۔ ہادی صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کو کیونکہ میرے سامنے رپورٹ پیش کرنے کا موقع کم ملتا ہے اس لئے انہوں نے تفصیلی رپورٹ پیش کی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج جامعہ احمدیہ یوکے (UK) اور کینیڈا کی ایک اور کلاس اپنی تعلیم مکمل کر کے میدان عمل میں آ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال ربوہ اور قادیان کے علاوہ جو باقی ممالک کے جامعات ہیں جن میں یوکے (UK) کا جامعہ احمدیہ، کینیڈا کا جامعہ احمدیہ، جرمنی کا جامعہ احمدیہ ہے۔ ان میں سے پاس ہو کر ہمارے جامعہ احمدیہ کے طلباء (جو پہلے طالب علم تھے) مربی اور مبلغ بن کر میدان عمل میں آ رہے ہیں اور اس سال انشاء اللہ جامعہ احمدیہ غانا کے طلباء بھی شاہد کر کے میدان عمل میں آئیں گے۔ اسی طرح انڈونیشیا میں بھی شاہدین کی کلاس شروع ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے صرف پاکستان سے مربیان ملتے تھے یا لوکل معلمین افریقہ کے بعض ممالک اور انڈونیشیا میں مل جاتے تھے لیکن اب ربوہ پاکستان اور قادیان کے علاوہ (قادیان کے مربیان و مبلغین تو عموماً وہیں کھپ جاتے تھے۔ ان کی وہیں ضرورت پوری ہو جاتی تھی سوائے چند ایک کے جو باہر ہیں) لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسا کہ میں نے کہا ان جامعات سے بھی کافی تعداد نکل رہی ہے اور ہر سال جرمنی، کینیڈا اور یوکے (UK) کے اب تقریباً پینتیس چالیس مربیان و مبلغین میدان عمل میں آ رہے ہیں۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا اس سال غانا کی کلاس بھی فارغ ہو کر نکلے گی تو اس میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔ گو اس سے ہماری ضرورت تو پوری نہیں ہوتی۔ جس جس طرح جماعت پھیل رہی ہے ان کے لئے مربیان کی ضرورت ہے اور جس جس طرح اسلام کے خلاف محاذ کھڑے ہو رہے ہیں اس کے لئے مبلغین کی ضرورت ہے۔ ان لوگوں کی ضرورت ہے جو اپنا پورا وقت اس کام کے لئے دیں کہ انہوں نے ایک طرف تو جماعت کے افراد کی تربیت کرنی ہے اور دوسری طرف اسلام کے حقیقی پیغام کو دنیا میں پہنچانا ہے۔ پس باوجود اس کے کہ ہمیں ان ممالک میں بھی اب مبلغین ملنے شروع ہو گئے ہیں لیکن ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہماری ضرورت پوری ہو گئی ہے۔ لیکن بہرحال بہت حد تک مدد ہو جاتی ہے۔ کیونکہ پاکستان سے مربیان و مبلغین کو سوائے افریقہ کے، بعض یورپین ممالک میں اور مغربی ممالک میں جانے کے لئے ویزے نہیں ملتے۔ اس لئے افریقہ کی ضرورت تو پاکستان کے مربیان سے پوری ہو رہی تھی اور ہو رہی ہے بلکہ وہاں بھی ابھی کمی ہے۔ لیکن مغربی ممالک میں یا ترقی یافتہ ممالک میں، آسٹریلیا میں، نیوزی لینڈ میں، نارتھ امریکہ میں، امریکہ کے دوسرے جزائر میں وہاں بھی ویزوں کی بڑی سختی ہے۔ یورپ میں بڑی مشکل پیش آ رہی تھی۔ لیکن یہ جو تعداد نکل رہی ہے اس سے کچھ حد تک جیسا کہ مَیں نے کہا ہماری مدد ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ مزید واقفین نَو کو یہ خیال پیدا ہو اور وہ جامعہ میں داخل ہوں تا کہ آئندہ کی ضروریات کو ہم جس حد تک پورا کر سکتے ہیں کرنے کی کوشش کریں۔

باقی صفحہ نمبر16پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کا یہ فضل واحسان ہم پر ہے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے۔ آپ کی بیعت میں شامل ہوئے ہیں۔ اس بات کو جہاں ہمیں اپنے ایمانوں میں بڑھنے کا ذریعہ ہونا چاہئے کیونکہ اگر ماننے کے بعد ہم اپنے ایمان اور یقین میں نہیں بڑھتے تو اس ماننے کا کوئی فائدہ نہیں۔ وہاں بغیر کسی احساس کمتری کے اور بزدلی کے احساس کے ہمیں کھل کر اسلام کا پیغام پہنچانا چاہئے۔

ہمارے احمدی یہاں کے لوگوں سے ملنے جلنے اور بہتر اخلاق غیروں کو دکھانے میں تو بہت بہتر ہیں۔ لیکن عبادت اور اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے وہ معیار نہیں ہیں جو ایک احمدی کے ہونے چاہئیں۔ اسی طرح آپس کے تعلقات کے معیار میں بھی کمی ہے۔ عہدیداروں کے لوگوں کے ساتھ عزت واحترام سے پیش آنے میں بھی کمی ہے۔ مختلف جگہوں پر شکایتیں آتی ہیں۔ اور لوگوں کا عہدیداروں کے لئے دل میں عزت کے جذبات رکھنے کے معیار کو بہتر کرنے کے لئے بھی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس جماعت کو قائم کرنے آئے تھے وہ صرف اعتقادی اصلاح کرنے والی نہیں تھی بلکہ ہر سطح اور ہر لحاظ سے عملی اصلاح کرنے والی جماعت تھی۔ پس اس لحاظ سے ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ ہم اس کے حصول کے لئے کوشش کر رہے ہیں یا نہیں؟

جماعتی تقریبات میں شامل ہونے والے غیر مسلم مہمانوں کو جب حقیقی اسلامی تعلیمات سے آگاہ کیا جاتا ہے تو اس کا ان پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ بعض مہمانوں کے ایسے تأثرات کا تذکرہ

میڈیا کی خاص طور پر یہ کوشش ہوتی ہے کہ اسلام کی اچھی تصویر کبھی دنیا کے سامنے پیش نہ ہو۔ اس لئے ہمارا کام ہے کہ ہم اس پیغام کو جو محبت، پیار اور صلح اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کرنے والا پیغام ہے اس کو پھیلانے کی کوشش کرتے چلے جائیں۔

کتاب ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کے غیروں پر گہرے اثرات کا تذکرہ۔ جب پڑھے لکھے لوگوں سے تعارف ہو تو انہیں یہ کتاب ضرور دینی چاہئے۔

اب حقیقی علم اور اسلام کی صحیح تصویر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم کلام پڑھ کر ہی مل سکتی ہے۔ یاد رکھیں جو فیصلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئے ہیں وہی اصل فیصلے ہیں اور آپ کے علم کلام کی بنیاد پر جو تفسیریں جماعت میں خلفاء نے کی ہیں وہی حقیقی تفسیریں ہیں، انہیں پڑھیں اور اپنا علم بڑھائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانے کے حَکَم اور عدل بن کر آئے تھے۔ ہمیں یہ بات ہر وقت اپنے سامنے رکھنی چاہئے۔

پہلی بات تو یہ کہ ہمیں کسی احساس کمتری کا شکار ہونے کی ضرورت نہیں۔ دوسری بات یہ بھی یاد رکھنی چاہئے کہ جو لٹریچر اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چھوڑا ہے اس کو پڑھنا اور اس سے علم حاصل کرنا حقیقی اسلام کے بارے میں ہمیں بتاتا ہے۔ پس جہاں خود پڑھیں وہاں دوسروں کو بھی دیں جن کے ساتھ گہرا واسطہ ہے۔ جو سعید فطرت ہیں انہیں لٹریچر دینا ضروری ہے اور روزمرّہ کے مسائل اور معاملات میں انہی کے حوالے ہمیں دینے چاہئیں اور یہ ضروری ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب اور ارشادات میں ہر قسم کے سوالوں کے جواب دیئے ہوئے ہیں۔ اس لئے مَیں نے یہ کہا تھا اور مَیں کہتا ہوں کہ مطالعہ کرنا چاہئے۔ اسلام کی برتری ثابت کرنے کے لئے ہمیں اس مطالعہ کی بہت ضرورت ہے۔ فقہی مسائل ہیں یا روزمرّہ کے معاملات سے تعلق رکھنے والی باتیں ہیں یا علمی مسائل ہیں یہ سب باتیں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لٹریچر میں مل جاتی ہیں اور خلفاء نے اس کو مزید کھول کر بیان کیا ہے۔ پس اس طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے اسے پڑھیں اور اس پر غور کریں۔

اسی طرح جو معاشرتی برائیاں ہیں جیسا کہ میں نے پہلے بھی مختصر ذکر کیا ہے کہ آپس میں محبت پیار اور بھائی چارے کے بعض لوگوں میں وہ معیار نہیں جو ہونے چاہئیں بلکہ بغض، حسد اور کینہ پایا جاتا ہے۔ پس اپنے گریبانوں میں جھانکنے کی ہر ایک کو ضرورت ہے۔ دوسروں کو نہ دیکھیں کہ کوئی کیسا ہے۔ اپنی اصلاح کریں۔ اپنے آپ کو دیکھیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 21/اپریل 2017ء بمطابق 21/شہادت 1396 ہجری شمسی بمقام Raunheim، فرینکفرٹ، جرمنی

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کا یہ فضل واحسان ہم پر ہے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے۔ آپ کی بیعت میں شامل ہوئے ہیں۔ اس بات کو جہاں ہمیں اپنے ایمانوں میں بڑھنے کا ذریعہ ہونا چاہئے کیونکہ اگر ماننے کے بعد ہم اپنے ایمان اور یقین میں نہیں بڑھتے تو اس ماننے کا کوئی فائدہ نہیں۔ وہاں بغیر کسی احساس کمتری کے اور بزدلی کے احساس کے ہمیں کھل کر اسلام کا پیغام پہنچانا چاہئے۔

بعض نوجوانوں میں بعض دفعہ یہ خیال پیدا ہوجاتا ہے لڑکوں اور لڑکیوں دونوں میں کہ مسلمانوں کی جو حالت ہے اور جو فتنہ اور فساد ان کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اس لحاظ سے اس وجہ سے اسلام کے بارے میں زیادہ بات نہ کریں۔ گو اکثریت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی ایکٹو (active) ہے اور جو لیف لیٹنگ (leafleting) وغیرہ کی رپورٹس آتی ہیں اس میں اظہار ہوتا ہے کہ کافی حصہ لیا گیا ہے لیکن ایک ایسی تعداد بھی ہے جو کسی نہ کسی لحاظ سے بعض دفعہ احساس کمتری کا شکار ہوجاتی ہے۔ مسلمان کہلانا تو ہے کیونکہ مسلمان ہیں لیکن اس کا زیادہ اظہار نہیں کرتے جس طرح ہونا چاہئے۔ حالانکہ دوسرے مسلمانوں کے عمل سے تو ہمیں مزید جرأت پیدا ہونی چاہئے کہ اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کو دکھائیں اور بتائیں کہ جو اس وقت مسلمانوں کی حالت ہے یہ اسلام کی سچائی کی دلیل ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک زمانہ آئے گا جب مسلمانوں میں بگاڑ پیدا ہوگا، فتنہ و فساد ہوگا، نام نہاد علماء اس کے ذمہ دار ہوں گے۔ (الجامع لشعب الایمان للبیہقی جزء 3 حدیث 1763 مطبوعہ مکتبۃ الرشد ناشرون 2004ء)۔ مسلمانوں پر دنیاداری غالب ہوجائے گی۔ اور اس وقت مسیح موعود اور مہدی معہود کا ظہور ہوگا اور وہ اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کے سامنے پیش کرے گا۔ اسلام کے حقیقی پیغام کو وہ دنیا میں پھیلائے گا۔ اور ہم احمدی وہ ہیں جو اس مسیح موعود کے ماننے والے ہیں اور حقیقی اسلامی تعلیم جس کے خوبصورت انداز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں دکھائے اور سکھائے ان پر عمل کرنے والے ہیں۔ پس کسی احساس کمتری کی ضرورت نہیں ہے۔

اسی طرح بعض لوگ ان مغربی ممالک میں آکر دنیاداری کے ماحول کے زیر اثر دنیا کے ماحول میں زیادہ ڈوب گئے ہیں اور زبانی تو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد کرتے ہیں لیکن حقیقت میں عمل اس سے مختلف ہیں۔ ہمارے احمدی یہاں کے لوگوں سے ملنے جلنے اور بہتر اخلاق غیروں کو دکھانے میں تو بہت بہتر ہیں۔ لیکن عبادت اور اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے وہ معیار نہیں ہیں جو ایک احمدی کے ہونے چاہئیں۔

اسی طرح آپس کے تعلقات کے معیار میں بھی کمی ہے۔ عہدیداروں کے لوگوں کے ساتھ عزت و احترام سے پیش آنے میں بھی کمی ہے۔ مختلف جگہوں پر شکایتیں آتی ہیں۔ اور لوگوں کا عہدیداروں کے لئے دل میں عزت کے جذبات رکھنے کے معیار کو بہتر کرنے کے لئے بھی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس جماعت کو قائم کرنے آئے تھے وہ صرف اعتقادی اصلاح کرنے والی نہیں تھی بلکہ ہر سطح اور ہر لحاظ سے عملی اصلاح کرنے والی جماعت تھی۔ پس اس لحاظ سے ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ ہم اس کے حصول کے لئے کوشش کر رہے ہیں یا نہیں؟

جرمنی میں جوں جوں مسجدیں بن رہی ہیں اور جماعتیں قائم ہو رہی ہیں جماعت کا تعارف بڑھ رہا ہے اور اس کے ساتھ ہی ہم پر دنیا کی تنقیدی نظر بھی بڑھتی جائے گی۔ یہ قدرتی بات ہے کہ جب ہماری تعداد بڑھے گی تو دنیا سے تعارف بھی ہوگا اور جب دنیا سے تعارف ہوگا تو تنقیدی نظر بھی بڑھے گی اور بڑھتی جا رہی ہے۔ پس یہ چیز ہم سے مطالبہ کرتی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنی عملی حالتوں کے معیار کو بڑھائے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کے مقصد کو پورا کرے۔

مَیں ہمیشہ کہتا ہوں اور پھر یاد دہانی کرواتا ہوں کہ کم از کم 99.9 فیصد احمدیوں کو ان ملکوں میں آکر آباد ہونے کی اجازت ملنا ان کی کسی ذاتی خوبی کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ احمدیت کی وجہ سے ہے اور اس لحاظ سے یہاں آکر آباد ہونے والا ہر احمدی احمدیت کا خاموش مبلغ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں کے اکثر احمدیوں کے اچھے نمونے اور اچھے تعلقات کی وجہ سے لوگوں پر جماعت کا اچھا اثر ہے جس کا اظہار مختلف موقعوں پر ہوجاتا ہے۔

گزشتہ چند دنوں میں یہاں مختلف شہروں میں مسجدوں کے افتتاح اور مسجدوں کی بنیاد رکھنے کے پروگرام ہوئے، ان کا موقع ملا اور وہاں مقامی لوگوں کی شمولیت اور لوگوں کا جماعت کے بارے میں جو اظہار خیال تھا، جو اپنے خیالات انہوں نے پیش کئے اور انتظامیہ اور مقامی سیاستدانوں کے بھی جو خیالات تھے جس کا انہوں نے اظہار کیا وہ اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مقامی احمدیوں کا مقامی لوگوں پر اچھا اثر ہے۔ لیکن مجھے یہ بھی احساس ہوا کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کا جس طرح تعارف لوگوں میں ہونا چاہئے تھا اس طرح نہیں ہے۔ کیونکہ جب میں ان موقعوں پر اسلام کی تعلیم کے حوالے سے باتیں کرتا ہوں یا جب بھی میں نے ان لوگوں سے باتیں کیں بہت سے لوگوں نے یہی کہا کہ اسلام کی اس حقیقی تعلیم کا ہمیں نہیں پتا تھا، ہمیں علم نہیں تھا۔ سب لوگوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کے یہ پہلو تو ہم سے چھپے ہوئے تھے۔ ہمارے ذہنوں میں تو اسلام کا وہی تصور ہے جو میڈیا ہمیں دکھاتا ہے۔

یہ بھی انہوں نے اظہار کیا کہ بیشک بعض احمدی ہمارے واقف ہیں اور ان کی دعوت پر ہم یہاں آ تو گئے ہیں لیکن ہمارے ذہنوں میں تحفظات تھے۔ کسی کا ذاتی تعلق پیدا ہونا اور تعلق رکھنا ایک بالکل مختلف چیز ہے اور جماعتی طور پر کسی کو فنکشن میں بلانا اور لے کر آنا اور جماعت کے حوالے سے بات کرنا بالکل اور چیز بن جاتی ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ ٹھیک ہے یہ میرا دوست ہے جو انفرادی طور پر اچھا ہوگا لیکن پتا نہیں بحیثیت جماعت ان کی کیا حالت ہے اور ان لوگوں کے کیسے خیالات ہیں۔ یہ بھی کہیں شدت پسند تو نہیں ہیں؟ اس لئے ان لوگوں کے ذہنوں میں تحفظات تھے۔ یہ عمومی تأثر اور ایسے تحفظات مَیں نے دنیا کے ہر ملک کے غیر مسلموں میں دیکھے ہیں کہ پتا نہیں اگر ہم مسلمانوں کے اس فنکشن میں گئے تو کیا ہوگا؟ شاید دہشتگردی کا سامنا کرنا پڑے۔ لیکن یہ بھی انہوں نے کہا کہ آپ کے فنکشن میں شامل ہو کر ہمیں پتا چلا کہ ہماری سوچیں بالکل غلط تھیں اور آپ کی باتیں سن کر ہمیں پتا چلا۔ یہ مجھے انہوں نے کہا اور مختلف جگہوں پر اپنے خیالات کا اظہار کیا کہ یہ باتیں سن کر ہمیں پتا لگا کہ اسلام ایک پُرامن اور محبت کرنے والا مذہب ہے، محبت پھیلانے والا مذہب ہے۔ اور چند لوگوں کے عملوں کو اسلام کی طرف منسوب نہیں کرنا چاہئے۔

یہاں بھی مختلف فنکشنز پر اور دنیا میں اَور جگہ بھی ایسے لوگ ملتے ہیں جیسا کہ مَیں نے کہا اور یہ اظہار کرتے ہیں، یہاں بھی ان دنوں میں بعض لوگوں نے اظہار کیا کہ آپ کی باتیں سن کر ہمارے اسلام کے متعلق صرف شبہات ہی دور نہیں ہوئے، جو شبہات یا تحفظات تھے صرف وہی دور نہیں ہوئے بلکہ اگر ہمیں کبھی کسی مذہب کی طرف آنے کی طرف توجہ پیدا ہوئی تو جماعت احمدیہ مسلمہ کی طرف ہی آئیں گے۔ ہم سے اسلام کی باتیں سن کر لوگ کس طرح اپنے خیالات بدلتے ہیں اس کی چند مثالیں مَیں دیتا ہوں۔

پہلی مسجد غالباً والڈشٹ (Waldshut) کی تھی، وہاں آئے ہوئے ایک صاحب سائمن کلاس (Klaus) کہنے لگے کہ میرا آج اسلام کے بارے میں تصور بالکل بدل گیا ہے۔ جہاد کے حقیقی معنوں کا آج مجھے پتا چلا ہے۔ جہاد کے ان حقیقی معنوں کے بعد کوئی وجہ نہیں کہ جہاد کا لفظ سن کر ڈرا جائے بلکہ اس میں کوئی خوف والی بات ہی نہیں ہے۔ کہتے ہیں یہاں آنے سے پہلے میرا خیال تھا اور میں ڈر رہا تھا کہ یہاں مجھ پر دہشتگرد حملہ بھی ہوسکتا ہے اس لئے میں نے دعوت کے بعد پہلے نہ آنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن پھر میرے ایک دوست جس نے جماعت کے بارے میں کچھ انٹرنیٹ پر معلومات حاصل کی تھیں اور ویڈیو بھی دیکھی تھی اس نے مجھے بتایا کہ یہ لوگ بڑے پُرامن ہیں اس لئے ان کے فنکشن پر چلے جاؤ کوئی حرج نہیں۔ لیکن کہتے ہیں پھر بھی مَیں خوفزدہ تھا۔ انہوں نے کہا کہ لیکن میں شکر کرتا ہوں کہ آج میں اس فنکشن میں شامل ہوگیا اور شامل ہو کر مجھے پتا چلا کہ تم لوگ زندگیاں لینے والے نہیں بلکہ زندگیاں دینے والے ہو۔ انسانی ہمدردی اور خدمت خلق کے کاموں کی وجہ سے دنیا کو زندگیاں دینے والے ہو۔

ایک ڈاکٹر فرانز تھے کہتے ہیں کہ آج میں نے وہ اسلام دیکھا ہے جو نفرت کے ذریعہ سے نہیں بلکہ محبت کے ذریعہ سے پھیل رہا ہے۔

دوسری مسجد کا جہاں افتتاح ہوا وہاں بھی ایک خاتون کہنے لگیں کہ جو باتیں آج میں نے سنی ہیں کبھی کسی مسلمان لیڈر سے نہیں سنیں۔ ایک خاتون کہنے لگیں کہ آج مجھے پتا چلا ہے کہ اسلام ایک پُرامن اور رحم کرنے والا مذہب ہے اور مجھے پتا چلا ہے کہ اسلام ہمسایوں کے حقوق کی کتنی حفاظت کرتا ہے۔

ایک سیرین مسلمان فنکشن میں شامل ہوئے۔ کہنے لگے کہ آج کا دن میرے لئے بڑا جذباتی دن ہے۔ یہاں آنے سے پہلے مجھے بتایا گیا تھا یا عام طور پہ یہی تصور تھا کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں اور ان کا قرآن بھی مختلف ہے۔ لیکن آج مجھے پتا چلا ہے کہ وہ سب جھوٹ ہے اور احمدی اسی قرآن کو پڑھتے ہیں اور عمل کرتے ہیں اور اسی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہیں جسے باقی مسلمان مانتے ہیں۔ اور پھر مجھے ملنے کے بعد کہا کہ خلیفہ وقت کو ملنے کے بعد اب عین ممکن ہے کہ میں احمدی ہوجاؤں۔

یہی خیالات یہاں جب اس جگہ پر سنگ بنیاد رکھا گیا ہے یہاں آئے ہوئے مہمانوں کے تھے اور اسی طرح کے ماربرگ میں تھے۔ ماربرگ یونیورسٹی کی وائس چانسلر کہنے لگی کہ اس وقت میں مکمل طور پر جذبات سے مغلوب ہوں۔ جماعت احمدیہ کے خلیفہ کی بات سن کر اور خاص طور پر (جو میں نے وہاں اپنے ایڈریس میں دو جنتوں کا تصور پیش کیا تھا اور اسلام کی تعلیم بتائی تھی کہ اس دنیا کی بھی جنت ہے اور اگلے جہان کی بھی جنت ہے تو کہتی ہیں) دو جنتوں کا یہ جو تصور ہے کہ اس دنیا کی جنت بھی ہے اور اگلے جہان کی جنت۔ اس کی وضاحت سے مَیں بہت متاثر ہوئی ہوں اور یہ بھی کہ کس طرح اس دنیا کی جنت حاصل کی جاسکتی ہے جو اگلے جہان کی جنت کا پیش خیمہ بنتی ہے۔ اسی طرح یہ بھی انہوں نے کہا کہ مجھے آج بانیٔ اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور اسلام کی ابتدائی تاریخ کا بھی پتا چلا ہے اور یہ بھی کہ کس طرح اسلام حقوق کی ادائیگی کی تعلیم دیتا ہے۔ کہنے لگی کہ اگر یہ سب کچھ دنیا سمجھ لے تو دنیا میں امن اور محبت اور بھائی چارہ قائم ہوجائے۔ یہ اس قدر جذباتی ہو رہی تھیں کہ جنہوں نے ان سے بات کی ہے وہ کہتے ہیں کہ روتے ہوئے کہنے لگیں کہ اس سے زیادہ اب میں بول نہیں سکتی، میرے میں بولنے کی طاقت نہیں ہے۔

اب ایک عیسائی خاتون ایک مسلمان فنکشن پہ آتی ہے۔ پہلے اس کو اسلام کی تعلیم کا پتا نہیں، تعارف نہیں بلکہ امیر صاحب نے مجھے بتایا کہ ان کو تعارف نہیں اور تلاش کر رہے تھے ان کو کہ کہاں

ہیں۔ وائس چانسلر ہیں، پڑھی لکھی خاتون ہیں لیکن اس کے بعد باتیں سنیں تو اس قدر جذباتی ہیں کہ اپنے جذبات کو کنٹرول نہیں کر سک رہیں۔ تو ایسی خوبصورت اسلام کی تعلیم ہے اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ ہمیں کسی بھی قسم کا کوئی احساس کمتری ہو، کوئی کمپلیکس ہو۔

ایک خاتون مس ایسٹر (Esther) کہنے لگیں کہ آج تمہارے خلیفہ نے میرے ان تمام سوالوں کے جواب دے دیئے ہیں جو یہاں میں اپنے دل میں رکھ کر لائی تھی۔ کہنے لگی کہ اس بات کا خوف ہے کہ آج میں نے اتنی خوبصورت باتیں سنی ہیں اور یہ سن کر میں گھر جا رہی ہوں لیکن کوئی بعید نہیں کہ کل اسلام کو بدنام کرنے والا کوئی شخص اٹھے اور اسلام کے نام پر کوئی دہشتگرد حملہ کر دے اور لوگ اس کی طرف متوجہ ہو جائیں گے اور پھر اس پُرامن پیغام کو بھول جائیں گے۔ یہ مجھے درد ہے، یہ مجھے تکلیف ہے۔

تو یہ احساسات ہیں جو لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو رہے ہیں۔ اسی طرح کے بیشمار تبصرے ہیں۔ ہر جگہ اس طرح کے تبصرے آئے اور جیسا کہ اس خاتون نے کہا کہ لوگ پُرامن پیغام کو بھول جائیں گے اور یہ حقیقت ہے کہ اسی طرح ہوتا ہے اور میڈیا کی خاص طور پر یہ کوشش ہوتی ہے کہ اسلام کی اچھی تصویر کبھی دنیا کے سامنے پیش نہ ہو۔ اس لئے ہمارا کام ہے کہ ہم اس پیغام کو جو محبت، پیار اور صلح اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کرنے والا پیغام ہے اس کو پھیلانے کی کوشش کرتے چلے جائیں۔

اسلام کے نام پر ہر منفی عمل کے بعد جو یہ بعض نام نہاد مسلمان کرتے ہیں ہمارا کام ہے کہ مثبت تعلیم دنیا کے سامنے پیش کریں۔ جو لوگ اور مہمان جو مختلف فنکشنز پر آئے تھے یا جن سے لوگوں کے تعلقات ہیں ان سے اب مسلسل رابطہ بھی رکھیں۔ ان لوگوں پر جو اثر ہوا ہے یہ سب کیوں ہوا ہے؟ کیا وجہ ہے اس کی؟ آخر ہم بھی وہی قرآن پڑھتے ہیں جو دوسرے مسلمان پڑھتے ہیں۔ ہم بھی نمازیں اسی طرح پڑھتے ہیں جس طرح دوسرے مسلمان پڑھتے ہیں۔ اسی شریعت کو مانتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری اور آپ کو آخری نبی مانتے ہیں۔ یہ سب اثر اس لئے ہوا کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا اور جیسا کہ میں نے کہا آپ علیہ السلام نے اسلام کی حقیقت کھول کر ہمارے سامنے رکھی کہ یہ حقیقی قرآنی تعلیم ہے جسے پھیلانا ہر احمدی کا فرض ہے۔

پس جہاں ہمیں اپنے اندر عملی تبدیلیاں پیدا کرنے کی ضرورت ہے وہاں ہمیں آپ علیہ السلام کے لٹریچر کو پھیلانے کی بھی ضرورت ہے اور یہ ہمارا کام ہے بلکہ ہماری ذمہ داری ہے۔

جیسا کہ میں نے بتایا کہ ماربرگ میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا تھا وہاں بہت سے مہمانوں میں یونیورسٹی کے پروفیسر اور طلباء بھی شامل تھے، وائس چانسلر بھی آئی ہوئی تھیں جن کے خیالات میں نے بتائے ہیں۔ وہاں یونیورسٹی کے دو مصری پروفیسر بھی آئے ہوئے تھے جو اسلامیات اور عربی پڑھاتے تھے۔ میرے پوچھنے پر ایک نے بتایا کہ وہ اسلامیات میں اسلامی فلاسفی پڑھاتے ہیں۔ تو مَیں نے انہیں کہا کہ کیا آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھی ہے؟ کہنے لگے نہیں۔ تو میں نے انہیں کہا کہ یہ ضرور پڑھیں کیونکہ اس کے بغیر اسلامی اصول کی فلاسفی کی گہرائی کا علم ہو ہی نہیں سکتا۔ چاہے جتنا مرضی آپ ادھر ادھر سے علم حاصل کرتے رہیں۔ مجھے حیرت ہوئی کہ نیشنل سیکرٹری اشاعت صاحب انہیں ساتھ لائے ہوئے تھے اور یونیورسٹی میں ان میں سے ایک کے شاید سٹوڈنٹ بھی رہ چکے ہیں یا ہیں لیکن بہرحال دونوں سے واقفیت ان کی بہت گہری تھی۔ لیکن یہ جاننے کے باوجود کہ کیا وہ پڑھاتے ہیں، کس subject میں ان کو دلچسپی ہے انہوں نے ان کو یہ کتاب نہیں دی۔ بہرحال میں نے انہیں کہا کہ فوراً انہیں یہ کتاب دینے کا انتظام کریں۔ کل ان کا ایک خط بھی مجھے آ گیا کہ یہ کتابیں انہوں نے ان کو بھیج دی ہیں۔ ان کو عربی میں یہ کتاب بھیجنی چاہئے تھی۔ اپنی زبان میں ان کو زیادہ سمجھ آئے گی۔ یہ ایسی کتاب ہے کہ جس کے بارے میں بہت سے عرب مجھے لکھتے ہیں کہ اس کو پڑھ کر ہمیں اسلام کی حقیقت کا صحیح پتا لگا۔ کئی عیسائی بھی اور دوسرے لوگ بھی مجھے لکھتے ہیں کہ اس نے ہماری کایا پلٹ دی ہے۔ مکرم مصطفی ثابت صاحب مرحوم جماعت کے بہت بڑے عالم بھی تھے۔ بڑا گہرا علم تھا ان کا بلکہ اسلام کا بھی بڑا گہرا علم رکھنے والے تھے۔ وہ بھی یہی کہتے تھے ان کو احمدیت میں لانے میں سب سے زیادہ کردار اس کتاب نے ادا کیا ہے۔ پس جب پڑھے لکھے لوگوں سے تعارف ہو تو انہیں یہ کتاب ضرور دینی چاہئے۔

ہمارے بعض یونیورسٹیوں میں پڑھنے والے لڑکے اور لڑکیوں کا یہ خیال ہے کہ شاید پرانے فقیہوں اور عالموں کو پڑھ کر یا پرانے اماموں اور اولیاء کے ذکر پڑھ کر ان کا علم بہت بڑھ گیا ہے اور ان کی علمیت کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس بارے میں شاید ان کا علم بڑھ گیا ہو لیکن ان سے زیادہ علم غیر احمدی علماء کا ہے۔ اس لئے صرف اس کو پڑھ کر یہ نہ سمجھیں کہ آپ عالم بن گئے۔ یہ کیڑا اگر کسی کے دماغ میں ہے تو اسے نکال دینا چاہئے۔ پرانے علماء اور اولیاء کو اب چھوڑیں۔ اب حقیقی علم اور اسلام کی صحیح تصویر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم کلام پڑھ کر ہی مل سکتی ہے۔ یاد رکھیں جو فیصلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئے ہیں وہی اصل فیصلے ہیں اور آپ کے علم کلام کی بنیاد پر جو تفسیریں جماعت میں خلفاء نے کی ہیں وہی حقیقی تفسیریں ہیں، انہیں پڑھیں اور اپنا علم بڑھائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانے کے حَکَم اور عدل بن کر آئے تھے۔ ہمیں یہ بات ہر وقت اپنے سامنے رکھنی چاہئے۔ اس لئے جو کچھ آپ نے فرمایا ہے وہی سچ ہے اور اسلام کی تعلیم کی حقیقت ہے۔ اس لئے یہ نہ سمجھیں کہ دوسروں کی کتابیں پڑھ کر، علماء کی کتابیں پڑھ کر، فقیہوں کی کتابیں پڑھ کر، پرانے اماموں کی کتابیں پڑھ کر آپ عالم بن گئے۔ عالم اس وقت تک نہیں بن سکتے جب تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں نہیں پڑھتے۔

اللہ تعالیٰ نے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانے کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے تو آپ کو براہ راست علم بھی عطا فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ”جو شخص ایمان لاتا ہے اسے اپنے ایمان سے یقین اور عرفان تک ترقی کرنی چاہئے نہ یہ کہ وہ پھر ظن میں گرفتار ہو۔ یاد رکھو ظن مفید نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِىْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا (یونس:37)“ کہ وہم اور ظن جو ہے حق کے مقابلے میں کوئی کام نہیں آ سکتا۔ فرمایا کہ ”یقین ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو بامراد کر سکتی ہے۔ یقین کے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔ اگر انسان ہر بات پر بدظنی کرنے لگے تو شاید ایک دم بھی دنیا میں نہ گزار سکے“۔ آپ اس کی ایک مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”وہ پانی نہ پی سکے کہ شاید اس میں زہر ملا دیا ہو۔ بازار کی چیزیں نہ کھا سکے کہ ان میں ہلاک کرنے والی کوئی شئے ہو۔ پھر کس طرح وہ (زندہ) رہ سکتا ہے“۔ فرمایا کہ ”یہ ایک موٹی مثال ہے“۔ آپ فرماتے ہیں کہ ”اسی طرح پر انسان روحانی امور میں اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔“ فرمایا ”اب تم خود یہ سوچ لو اور اپنے دلوں میں فیصلہ کر لو کہ کیا تم نے میرے ہاتھ پر جو بیعت کی ہے اور مجھے مسیح موعود، حَکَم عدل مانا ہے تو اس ماننے کے بعد میرے کسی فیصلے یا فعل پر اگر دل میں کوئی کدورت یا رنج آتا ہے تو اپنے ایمان کا فکر کرو۔“ فرمایا کہ ”وہ ایمان جو خدشات اور توہّمات سے بھرا ہوا ہے کوئی نیک نتیجہ پیدا کرنے والا نہیں ہوگا۔ لیکن اگر تم نے سچے دل سے تسلیم کر لیا ہے کہ مسیح موعود واقعی حَکَم ہے تو پھر اس کے حُکم اور فعل کے سامنے اپنے ہتھیار ڈال دو“۔ خاموش ہو جاؤ۔ جو کہا گیا ہے اس کو مانو ”اور اس کے فیصلوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھو تا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک باتوں کی عزت اور عظمت کرنے والے ٹھہرو“۔ فرمایا کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کافی ہے۔ وہ تسلی دیتے ہیں کہ وہ تمہارا امام ہوگا“ (جو مسیح موعود آئے گا وہ تمہارا امام ہوگا اور) ”وہ حَکَم عدل ہوگا۔ اگر اس پر تسلی نہیں ہوئی تو پھر کب ہوگی۔“ فرماتے ہیں ”یہ طریق ہرگز اچھا اور مبارک نہیں ہو سکتا کہ ایمان بھی ہو اور دل کے بعض گوشوں میں بدظنیاں بھی ہوں۔ مَیں اگر صادق نہیں ہوں تو پھر جاؤ اَور صادق تلاش کرو۔ اور یقیناً سمجھو کہ اِس وقت اَور صادق نہیں مل سکتا۔ اور پھر اگر کوئی دوسرا صادق نہ ملے اور نہیں ملے گا تو پھر میں اتنا حق مانگتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیا ہے۔ جن لوگوں نے میرا انکار کیا ہے اور جو مجھ پر اعتراض کرتے ہیں انہوں نے مجھے شناخت نہیں کیا اور جس نے مجھے تسلیم کیا“ (بیعت میں آ گیا) ”اور پھر اعتراض رکھتا ہے وہ اَور بھی بدقسمت ہے کہ دیکھ کر اندھا ہوا“۔ یہ بہت بڑی اہم چیز ہے کہ مانا بھی اور پھر بعض شبہات دل میں ہوں تو پھر دیکھ کر اندھا ہو گیا اور زیادہ گنہگار بن گیا۔ فرمایا کہ ”اصل بات یہ ہے کہ معاصرت بھی رتبہ کو گھٹا دیتی ہے۔“ ایک ماحول میں رہتے ہیں، ساتھ ساتھ رہتے ہیں وہاں پتا نہیں لگتا کہ انسان رتبہ اور مقام پہچان سکے اس لئے آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثال بیان فرماتے ہیں کہ ”اس لئے حضرت مسیحؑ کہتے ہیں کہ نبی بے عزت نہیں ہوتا مگر اپنے وطن میں“۔ فرمایا کہ ”اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ان کو اہلِ وطن سے کیا کیا تکلیفیں اور صدمے اٹھانے پڑے تھے۔ سو یہ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ایک سنت چلی آتی ہے ہم اس سے الگ کیونکر ہو سکتے ہیں“۔

پس یہ جو بعض لوگ اعتراض کر دیتے ہیں احمدیت پہ اعتراض کرنے والے یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے پر اعتراض کرنے والے کہ ان کی قوم کے علماء نے ان کو ردّ کر دیا اور احمدیوں کے خلاف فیصلہ دے دیا کہ یہ غیر مسلم ہیں۔ اس میں عرب بھی شامل ہیں، دوسری قوموں کے بھی شامل ہیں۔ تو یہ دلیل ان کے لئے کافی ہے کہ ہر جگہ، ہر زمانے میں، ہر قوم میں جب نبی آیا تو اس کو اس کے لوگوں نے ہی ردّ کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ”اس لئے ہم کو جو کچھ اپنے مخالفوں سے سننا پڑا یہ اسی سنّت کے موافق ہے“۔ بلکہ نبی کی یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت جو ہے یہ آپ کی سچائی کی دلیل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی اور انبیاء کی یہ سنت ہے کہ اسی طرح ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ”مَا يَأْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ (یٰس:31) کہ کوئی رسول ان کے پاس نہیں آتا تھا مگر وہ اس کا استہزاء کرتے تھے۔ اس کی ہنسی اڑاتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ”افسوس اگر یہ لوگ صاف نیت سے میرے پاس آتے“ (مخالفین کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ اگر صاف نیت سے میرے پاس آتے) ”تو مَیں ان کو وہ دکھاتا جو خدا نے مجھے دیا ہے اور وہ خدا خود ان پر اپنا فضل کرتا اور انہیں سمجھا دیتا۔ مگر انہوں نے بخل اور حسد سے کام لیا۔ اب مَیں ان کو کس طرح سمجھاؤں“۔ لیکن ہم جو ماننے والے ہیں ہمارا کام ہے کہ جب ہم آ گئے، ہم نے

مان لیا تو پھر اس خدا سے اپنا تعلق پیدا کریں، دنیاداری میں نہ پڑ جائیں یہ دنیا عارضی ہے۔ اس لئے ہمیں اگلے جہان کی بھی فکر کرنی چاہئے۔ آپ نے فرمایا کہ ’’جب انسان سچے دل سے حق طلبی کے لئے آتا ہے تو سب فیصلے ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب بدگوئی اور شرارت مقصود ہو تو کچھ بھی نہیں ہو سکتا.....‘‘۔ فرمایا کہ ’’حجج الکرامہ میں ابن عربی کے حوالے سے لکھا ہے کہ مسیح موعود جب آئے گا تو اسے مفتری اور جاہل ٹھہرایا جائے گا اور یہاں تک بھی کہا جاوے گا کہ وہ دین کو تغیر کرتا ہے۔ اِس وقت ایسا ہی ہو رہا ہے۔ اِس قسم کے الزام مجھے دیئے جاتے ہیں۔ ان شبہات سے انسان تب نجات پا سکتا ہے جب وہ اپنے اجتہاد کی کتاب ڈھانپ لے‘‘۔ خود نہ توجیہیں پیش کرتا رہے۔ وہ ایک طرف رکھ دے۔ فرمایا: ’’اور اس کی بجائے وہ یہ فکر کرے کہ کیا یہ سچا ہے یا نہیں‘‘۔ یہ دیکھو اور اس بات کی فکر کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو کہ یہ سچا ہے کہ نہیں۔ آپ فرماتے ہیں ’’بعض امور بیشک سمجھ سے بالاتر ہوتے ہیں لیکن جو لوگ پیغمبروں پر ایمان لاتے ہیں وہ حسن ظن اور صبر اور استقلال سے ایک وقت کا انتظار کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر اصل حقیقت کو کھول دیتا ہے۔‘‘

فرمایا کہ ’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت صحابہ سوال نہ کرتے تھے بلکہ منتظر رہتے تھے کہ کوئی آکر سوال کرے تو فائدہ اٹھاتے تھے ورنہ خود خاموش سر تسلیم کئے ہوئے بیٹھے رہتے تھے اور جرأت سوال کرنے کی نہ کرتے تھے۔‘‘ فرمایا کہ ’’میرے نزدیک اصل اور اسلم طریق یہی ہے کہ ادب کرے۔ جو شخص آداب النبی کو نہیں سمجھتا اور اس کو اختیار نہیں کرتا اندیشہ ہوتا ہے کہ وہ ہلاک نہ کیا جائے۔‘‘ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 73 تا 75۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)۔ اپنوں کو بھی ساتھ نصیحت کر دی کہ بدظنیاں بھی نہیں ہونی چاہئیں۔ بلاوجہ کے سوالات نہیں ہونے چاہئیں۔

پہلی بات تو یہ کہ ہمیں کسی احساس کمتری کا شکار ہونے کی ضرورت نہیں جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا۔ بعض معاملات میں اگر پرانے بزرگوں اور اولیاء کی آراء ہیں تو وہ اس حَکم اور عدل کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتیں اگر ان کے مقابلے میں کوئی اپنی رائے پیش کی ہے یا اپنا فیصلہ دیا ہے۔ ان بزرگوں نے اپنے وقت میں اسلام کے لئے کام کیا اور بہت کام کیا اور ان پرانے بزرگوں نے امّت کو اپنے اپنے دائرے میں سنبھالنے کی کوشش کی لیکن اب جب خاتم الخلفاء اور خاتم الاولیاء اور مجدد آخرالزمان اور حَکم اور عدل آ گیا تو پھر جو اس کے فیصلے ہیں اور جو اس کا علم ہے اور جو اس نے اسلام کے بارے میں بتایا ہے وہی حق ہے باقی سب غلط ہے۔ اور ہم نے بیعت کے بعد اس کی تعمیل کرنی ہے۔ یہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے۔ اور یہی حقیقی اسلام ہے جسے دنیا اس وقت پسند کرتی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا لوگ ہمیں کیوں پسند کرتے ہیں اسی لئے کہ ہم اس اسلام کو پیش کرتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں سکھایا۔ اس کی چند مثالیں میں نے پیش کی ہیں۔ اَور بہت سی مثالیں ہیں۔

جیسا کہ مَیں نے یہ بھی کہا تھا دوسری بات یہ بھی یاد رکھنی چاہئے کہ جو لٹریچر اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چھوڑا ہے اس کو پڑھنا اور اس سے علم حاصل کرنا حقیقی اسلام کے بارے میں ہمیں بتاتا ہے۔ پس جہاں خود پڑھیں وہاں دوسروں کو بھی دیں جن کے ساتھ گہرا واسطہ ہے۔ جو سعید فطرت ہیں انہیں لٹریچر دینا ضروری ہے اور روزمرہ کے مسائل اور معاملات میں انہی کے حوالے ہمیں دینے چاہئیں اور یہ ضروری ہیں۔

پس ہر احمدی کو آپ علیہ السلام کے لٹریچر سے خود بھی زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنا چاہئے اور اسے آگے پھیلانا بھی چاہئے۔ ہمیں اس بات کی پرواہ نہیں اور نہ کرنی چاہئے کہ دنیا کیا کہے گی؟ غیر مسلم دنیا میں یا دنیاوی لوگوں میں ہمارے متعلق کیا خیالات پیدا ہوں گے۔ انبیاء اور اللہ تعالیٰ کے فرستادے آتے ہی اس وقت ہیں جب دنیا میں دنیاداری زیادہ ہو جائے اور دین میں بگاڑ پیدا ہونا شروع ہو جائے اور اکثریت دنیا میں پڑ کر دین کو بھول جاتی ہے اور آنے والوں کا کام ان کو صحیح راستے پر لانا ہوتا ہے۔ پس ہم نے مسیح موعود علیہ السلام کو مان کر دنیا کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا اس لئے مخالفت بھی ہو گی۔ دنیا والے اپنے دنیاوی فائدوں اور مزوں کے لئے قانون بناتے ہیں۔ اگر وہ قانون خدا تعالیٰ کے حکموں کے خلاف ہیں تو ہم نے قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے دنیا کی اصلاح کرنی ہے اور انہیں صحیح راستہ دکھانا ہے۔ اس میں کسی قسم کے احساس کمتری کی یا ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے اور یہ کام حکمت سے کرنا ہے۔

پس ہمیں ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ جو غلط ہے اور جسے دین نے غلط کہا ہے اسے غلط ہم نے کہنا ہے۔ یہ بات ہر احمدی کو اپنے ذہن نشین کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو اپنے وقت کے لوگوں کو نبی کی مثال دے کے جو کہا تھا کہ زیادہ سوال نہیں کرنے چاہئیں اس لئے کہ اس سے کامل اطاعت ظاہر نہیں ہوتی۔ اس لئے فرمایا کہ دوسرے لوگ آکر سوال کرتے ہیں تو پھر جواب پر ایمان لانے والوں کی بھی تسلی ہو جاتی ہے اور نبی کی قیافہ شناسی ایسی ہوتی ہے کہ آنے والوں کے سوالوں کے جواب ان کے ذہنوں کو سامنے رکھتے ہوئے دے دیتا ہے۔ اگر بعض آنے والے مجھے یہ کہہ سکتے ہیں، میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انتہائی ادنیٰ غلام ہوں کہ ہمارے ذہنوں میں جو سوال تھے اس تقریر نے ہمارے سوالوں کے جواب دے دیئے تو نبی کی تو قیافہ شناسی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے ہر باریکی میں جا کر وہ جواب چاہنے والوں کو جواب دے دیتے ہیں۔ اس لئے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ جواب کوئی نہیں ہے۔ جواب ہیں لیکن ماننے والوں کا یہ بھی کام ہے کہ اطاعت کے معیاروں کو بھی بلند کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کامل اطاعت کی اور اس کا ذکر بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ (ماخوذ از آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 586)

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجالس میں بیٹھتے تھے اور یہی روایات میں آتا ہے کہ سر جھکا کر بیٹھے رہتے تھے۔ کبھی خود نہ بولے، نہ سوال کیا۔ (ماخوذ از الفضل مورخہ 27 مارچ 1957ء صفحہ 5 جلد 46/11 نمبر 74)۔ اور جب سوال کرنے والے آتے تھے تو ان سے آپ فائدہ اٹھایا کرتے تھے، نوٹ کیا کرتے تھے یا مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے جو ارشادات ہوتے تھے ان کو غور سے سنتے تھے اور ان سے فائدہ اٹھاتے تھے۔

یہ یاد رکھیں، پہلے بھی مَیں نے کہا کہ یہ بات نہیں کہ دین اسلام میں بعض سوالوں کے جواب نہیں ہیں۔ نہیں بلکہ ہر بات کا جواب ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب اور ارشادات میں ہر قسم کے سوالوں کے جواب دیئے ہوئے ہیں۔ اس لئے مَیں نے یہ کہا تھا اور مَیں کہتا ہوں کہ مطالعہ کرنا چاہئے۔ اسلام کی برتری ثابت کرنے کے لئے ہمیں اس مطالعہ کی بہت ضرورت ہے۔ فقہی مسائل ہیں یا روزمرہ کے معاملات سے تعلق رکھنے والی باتیں ہیں یا علمی مسائل ہیں یہ سب باتیں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لٹریچر میں مل جاتی ہیں اور خلفاء نے اس کو مزید کھول کر بیان کیا ہے۔ پس اس طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اسے پڑھیں اور اس پر غور کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار اپنی جماعت کو نصیحت فرمائی ہے کہ انہیں کیسا ہونا چاہئے اور ان کے ایمان کی کیا حالت ہونی چاہئے۔ اس حوالے سے بھی مَیں آپ کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں تاکہ ہم میں سے ہر ایک بیعت کا حق ادا کرنے والا بن جائے۔ آپ اپنی جماعت کو ایک بڑی ضروری نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’آجکل زمانہ بہت خراب ہو رہا ہے۔ قسم قسم کا شرک، بدعت اور کئی خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ بیعت کے وقت جو اقرار کیا جاتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا یہ اقرار خدا کے سامنے اقرار ہے‘‘۔ غور کرنے والی بات ہے کہ یہ اقرار خدا کے سامنے اقرار ہے۔ ’’اب چاہئے کہ اس پر موت تک خوب قائم رہے ورنہ سمجھو کہ بیعت نہیں کی اور اگر قائم ہو گے تو اللہ تعالیٰ دین و دنیا میں برکت دے گا۔‘‘ فرماتے ہیں ’’اپنے اللہ کے منشاء کے مطابق پورا تقویٰ اختیار کرو۔ زمانہ نازک ہے۔ قہرِ الٰہی نمودار ہو رہا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے موافق اپنے آپ کو بنا لے گا وہ اپنی جان اور اپنی آل و اولاد پر رحم کرے گا۔‘‘ آجکل دنیا کے حالات جو بگڑ رہے ہیں اس پر غور کرتے ہوئے سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف بہت زیادہ رجوع کرنا چاہئے۔ فرمایا ’’دیکھو انسان روٹی کھاتا ہے۔ جب تک سیری کے موافق پوری مقدار نہ کھا لے تو اس کی بھوک نہیں جاتی۔ اگر وہ ایک بھورہ روٹی کا کھالیوے‘‘ (ایک ٹکڑا، ذرہ توڑ کر کھا لے) ’’تو کیا وہ بھوک سے نجات پائے گا؟ ہرگز نہیں۔ اور اگر وہ ایک قطرہ پانی کا اپنے حلق میں ڈالے تو وہ قطرہ اسے ہرگز نہ بچا سکے گا بلکہ باوجود اس قطرے کے وہ مرے گا‘‘۔ فرمایا کہ ’’حفظ جان کے واسطے وہ قدرِ محتاط جس سے زندہ رہ سکتا ہے جب تک نہ کھا لے اور نہ پیوے، نہیں بچ سکتا‘‘۔ ایک مقررہ مقدار ہے وہ زندہ رہنے کے لئے بہرحال کھانا ضروری ہے۔ فرمایا کہ ’’یہی حال انسان کی دینداری کا ہے۔ جب تک اس کی دینداری اس حد تک نہ ہو کہ سیری ہو، بچ نہیں سکتا۔ دینداری، تقویٰ، خدا کے احکام کی اطاعت کو اس حد تک کرنا چاہئے جیسے روٹی اور پانی کو اس حد تک کھاتے اور پیتے ہیں جس سے بھوک اور پیاس چلی جاتی ہے‘‘۔ فرمایا ’’خوب یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی بعض باتوں کو نہ ماننا اس کی سب باتوں کو ہی چھوڑنا ہوتا ہے۔ اگر ایک حصہ شیطان کا ہے اور ایک اللہ کا تو اللہ تعالیٰ حصہ داری کو پسند نہیں کرتا۔‘‘ شراکت داری کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ فرمایا کہ ’’یہ سلسلہ اس کا اسی لئے ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی طرف آوے۔ اگرچہ خدا کی طرف آنا بہت مشکل ہوتا ہے اور ایک قسم کی موت ہے مگر آخر زندگی بھی اسی میں ہے۔ جو اپنے اندر سے شیطانی حصہ نکال کر پھینک دیتا ہے وہ مبارک انسان ہوتا ہے اور اس کے گھر اور نفس اور شہر سب جگہ اس

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

کی برکت پہنچتی ہے۔لیکن اگراس کے حصہ میں ہی تھوڑا آیا ہےتو وہ برکت نہ ہوگی۔جب تک بیعت کا اقرار عملی طور پر نہ ہو بیعت کچھ چیز نہیں ہے۔جس طرح سے ایک انسان کے آگے تم بہت سی باتیں زبان سے کرومگر عملی طور پر کچھ بھی نہ کرو تو وہ خوش نہ ہوگا۔اسی طرح خدا کا معاملہ ہے۔وہ سب غیرت مندوں سے زیادہ غیرت مند ہے۔کیا ہوسکتا ہے کہ ایک تو تم اس کی اطاعت کرو پھر اُدھر اس کے دشمنوں کی بھی اطاعت کرو۔اس کا نام تو نفاق ہے۔انسان کو چاہئے کہ اس مرحلہ میں زید و بکر کی پروانہ کرے۔مرتے دم تک اس پر قائم رہو"۔فرمایا کہ "بدی کی دو قسمیں ہیں۔ایک خدا کے ساتھ شریک کرنا،اس کی عظمت کو نہ جاننا،اس کی عبادت اور اطاعت میں کسل کرنا۔دوسری یہ کہ اس کے بندوں پر شفقت نہ کرنا،ان کے حقوق ادا نہ کرنے۔اب چاہئے کہ دونوں قسم کی خرابی نہ کرو۔خدا کی اطاعت پر قائم رہو۔جو عہد تم نے بیعت میں کیا ہے اس پر قائم رہو۔خدا کے بندوں کو تکلیف نہ دو۔قرآن کو بہت غور سے پڑھو۔اس پر عمل کرو۔ہر ایک قسم کے ٹھٹھے اور بیہودہ باتوں اور مشرکانہ مجلسوں سے بچو۔پانچوں وقت نماز کو قائم رکھو۔غرض کہ کوئی ایسا حکمِ الٰہی نہ ہو جسے تم ٹال دو۔بدن کو بھی صاف رکھو اور دل کو ہر ایک قسم کے بے جا کینے،بغض وحسد سے پاک کرو۔یہ باتیں ہیں جو خدا تم سے چاہتا ہے۔" (ملفوظات جلد 5 صفحہ 75 تا 76-ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اب یہ ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کس حد تک اپنے آپ کو بیہودہ اور مشرکانہ مجلسوں سے بچایا ہوا ہے۔بہت سے ایسے ہیں جو کہیں گے کہ ہم تو ایک خدا پر یقین رکھتے ہیں۔ہم تو مشرکانہ مجلسوں میں نہیں بیٹھتے۔لیکن یاد رکھیں کوئی مجلس ہو جیسے انٹرنیٹ ہے یا ٹی وی ہے یا کوئی ایسا کام ہے اور مجلس ہے جو نمازوں اور عبادت سے غافل کر رہی ہے وہ مشرکانہ مجلس ہی ہے۔

پس ہمیں اس گہرائی سے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔آپ علیہ السلام نے خاص طور پر توجہ دلائی کہ پانچ وقت نمازوں کو قائم کرو اور نمازوں کو قائم کرنا۔باجماعت نماز کی ادائیگی ہے اور باقاعدہ اور وقت پر ادائیگی ہے۔میں نے جائزہ لیا ہے۔مجھے تو یہاں بھی اس میں ابھی بہت کمزوری نظر آ رہی ہے۔مجھے دعا کے لئے لوگ کہتے ہیں اور جب پوچھو کہ تم خود دعا کرتے ہو؟ نمازیں پڑھتے ہو؟ باقاعدہ پڑھ رہے ہو؟ تو جواب نفی میں ہوتا ہے اور یہ کہ کوشش کرتے ہیں۔پس اگر دعا کے لئے کہنے والے کے اپنے اندر اپنی تکلیف کو دُور کرنے کے لئے دعا کا درد پیدا نہیں ہوتا تو دوسرے کو کس طرح پیدا ہوسکتا ہے کہ اس کے لئے دعا کرے۔ہاں خود اگر اپنی دعاؤں کا حق ادا کر رہے ہوں تو پھر دوسروں کی دعائیں مدد کرتی ہیں۔اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب فضل السجود والحث علیہ-حدیث 1094)

اسی طرح جو معاشرتی برائیاں ہیں جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی مختصر ذکر کیا ہے کہ آپس میں محبت پیار اور بھائی چارے کے بعض لوگوں میں وہ معیار نہیں جو ہونے چاہئیں بلکہ بغض،حسد اور کینہ پایا جاتا ہے۔پس اپنے گریبانوں میں جھانکنے کی ہر ایک کو ضرورت ہے۔دوسروں کو نہ دیکھیں کہ کوئی کیسا ہے۔اپنی اصلاح کریں۔اپنے آپ کو دیکھیں۔اپنی اصلاح کرلیں گے تو باقی برائیاں بھی دور ہوجائیں گی۔کوئی یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ میں ہر لحاظ سے پاک ہوں۔پس ہمیشہ ہمیں اپنی کوتاہیوں اور غلطیوں کے لئے استغفار کرتے رہنا چاہئے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہم حقیقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا حق ادا کرنے والے ہوں۔

بقیہ: رپورٹ تقریب تقسیم اسناد جامعہ احمدیہ یوکے وکینیڈا۔۔۔۔۔۔۔۔از صفحہ نمبر 2

عزیزم آفاق احمد،سوم: عزیزم عدنان حیدر۔

درجہ رابعہ: اول: عزیزم سیّد احسان احمد، دوم: عزیزم راحیل احمد،سوم: عزیزم احمد نورالدین جہانگیر۔

درجہ ثالثہ: اول: عزیزم مبشر احمد ظفری، دوم: عزیزم نوشیروان احمد،سوم: عزیزم عمران سلام۔

درجہ ثانیہ: اول: عزیزم سید عدیل احمد،دوم: عزیزم حافظ طٰہٰ داؤد،سوم: عزیزم دانیال محمود کاہلوں۔

درجہ اولیٰ: اول: عزیزم سرفراز احمد باجوہ، دوم: عزیزم صہیب احمد،سوم: عزیزم معاذ احمد۔

درجہ ممہدہ: اول: عزیزم مصطفیٰ احمد صدیق ، دوم: عزیزم اسامہ بٹ،سوم: دانیال احمد

اس کے ساتھ ہی حضورِ انور نے ازراہِ شفقت جامعہ احمدیہ یوکے سے 2016ء میں فارغ التحصیل ہونے والے درج ذیل 14 خوش نصیب مربیان کرام کو اپنے دستِ مبارک سے 'تفسیرِ صغیر'، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے جامعہ احمدیہ یوکے، کینیڈا اور جرمنی کے کانوکیشنز کے مواقع پر ارشاد فرمودہ خطابات پر مشتمل کتاب 'لائحہ عمل' اور شاہد کی اسناد عطا فرمائیں:

1۔مکرم مروان سرور گل صاحب مربی سلسلہ، 2۔مکرم عدنان حیدر صاحب مربی سلسلہ، 3۔مکرم آفاق احمد صاحب مربی سلسلہ، 4۔مکرم شرجیل احمد صاحب مربی سلسلہ، 5۔مکرم جلیس احمد صاحب مربی سلسلہ، 6۔مکرم حسن سلبی صاحب مربی سلسلہ، 7۔مکرم سید ابرار شاہ صاحب مربی سلسلہ، 8۔مکرم نبیل ناصر صاحب مربی سلسلہ، 9۔مکرم ثمر احمد صاحب مربی سلسلہ، 10۔مکرم فرخ ارشد صاحب مربی سلسلہ، 11۔مکرم ساحل محمود صاحب مربی سلسلہ، 12۔مکرم غلام فراز فیصل صاحب مربی سلسلہ، 13۔مکرم ساحل منیر صاحب مربی سلسلہ، 14۔مکرم توقیر تنویر صاحب مربی سلسلہ، 15۔مکرم مظہر احمد احسن صاحب مرحوم کی اعزازی ڈگری ان کے والد محترم ظفر اقبال صاحب نے وصول کی۔

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطاب

تقسیم اسناد اور انعامات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک نہایت پر معارف خطاب ارشاد فرمایا جو قریباً چالیس منٹ تک جاری رہا۔اس خطاب میں حضورِ انور ایدّہ اللہ نے ان فارغ التحصیل ہونے والے مربیان کرام کو خصوصًا جبکہ دنیا کے کونے کونے میں موجود مبلغین و مربیانِ سلسلہ کو عمومًا نہایت اہم اور بصیرت افروز نصائح فرمائیں۔

(حضورِ انور ایدہ اللہ کے اس خطاب کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے اسی شمارہ کی زینت ہے۔ملاحظہ ہو صفحہ نمبر 4۔)

تصاویر

حضورِ پُرنور نے اپنے خطاب کے بعد دعا کروائی اور اس تقریب کا باقاعدہ اختتام ہوا۔دعا کے بعد اس تاریخی موقع پر حضورِ انور ایدہ اللہ نے اپنے خدام مربیانِ سلسلہ و شاہدین جامعہ احمدیہ کینیڈا و جامعہ احمدیہ یوکے برائے سال 2016ء کو اپنے ہمراہ الگ الگ گروپ کی صورت میں تصاویر بنوانے کی سعادت بخشی۔حضورِ انور نے ازراہِ شفقت امراء جماعت احمدیہ جرمنی، فرانس، ناروے اور یوکے کو بھی تصاویر میں شامل ہونے کا ارشاد فرمایا۔امسال شاہد کی ڈگری حاصل کرنے والے خوش نصیب طلباء میں سے کچھ کا تعلق ان ممالک سے تھا اور یہ احباب بطورِ خاص اس یادگار تقریب میں شامل ہونے کے لئے تشریف لائے تھے۔

اس موقع پر بنوائی جانے والی دیگر تصاویر میں جامعہ احمدیہ کی تمام کلاسوں درجہ ممہدہ تا درجہ سادسہ، اساتذہ جامعہ احمدیہ، کارکنان جامعہ احمدیہ کی الگ الگ تصاویر کے علاوہ جامعہ احمدیہ کے تمام طلباء کی ایک گروپ فوٹو بھی شامل ہے۔ان تمام تصاویر میں محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ یوکے اور محترم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ بھی شامل ہوئے۔

اس کے علاوہ امسال جامعہ احمدیہ سے اعزازی طور پر شاہد کی سند حاصل کرنے والے عزیزم مظہر احسن مرحوم کے والد محترم ظفر اقبال صاحب کو بھی حضورِ انور نے اپنے ہمراہ تصویر اتروانے کی اجازت عطا فرمائی جس میں محترم امیر صاحب یوکے اور محترم پرنسپل صاحب جامعہ بھی شامل ہوئے۔

اس کے علاوہ اس تقریب میں موجود جامعہ احمدیہ کینیڈا سے فارغ التحصیل ہونے والے مربیان کرام کو بھی حضورِ انور ایدہ اللہ نے ازراہِ شفقت اپنے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بخشی۔اس تصویر میں محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا اور محترم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا بھی شامل ہوئے۔

ظہرانہ

بعد ازاں حضور انور کی اقتدا میں نمازِ ظہر و عصر باجماعت ادا کی گئیں اور پھر حضورانور اور تمام مہمان ظہرانے کے لئے طعامگاہ تشریف لے گئے۔ظہرانے کے لئے جامعہ احمدیہ کے جنوبی جانب واقع لان میں مارکی لگائی گئی تھی۔قریباً ساڑھے چار سو مہمانوں کے لئے جامعہ احمدیہ میں ہی تیار کیا جانے والا لذیذ کھانا اپنی روایات کے مطابق جامعہ احمدیہ کے طلباء نے انتہائی مستعدی کے ساتھ مہمانوں کو پیش کیا۔ظہرانے کے بعد حضورِ انور کچھ دیر جامعہ احمدیہ میں ہی قیام پذیر رہے اور وہاں موجود اپنے خدام کو شرفِ دیدار اور قربت کا فیض بخشتے رہے۔

اس مبارک تقریب کو ایم ٹی اے کے لئے ریکارڈ کرنے کے لئے ایم ٹی اے کی ٹیم وہاں موجود تھی۔بعد ازاں یہ پروگرام ایم ٹی اے پر متعدّد مرتبہ نشر کیا گیا۔جبکہ فوٹو گرافی شعبہ مخزن تصاویر کی جانب سے کی گئی۔جامعہ احمدیہ کے شعبہ سمعی و بصری کی طرف سے بھی فوٹو گرافی کا انتظام کیا گیا تھا۔

تقریب کے شرکاء

اس تقریب کے شرکاء میں وکلاء ،ایڈیشنل وکلاء، انچارج صاحبان ڈیسکس و شعبہ جات ،امیر صاحب جماعت یوکے،امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا،فرانس، بیلجیم، ہالینڈ، آسٹریلیا، گیمبیا اور ابوظبی سے تشریف لانے والے امرائے کرام، پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا، انگلستان میں خدمات بجا لانے والے واقفینِ زندگی و مبلّغینِ کرام، 'شاہد' کی اسناد پانے والے طلباء کے والدین، نائب امراء جماعتِ احمدیہ یوکے، مجلسِ عاملہ جماعتِ احمدیہ یوکے کے ممبران اور ریجنل امراء یوکے شامل تھے۔علاوہ ازیں مختلف ممالک سے امراء و مبلغین کرام اور دیگر معززین بھی اس تقریب میں شمولیت کے لئے تشریف لائے تھے۔

اس تقریب میں حضرت صاحبزادی امۃ السبوح بیگم مدظلہا (حرم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کی معیّت میں صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ یوکے، بیگم صاحبہ امیر صاحب جماعت یوکے، بیگمات اساتذہ جامعہ احمدیہ اور شاہدین کی اسناد پانے والے خوش نصیب طلباء کی والدات و شادی شدہ طلباء کی بیگمات نے بھی شمولیت اختیار کی۔جامعہ احمدیہ کے احاطہ میں ہی مہمان خواتین کے لئے الگ سے انتظامات کیے گئے تھے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب مبلغین و مربیان کرام کو حضور انور کی نصائح پر عمل پیرا ہوتے ہوئے، حضورِ انور کی توقعات کے عین مطابق بھرپور خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے اور تمام مبلغین کو حضورِ انور کا سلطانِ نصیر بنا دے۔آمین اللّٰھم آمین۔

☆...☆...☆

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

بقیہ: دورہ جرمنی از صفحہ 20

ہر ایک نے حضور انور کی خدمت میں سلام عرض کیا اور اپنا مدّعا بیان کیا۔

پاکستان سے آنے والے اِن احباب اور نوجوانوں میں سے بعض انتہائی کسمپرسی اور بیکسی کی حالت میں تکلیفیں اٹھا کر یہاں پہنچے تھے۔ اور اپنے ہی وطن میں، اپنے ہی ہم وطنوں کے ظلم وستم سے ستائے ہوئے تھے۔ پیارے آقا سے ملاقات ان کے لئے انتہائی تسکین قلب کا باعث بنی، جہاں انہیں اطمینان قلب نصیب ہوا۔ وہاں ان کے غم بھی کافور ہوئے۔ اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے بعد جہاں ان کے چہروں پر مسکراہٹ تھی وہاں بعضوں کی آنکھیں نم تھیں اور آبدیدہ تھے۔ ان کی زندگیوں میں پہلی بار یہ مبارک اور بابرکت لمحات آئے کہ اپنے آقا کا قرب نصیب ہوا اور شرف مصافحہ کی سعادت عطا ہوئی۔ اور یہ مبارک ساعتیں ان کے لئے آبِ حیات بن گئیں۔

ایک دوست کہنے لگے کہ آج زندگی کا مقصد پورا ہوگیا۔ ایک دوست نے کہا کہ اس وقت جو میرے جذبات ہیں مَیں بیان نہیں کرسکتا، ایک نوجوان نے کہا کہ آج میری زندگی کا حسین ترین دن ہے، مَیں نے حضور کو انتہائی قریب سے دیکھا اور شرف مصافحہ پایا۔ غرض ہر ایک کے اپنے اپنے جذبات تھے اور احساسات تھے جس کا اظہار ان کی نمناک آنکھوں سے ہو رہا تھا۔

مرد احباب کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام سوا سات بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کے ہال میں تشریف لے گئے جہاں 32 خواتین کے ایک گروپ نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ یہ وہ خواتین تھیں جو گزشتہ ایک سال کے دوران جرمنی پہنچی تھیں اور پہلی بار حضور انور سے ملاقات کی سعادت پا رہی تھیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان سے گفتگو فرمائی۔

....

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

اس پروگرام میں پندرہ فیملیز کے پچاس افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف پایا۔ ہر ایک نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔

....

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد میں تشریف لے آئے جہاں تقریب آمین کا آغاز ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل تیس بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی:

(بچے) زربن نوید، مرزا شعور احمد، صائم احمد، فیضان خان، کامران اسد، فراز علی، رانا قویم احمد سلمان شاہ، ساحل مجید، فراس حسن، فیروز خان، عاطف احمد، دانش احمد مرزا، ملک طلحہ احمد۔

(بچیاں) ردا احمد، نہال ملک، نائلہ سندھو، نائمہ سندھو، دانیہ عرفہ عمران، علیشہ احمد، علینہ احمد، عاتکہ احمد، حمدیٰ احمد، صبا نعیم، شمع ھبۃ البسیط، ھبۃ الکافی خان، مسکان خالد محمود بھٹی، عطیۃ المتین، علینہ خواجہ، عطیۃ الخبیر خان۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

16 اپریل 2017ء بروز اتوار

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے پانچ بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

....

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق سوا گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج پروگرام کے مطابق 46 فیملیز کے 174 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ یہ ملاقات کرنے والی فیملیز جرمنی کی مختلف 40 جماعتوں اور علاقوں سے آئی تھیں۔ بعض احباب اور فیملیز بڑے لمبے سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات کے لئے پہنچے تھے۔

ان سبھی فیملیز اور احباب نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بج کر پینتیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں مکرم عابد وحید خان صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دفتری ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو بجے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں 38 فیملیز کے 151 افراد نے اپنے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی درج ذیل جماعتوں سے آئی تھیں: Dietzenbach, Roedelheim, Kaanichstein West, Freiburg, Paderborn, Herborn, Boeblingen, Heilbronn, Neuwied, Pfungstadt, Wuerzburg, Friedrichsdorf, Soest, Limeshein, Stein Bach, Uringen, Homburg/Saar, Florsheim, Ginnheim, Ruedesheim، ہائیڈل برگ، مور فیلڈن، ڈرامسٹڈ، رُسل ہیم ویسٹ، گراس گیراؤ اور ویزبادن۔ بعض ان میں سے بڑے لمبے سفر طے کر کے آئی تھیں۔

اس کے علاوہ دبئی جماعت سے آنے والے بعض احباب نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔

آج بھی ملاقات کرنے والی یہ سبھی وہ فیملیز تھیں جو اپنی زندگی میں پہلی بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات پا رہی تھیں۔ آج کا دن ان کی زندگی میں ان کے لئے اور ان کی اولادوں کے لئے ایک یادگاری دن تھا۔ یہ لوگ اپنے پیارے آقا سے پہلی بار ملے تھے اور آج کے یہ چند لمحات ان کی ساری زندگی کا سرمایہ تھے۔ ان سبھی نے اپنے آقا کے ساتھ ان مبارک لمحات کو تصاویر میں محفوظ کیا جو اب اُن کے گھروں کی زینت بنیں گی اور ان کی آئندہ آنے والی اولادوں کے لئے بھی ایک قیمتی خزانہ ہوں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجے تک جاری رہا۔

....

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل تیس بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی:

(بچے) شایان احمد باجوہ، عمران عارف، ابصر بلال بھٹی، رضوان احمد ملک، صفوان احمد رانا، باسم لقمان کاہلوں، عبدالکافی محمود، ثاقب محمود، سیّد عطاء الباقی۔

(بچیاں) نورین احمد، نائمہ رضا، سارہ شہزاد، عاطفہ رفیق، افشا نور قاضی، جائشہ احمد عطیۃ الاوّل بٹ، امواز ودود ساہی، ایشا کنول احمد، رُمیحا سمرہ راجا، مدیحہ احمد، ضُحیٰ ذیشان، باسمہ افضل، مریم عابد، ازکیٰ خلعت، سبیکہ حمید، یاسمین سیّد، سیّد ایمان، آصفۃ النور نواز، امۃ الباری نواز، فریحہ مبارک رانا۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ ابھی نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی میں دس منٹ کا وقت باقی تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس دوران تشریف فرما رہے اور اپنے سامنے بیٹھے ہوئے بچوں کو واپنے قریب بلالیا اور ازراہ شفقت ان بچوں سے گفتگو فرمائی۔ ان سے ان کی کلاسز اور تعلیم کے بارہ میں پوچھا۔ ان سبھی بچوں نے اپنے پیارے آقا

حال ہی میں پاکستان سے جرمنی آنے والے احمدی احباب کی حضور انور سے ملاقات کا ایک منظر

سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور دست مبارک کا بوسہ لیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ان بچوں کے چہروں پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی انگوٹھی مَس کی۔ کتنے ہی خوش نصیب یہ بچے تھے جو ایسی لافانی برکت لے گئے جو قسمت والوں کو ہی نصیب ہوتی ہے۔

ان بچوں کے پیچھے ایک بچی بیٹھی ہوئی تھی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس سے دریافت فرمایا کہ تمہاری آمین ہوئی ہے۔ قرآن کریم روزانہ پڑھتی ہو۔ بچی نے جواب دیا کہ مَیں روزانہ قرآن کریم پڑھتی ہوں۔

ایک بچے نے اپنا ہاتھ حضور انور کو دکھایا کہ اسے پھلبہری کی تکلیف ہے۔ اس پر بچے کے والد نے اس کی بیماری کی قدرے تفصیل بتائی اور بتایا کہ اب ڈاکٹر وقار بسراء صاحب سے ہومیوپیتھک علاج جاری ہے۔ حضور انور نے فرمایا: اللہ فضل فرمائے۔

ایک نوجوان نے عرض کیا کہ میری والدہ تھائی لینڈ میں ہیں۔ دعا کریں کہ ان کا کیس پاس ہو جائے، انہوں نے حضور انور کو سلام بھجوایا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: ''وعلیکم السلام''۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

ایک نوجوان نے عرض کیا کہ میری بیٹی نے امتحان دینا ہے اس کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

ایک نوجوان نے عرض کیا کہ مَیں پاکستان سے آیا ہوں اور اکنامکس میں ماسٹرز کر رہا ہوں۔ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

17/اپریل 2017ء بروز سوموار

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے پانچ بجے تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

....

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج صبح کے اس سیشن میں 49 فیملیز کے 181 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی 38 مختلف جماعتوں اور علاقوں سے آئی تھیں۔ ہر ایک فیملی نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بج کر چالیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں مکرم عابد وحید خان صاحب انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس لندن نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔

....

بعد ازاں دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

مبلغین سلسلہ (جرمنی) کے ساتھ میٹنگ

آج پروگرام کے مطابق جرمنی میں خدمت انجام دینے والے مبلغین کرام کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک میٹنگ تھی۔ اس میٹنگ میں جامعہ کینیڈا سے سال 2016ء میں فارغ التحصیل ہونے والے آٹھ مربیان بھی شامل تھے۔ یہ مربیان جو اپنی ٹریننگ پروگرام کے تحت لندن میں ہیں جرمنی کے اس سفر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قافلہ میں شامل ہیں۔

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ کے لئے تشریف لائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

❁ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مبلغ انچارج صاحب جرمنی سے جماعتوں، مساجد اور سینٹرز کی تعداد اور مبلغین کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اس پر مبلغ انچارج صاحب نے بتایا کہ جماعتوں کی مجموعی تعداد 258 ہے اور مساجد کی تعداد 51 اور نماز سینٹرز کی تعداد 80 کے قریب ہے۔ اس وقت 52 مبلغین جرمنی میں خدمت سرانجام دے رہے ہیں جن میں سے 33 مبلغین فیلڈ میں ہیں۔ 15 مبلغین جامعہ احمدیہ جرمنی میں بطور استاد خدمت سرانجام دے رہے ہیں جبکہ چار مبلغین جماعتی دفاتر میں خدمت پر مامور ہیں۔

❁ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میدان عمل میں کام کرنے والے 33 مبلغین سے باری باری اُن کے سپرد جماعتوں اور حلقوں کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ نیز حضور انور نے تفصیل کے ساتھ ہر ایک سے دریافت فرمایا کہ آپ نماز جمعہ کہاں کہاں پڑھاتے ہیں۔ ہر جماعت، حلقہ کی باری کتنی دیر بعد آتی ہے۔ اپنے سینٹر میں سال میں کتنے جمعے پڑھاتے ہیں۔ کن جماعتوں اور حلقوں کی تجنید زیادہ ہے اور کن کی کم ہے۔ ہر ایک کے سپرد علاقہ، ریجن میں کتنی مساجد ہیں اور کتنے سینٹرز ہیں۔ اور جہاں مسجد یا نماز سینٹرز نہیں ہے وہاں جمعہ کا کیا انتظام ہوتا ہے۔

نیز حضور انور نے جمعہ کی حاضری کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا کہ بڑی جماعتوں اور چھوٹی جماعتوں میں کیا حاضری ہوتی ہے۔ لوگ کتنے کتنے فاصلوں سے آتے ہیں۔ ہر ایک نے اپنے سپرد علاقہ کے حوالہ سے اپنی رپورٹ پیش کی۔

❁ ایک مبلغ سلسلہ نے عرض کیا کہ میری ڈیوٹی شعبہ تبلیغ کے تحت ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ خواہ شعبہ تبلیغ کے تحت ہی ہو لیکن جمعہ پڑھا جا سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا جن مربیان کی ڈیوٹی دفاتر میں ہے خواہ تصنیف میں ہے، اشاعت میں ہے، MTA میں ہے یا کسی اور دفتر میں ہے۔ سب مربیان مختلف جماعتوں میں جا کر جمعہ پڑھائیں گے۔ حضور انور نے فرمایا باقاعدہ آرگنائز کر کے، پلاننگ کر کے ان سب کو جماعتوں میں جمعہ پڑھانے کے لئے بھجوائیں۔ جماعتوں کی تعداد زیادہ ہے اور مبلغین کی تعداد کم ہے۔ اس لئے سب مبلغین جہاں بھی ہوں جمعہ پڑھائیں گے۔

❁ دو مبلغین نے بتایا کہ ان کی شعبہ تبلیغ کے تحت ہاٹ لائن (Hot Line) پر ڈیوٹی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جمعہ کے دن اُس وقت کیا سوال آتے ہیں۔ اس پر عرض کیا گیا کہ لوگ زیادہ تر جمعہ کے وقت کے بارہ میں دریافت کرتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ مربیان جمعہ کا وقت بتانے کے لئے نہیں ہیں۔ آپ دونوں بھی جماعتوں میں جاکر جمعہ پڑھائیں۔ کوئی یہاں نہیں بیٹھے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ غانا میں بھی یہ ہاٹ لائن کا سسٹم قائم ہے۔ جامعہ غانا کے سینئر کلاس کے طلباء لوگوں کے سوالات کے جوابات دیتے ہیں۔ لوگوں سے رابطہ کر کے مزید کارروائی کرتے ہیں۔ ان سوال و جواب اور رابطوں کے نتیجہ میں وہاں بیعتیں بھی ہوئی ہیں۔ تو یہاں بھی جمعہ کے دن اس کام کے لئے جامعہ جرمنی کے سینئر طلباء کو بھجوایا جا سکتا ہے۔ ان کی ڈیوٹی لگائی جا سکتی ہے۔ بہرحال جو مبلغین ہیں وہ جمعہ پڑھائیں گے۔

❁ ایک مبلغ سلسلہ نے عرض کیا کہ ان کی ڈیوٹی MTA میں ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جمعہ کے دن جائیں اور کسی جماعت میں جمعہ پڑھائیں۔

❁ ایک مبلغ سلسلہ نے عرض کیا کہ میری ڈیوٹی شعبہ سمعی و بصری میں پروگراموں کی چیکنگ پر ہے اور مَیں نماز جمعہ مسجد نُور میں پڑھاتا ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: ٹھیک ہے۔

❁ دو مربیان نے عرض کیا کہ وہ جماعتی پروگرام کے تحت یونیورسٹی میں مزید تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور جس جماعت میں مقیم ہیں وہاں دیگر جماعتی ذمہ داریاں بھی ادا کرتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: ٹھیک ہے۔

❁ مبلغ سلسلہ محمد اشرف ضیاء صاحب جو یہاں بیت السبوح سینٹر میں کام کر رہے ہیں اور ان کے سپرد بلغاریہ کے حوالہ سے نگرانی اور لٹریچر کی تیاری اور سومساجد کی تعمیر کے حوالہ سے بعض کام سپرد ہیں۔ ان کے بارہ میں حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ ان کو یہاں سے میدان عمل میں بھجوائیں، کسی جماعت میں بھجوائیں اور وہاں ان کی پوسٹنگ کریں۔ جو بلغارین زبان میں لٹریچر وغیرہ کی تیاری ہے، جہاں بھی تعیّن ہوگا وہاں سے کر سکتے ہیں۔ باقی اگر تعمیر مساجد کے تحت کسی جماعت میں بھجوانا ہے تو جہاں ان کا تقرر ہوگا وہاں سے بھی بھجوا سکتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اِن کو کسی مشکل سینٹر میں بھیجیں جہاں لوگ سپیشل تربیت چاہتے ہیں۔

❁ جامعہ کے اساتذہ کے بارہ میں حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جامعہ میں چھٹیاں ہوتی ہیں تو اس دوران ان اساتذہ سے بھی کام لیا جا سکتا ہے۔ اساتذہ کا پروگرام پرنسپل صاحب کے ساتھ مل کر اس طرح بنائیں کہ جماعتوں میں جاکر جمعہ بھی پڑھائیں اور سال میں جو تین دفعہ رخصتیں ہوتی ہیں تو اس دوران ان سے استفادہ کریں اور ان کو جماعتوں میں تربیتی پروگراموں کے لئے بھجوایا کریں۔

❁ حضور انور نے فرمایا کہ جامعہ احمدیہ ربوہ کے اساتذہ جماعتوں میں جا کر دورے کرتے ہیں تو یہاں جامعہ کے اساتذہ کیوں نہیں کر سکتے۔

❁ ایک مبلغ سلسلہ نے عرض کیا کہ خدام الاحمدیہ میں شعبہ اعتماد میں کام کرتا ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: شعبہ اعتماد میں ڈیوٹی دے رہے ہیں تو اپنی مجالس کے دورے بھی کیا کریں۔

❁ موازنہ مذاہب کے استاد شعیب عمر صاحب نے بتایا کہ جامعہ جرمنی سے سال 2015ء میں فارغ التحصیل ہوئے تھے۔ اب موازنہ مذاہب کے مضمون میں تخصّص کر رہے ہیں۔ پرنسپل صاحب جامعہ جرمنی نے بتایا کہ ربوہ سے موازنہ مذاہب کا نصاب منگوایا گیا ہے اس کے مطابق یہ پڑھ رہے ہیں اور تخصّص کر رہے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ باقاعدہ اپنی پڑھائی اور کارگزاری کی رپورٹ پرنسپل صاحب کو دیا کریں۔ اور پرنسپل صاحب نگرانی بھی رکھیں۔

❁ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جامعہ احمدیہ کے قریب ترین جو جماعتیں ہیں اور سینٹرز ہیں آپ وہاں نماز جمعہ پڑھانے کے لئے جامعہ احمدیہ کے اساتذہ کو بھی بھجوا سکتے ہیں۔ کم از کم سال کے 26 جمعے تو آرام سے پڑھا سکتے ہیں۔ اساتذہ کو جامعہ کی رخصتوں میں بھی استعمال کریں۔ ان کی سَمَر (Summer) کی لمبی چھٹیاں ہوتی ہیں پھر Term کے بعد بھی دو دفعہ چھٹیاں ہوتی ہیں۔ اس طرح تقریباً تین دفعہ چھٹیاں ہوتی ہیں۔ پندرہ پندرہ دنوں میں اور دو مہینے کے لئے، اس میں ان سے استفادہ کریں۔ ان کو تربیتی پروگراموں کے لئے بھیجا کریں اور جو انکار کرے اُس کی مجھے رپورٹ کریں۔

❁ حضور انور نے فرمایا کہ میری اطلاع کے مطابق جب بعض جماعتیں اپنے تبلیغی پروگرام بناتی ہیں تو آپ لوگ عین وقت پر ان پروگراموں میں شامل ہونے سے انکار کر دیتے ہیں کہ ہمارے پاس وقت نہیں ہے اور فلاں جگہ پر مصروفیت ہے۔ بعض دفعہ تو شروع میں انکار کر دیتے ہیں۔ بعض مربیان کے بارہ میں یہ شکایت ہے کہ وہ ہاں کر کے پھر عین موقع پر کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں فلاں مصروفیت ہو گئی ہے۔ ہم آ نہیں سکتے۔ یہ بالکل غلط طریقہ ہے۔

❁ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مبلغ انچارج صاحب کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: جماعتیں جو پروگرام بناتی ہیں اور مبلغین کو بلاتی ہیں۔ صدر جماعت یا ریجنل امیر یا جو بھی متعلقہ عہدیدار ہے جس نے پروگرام آرگنائز کیا ہے وہ آپ کو اطلاع کیا کرے کہ ہم نے یہ پروگرام بنایا ہے۔ آگے آپ کا کام ہے کہ آپ دیکھیں کہ اس پروگرام پر عمل ہوا ہے یا نہیں اور اگر مربی نے کسی وجہ سے شامل ہونے سے انکار کیا ہے تو کیا Genuine وجہ تھی یا عادتاً انکار کر دیا ہے۔ آپ اپنے اِن پروگراموں کے لئے جامعہ کے اساتذہ سے بھی فائدہ اٹھائیں۔

❁ حضور انور نے فرمایا: پرنسپل جامعہ جرمنی شمشاد احمد قمر صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ میں پڑھاتے رہے ہیں اور جماعتی دوروں پر بھی جاتے رہے ہیں تو یہاں کے اساتذہ کیوں نہیں جا سکتے۔ جو مربی دفاتر میں یا اداروں میں کام کر رہے ہیں ان سے استفادہ کریں اور جماعتی پروگراموں میں بھجوایا کریں۔ میرے نزدیک نکمّے مربی وہ ہیں جو گھر میں بیٹھے رہتے ہیں۔ باقی سب وقت دیتے ہیں۔ وقف زندگی کا مقصد ہی یہ ہے کہ آپ کے چوبیس گھنٹے وقف ہیں، ہفتہ کے ساتوں دن اور سال کے 365 دن وقف ہیں۔

❁ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایک یہ بھی شکایت ہے کہ بعض جگہ، بعض دفعہ مال کا بھی ضیاع ہوتا ہے۔ دورے پر جا رہے ہیں تو پلاننگ کر کے

جانا چاہئے کہ کم سے کم خرچ میں آپ کہاں پہنچ سکتے ہیں۔ چھوٹی کاریں استعمال کریں تا کہ کم خرچ ہو، پٹرول بھی کم خرچ ہوگا۔ پھر مشن ہاؤس کے یا دوسرے اخراجات ہیں ان پر بھی ہر مربی کو نظر رکھنی چاہئے کہ کم سے کم خرچ کرے اور دیکھے کہ جماعت پر زیادہ مالی بوجھ نہ پڑے۔

آپ نے یہ نہیں دیکھنا کہ فلاں عہدیدار کتنا خرچ کرتا ہے یا جماعت کس طرح خرچ کر رہی ہے۔ آپ نے یہ دیکھنا ہے کہ آپ نے کس حد تک جماعتی اموال کو بچانا ہے اور دوسروں کو بھی نصیحت کرنی ہے۔ جب تک خود اخراجات کو کنٹرول نہیں کریں گے دوسروں کو نصیحت نہیں کر سکتے۔ بعض جماعتیں، بعض عہدیدار، بعض صدران اور امراء اگر زیادہ اخراجات کر رہے ہیں تو وہاں آپ کا کام ہے ان کو سمجھانا اور جماعتی اموال پر نظر رکھنا۔ لیکن اگر آپ کا اپنا خرچ خود Controlled نہیں ہے اور آپ لوگ زیادہ Demanding ہیں تو پھر عہدیدار بھی آپ پر انگلیاں اٹھائیں گے کہ پہلے اپنے آپ کو سنبھالو۔ ہمیں کیا نصیحت کر رہے ہو۔

❁ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسی طرح ہر مربی کا کام ہے کہ دوسرے مربی کی عزّت اور احترام کرے۔ یہ بھی مجھے رپورٹ ملی ہے کہ بعض دفعہ آپ لوگ دفتروں میں بیٹھے ہوئے دوسروں کے بارہ میں ہنسی ٹھٹھا اور استہزاء بہت زیادہ کر رہے ہوتے ہیں جس کی وجہ سے وہاں بیٹھے ہوئے دوسرے کارکنوں پر بہت غلط اثر پیدا ہوتا ہے۔

دفاتر میں کام کرنے والے مربیان کا کام ہے کہ اپنے کام سے کام رکھیں۔ دوسرے لوگوں کو تو کھڑے ہو کر لیکچر دیتے ہیں عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْن۔ مگر آپ لوگ لغو میں پڑے ہوتے ہیں۔ فضولیات، گپ بازی، لوگوں کی ٹانگیں کھینچنا بعض مربیان کی شکایت ہے وہ اس میں مبتلا ہیں۔ بجائے اس کے کہ مَیں نام لے کر بتاؤں مَیں جنرل کہہ رہا ہوں۔ جن جن میں ہے وہ اپنی کمزوریوں پر نظر رکھے۔ دوسروں کی کمزوریاں تلاش کرنے کی بجائے اپنے آپ کو دیکھیں اور پھر پردہ پوشی کی بھی عادت ڈالیں۔ مَیں نے چند ہفتہ پہلے جو ایک تفصیلی خطبہ بھی دیا تھا اس کو غور سے سنیں۔

❁ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر آپ نے اپنی اصلاح کر لی اور کنٹرول کر لیا تب ہی آپ جماعت کو صحیح طرح سمجھا سکتے ہیں اور تب ہی ایسے عہدیداران جو مربیان پر اعتراض کرنے والے ہیں، غلط اعتراض کرنے والے بہت سے ہیں، ان کے اعتراض اُسی وقت آپ ردّ کر سکتے ہیں یا ختم کر سکتے ہیں یا ان کو جواب دے سکتے ہیں یا ان کی اصلاح کر سکتے ہیں یا امیر صاحب کو اور مشنری انچارج صاحب کو یا انتظامیہ کو بتا سکتے ہیں یا مجھے لکھ سکتے ہیں جب خود آپ میں ہر طرح کی انسانی حد تک جتنی حد تک Perfection ہو سکتی ہے وہ ہو اور اصلاح کی طرف توجہ ہو۔ کمزوریاں، کمیاں ہوتی ہیں لیکن جماعتوں کو کبھی موقع نہ دیں کہ جماعتیں یا عہدیداران آپ پر انگلی اٹھائیں۔ یہ نہ سمجھیں کہ لیکچر ہم دیتے ہیں، نصیحتیں بھی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو جان دینی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو جواب دینا ہے تو پھر اُسی کو ہر چیز سمجھیں۔ نہ کوئی عہدیدار آپ کے سامنے کوئی حیثیت رکھتا ہے نہ امیر جماعت، نہ کوئی اَور۔ آپ ایک چیز کو صحیح سمجھتے ہیں تو وہ کریں اور جب اپنی بات اپنے سے بڑے عہدیدار کو یا امیر جماعت کو یا مشنری انچارج کو پہنچا دیتے ہیں اور مشنری انچارج اپنی شکایات اور Concerns امیر صاحب تک پہنچا دیتے ہیں اور اس پر وہاں کوئی عمل نہیں ہو رہا اور بات بھی جماعتی مفادات کے خلاف ہے تو پھر، مَیں پہلے بھی بڑا کھل کر بیان کر چکا ہوں کہ مجھے لکھیں کہ یہ باتیں ایسی ہیں جو جماعتی مفادات کے خلاف ہو رہی ہیں اور ہم نے امیر صاحب یا مشنری انچارج صاحب کو لکھا ہے لیکن اس کے باوجود اس پر عمل نہیں ہو رہا یا اس کے خلاف جو کارروائی ہونی چاہئے تھی وہ نہیں ہو رہی، جس کی وجہ سے جماعتوں پر اور افراد جماعت پر بُرا اثر پڑ رہا ہے۔ تا کہ اس کا جائزہ لیا جائے اور دیکھا جائے کہ کس طرح اس کا مداوا کرنا ہے۔ اور جب ایک دفعہ مجھے لکھ دیا تو پھر آپ کا کام نہیں کہ اِدھر اُدھر بیٹھ کر باتیں کریں۔ پھر کامل اطاعت کے ساتھ اپنا کام کئے جائیں۔ جہاں ہم نے Action لینا ہوگا ہم لے لیں گے۔ لیکن مطلع کرنا بہرحال آپ کا کام ہے۔

❁ حضور انور نے فرمایا کہ اسی طرح جامعہ احمدیہ کے اساتذہ نے زیادہ سے زیادہ وقت جماعتی کاموں کے لئے دینا ہے۔ صرف یہ نہیں کہ سال میں تین مہینے کی چھٹیاں مناتے رہیں۔ باقی اگر کوئی کام کر رہے ہیں تو ٹھیک ہے۔ اگر زائد کام کسی کے سپرد نہیں ہے تو ان لوگوں سے بھی جس طرح آپ استفادہ کر سکتے ہیں زیادہ سے زیادہ کریں۔

❁ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جامعہ کے حوالہ سے مَیں بتا دوں کہ آپ لوگ انتظامی لحاظ سے آزاد ہیں۔ مَیں کئی دفعہ پہلے بھی لکھ کے دے چکا ہوں۔ مجھے پھر بھی بعض دفعہ یہ تأثر مل جاتا ہے کہ بعض عہدیداران جو ہیں جامعہ کے معاملات میں دخل دیتے ہیں یا مربیان کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں یا جامعہ کے اساتذہ میں سے بعض مربیان ایسے ہیں جو انتظامیہ کے ساتھ جا کے باتیں کرتے ہیں۔ یہ سارے غلط طریق کار ہیں۔ آپ لوگوں کا کام ہے کہ جس جس ماحول میں جہاں جہاں کام کر رہے ہیں یا جس ادارہ میں بھی آپ کو لگایا گیا ہے وہاں کی ہر بات آپ کے پاس امانت ہے اور امانت کو صحیح طرح ادا کرنا آپ کا فرض ہے۔

اگر جامعہ کے بارہ میں، پڑھائی کے بارہ میں یا سٹوڈنٹ کے بارہ میں یا کوئی Concern ہے یا اگر کہیں دیکھیں کہ کسی بھی طرح دخل اندازی ہو رہی ہے تو پرنسپل تک پہنچائیں اور اس کے بعد مجھ تک پہنچائیں۔ جب پہنچا دیں تو پھر آپ کا کام ختم۔ آپ بری الذمّہ ہیں۔ لیکن اگر نہیں پہنچاتے تو آپ لوگ مجرم ہیں۔

❁ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسی طرح باقی مربیان اگر فیلڈ میں دیکھیں کہ عہدیداران ہیں، صدران ہیں، ریجنل امیر ہیں یا کوئی بھی بڑی سطح کے عہدیدار ہوں یا مرکز کے عہدیداران ہوں، کہیں بھی کوئی چیز خلافِ تعلیم یا خلافِ روایتِ سلسلہ دیکھیں تو اس کو وہاں روکنے کی کوشش کریں اور اُس کو اِسی صورت میں روک سکتے ہیں جب آپ لوگ پہلے خود اپنی اصلاح کرنے والے ہوں۔

❁ حضور انور نے فرمایا کہ ایک اور شکایت امیر صاحب کے حوالے سے ہے کہ آجکل بہت سارے Contemporary Issues ہیں جن کے بارہ میں میٹنگز میں جواب دینا پڑتا ہے۔ موعظہ حسنہ یعنی اچھے طریقہ سے، حکمت سے جواب دینے کا حکم تو ہے بے شک وہ کریں لیکن مجھے لوگ اس بارہ میں شکایت کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ امیر صاحب کہتے ہیں کہ Diplomatically جواب دیا کرو۔ ہمارا کام Diplomacy نہیں ہے۔ آپ نے Contemporary Issues کی کسی بات کا جواب دینا ہے جو آجکل بہت سارے ہیں مثلاً عورتوں کا مصافحہ کرنا، عورتوں کا حجاب، Homosexuality وغیرہ، اس قسم کی باتوں کا مذہب کی تعلیم کے مطابق جواب دینا ہے۔ ہم نے نہ کسی پریس سے ڈرنا ہے، نہ کسی گورنمنٹ اور نہ کسی حکومتی اداروں سے ڈرنا ہے اور نہ ہی اخباروں سے یا کسی بھی میڈیا سے لیکن جواب ایسا ہونا چاہئے جو حکمت سے ہو، حکمت کا جواب ہو۔ لیکن یہ یاد رکھیں کہ مداہنت نہ ہو، Diplomacy ہمارا کام نہیں ہے۔ لوگ اس قسم کے سوالات میرے سے بھی پوچھتے ہیں۔ مَیں جواب دیتا ہوں۔ ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

❁ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پہلی بنیادی چیز تو یہ ہے کہ مَیں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ مذہب معاشرہ کی اصلاح کے لئے آتا ہے۔ لوگوں کی اصلاح کے لئے آتا ہے۔ مذہب لوگوں کے پیچھے چلنے کے لئے نہیں آتا۔ آجکل آزادی کے نام پر جو نئے قوانین بن رہے ہیں ان میں کمی ہو سکتی ہے وہ غلط ہو سکتے ہیں لیکن جو اللہ تعالیٰ کی باتیں ہیں وہ غلط نہیں ہو سکتیں۔ جو مذہب نے ہمیں بتا دیا وہ غلط نہیں ہو سکتا۔ اس لئے آپ کی پہلی ترجیح بہرحال مذہب ہے اور اس کو بنیاد بناتے ہوئے حکمت سے آپ نے جواب دینا ہے۔

نوجوان مربیان بعض دفعہ متأثر ہو جاتے ہیں اس لئے مربیان ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ مخالفت سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مخالفت ہوگی تو تبلیغ بھی ہوگی۔ ان لوگوں کی اصلاح ہم نے کرنی ہے۔ ہم نے ان کو اپنے پیچھے چلانا ہے۔ خود دنیا کے پیچھے نہیں چلنا۔

حضور انور نے فرمایا کہ نوجوان مربیان کو مَیں خاص طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ آپ لوگوں نے ڈرنا نہیں اور آپ نے بغیر ڈرے سارے Isues حکمت سے، قرآنی تعلیم کے مطابق، اسلامی تعلیم کے مطابق Tackle کرنے ہیں۔ جہاں دیکھیں جھگڑا ہے وہاں کہہ دیں کیونکہ تمہارا جھگڑا کرنے کا ارادہ ہے اس لئے ہم تمہارے ان معاملوں کا جواب نہیں دیتے۔ لیکن ایک مذہبی انسان کی حیثیت سے، ایک مشنری کی حیثیت سے ہم نے بہرحال اس تعلیم پر عمل کرنا ہے جو ہمیں ہمارے مذہب نے دی ہے۔ اس لئے یہ جو باریک لائن ہے Diplomacy اور حکمت کی اس کو مدّنظر رکھیں۔ Diplomacy یہ ہے کہ جھوٹ بھی بول دو۔ Diplomats جتنے بھی ہوتے ہیں جب ایمبیسیوں میں یا دوسرے سرکاری کاموں کے لئے جاتے ہیں تو ان کو یہ ٹریننگ دی جاتی ہے کہ جہاں ضرورت ہو جھوٹ بول دو۔ مولانا مودودی صاحب کی طرح یہ نہیں کہنا کہ جہاں ضرورت ہو وہاں جھوٹ بولنے میں کوئی حرج نہیں۔ آپ نے ہر جگہ سچائی اور حکمت سے کام لینا ہے۔

❁ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسی طرح مَیں نے خطبہ میں بھی کہا تھا کہ مشنری انچارج صاحب اور امیر صاحب کا کام ہے کہ مربیان کی عزّت ہر جگہ ہونی چاہئے۔ اس کو قائم کروانا آپ لوگوں کا کام ہے۔ جماعتوں میں یہ تربیت ہونی چاہئے کہ جہاں جہاں جماعتوں میں مربیان ہیں چاہے وہ نئے پاس ہوئے ہیں، چھوٹی عمر کے بھی ہیں ان کی عزّت کریں۔ مربی مربی ہے قطع نظر اس کے کہ اس کی عمر کیا ہے اور مربی کی جب تک عزّت قائم نہیں ہوگی وہ تربیت نہیں کر سکتا۔

❁ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جب آپ پہلے اپنی تربیت کریں گے تو تبھی تبلیغ کے میدان کھلیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے پردہ پوشی کی ہوئی ہے کہ لوگوں کو ہماری طرف سے بہت نظر آتا ہے کہ ہم بڑے اچھے اخلاق والے ہیں۔ ہمارے کام بڑے اچھے ہیں، Organised لوگ ہیں اور ایک نظام ہے لیکن اس کے باوجود ہمارے اندر کمزوریاں ہیں۔ ان پہ ہمیں نظر رکھنی چاہئے۔ یہ فی الحال تو بڑی اچھی بات ہے کہ اگر کہیں اختلافات ہیں یا لوگ مربی کی عزت نہیں کر رہے تو لوگوں تک ظاہر نہیں ہوتی۔ لیکن کسی وقت ہو بھی سکتی ہیں تو پھر سارا اثر جو آپ نے قائم کیا ہوا ہے وہ ضائع ہو جائے گا۔ اس لئے امیر صاحب کا بھی اور مبلغ انچارج کا بھی یہ کام ہے کہ جماعتوں میں اور خاص طور پر عہدیداروں کی تربیت کر کے مربیان کی عزت قائم کروائیں۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا کہ خود مربیان کا بھی کام ہے کہ اپنا ایک نمونہ بنائیں کہ دوسروں کی جرأت نہ ہو کہ کوئی غلط بات آپ کی طرف منسوب کریں یا آپ کو تُو تکار کر کے مخاطب کریں۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ مربیان کی غیر معمولی عزّت کرتے ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ مربی کا نام بھی اس طرح لیتے ہیں جیسے کسی چھوٹے بچے کا بھی نہیں لیا جاتا۔ اس چیز پر خاص طور پر نظر رکھیں اور جماعتوں کے عہدیداروں کی بھی تربیت کریں اور جو عہدیدار تعاون نہ کرنے والے ہیں ان کی رپورٹ ہونی چاہئے۔ آپ خود اپنے مربیان کی عزّت قائم نہیں کروائیں گے تو عہدیدار کس طرح کریں گے۔ اس بارہ میں بھی آپ رپورٹ لیا کریں اور اپنے مربیان سے پوچھا کریں کہ تمہاری جماعتوں سے تمہارے سے رویّہ کیسا ہے اور آپ لوگ بھی بغیر ڈرے ہر بات بتایا کریں چاہے وہ مرکزی عہدیدار ہیں، نیشنل سطح کے عہدیدار ہیں یا مقامی سطح کے عہدیدار ہیں۔ آپ ہی کا کام ہے اور اس بارہ میں مَیں نے خطبہ میں بیان کیا تھا کہ عزت قائم کروائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اطاعت مربی نے کرنی ہے وہ تو جہاں تک ہے اُس نے کرنی ہے قطع نظر اس کے کہ کوئی عزت کرتا ہے یا نہیں کرتا۔ اگر کوئی اس سے بڑا عہدیدار ہے یا جماعتی صدر ہے یا امیر ہے تو اس کی عزّت کریں لیکن ساتھ ہی اگر آپ کی بار بار مشنری انچارج اور امیر جماعت کے اطلاع کے، پھر بھی کچھ شکایات ہیں تو مجھے لکھا کریں۔ لیکن سب سے پہلے جو مَیں نے پہلے کہہ دیا ہے۔ دوبارہ، دوبارہ، دوبارہ کہہ رہا ہوں کہ اپنی اصلاح پہلے کریں۔ اپنا دامن صاف ہوگا تو پھر آپ کے اوپر کوئی بھی انگلی اٹھائے گا تو پھر ہی اس کی پکڑ ہو سکتی ہے۔

❁ حضور انور نے فرمایا کہ نئے مربیان کو تو مَیں اکثر کہتا رہتا ہوں۔ مجھے نہیں پتہ اُس پر عمل ہوتا ہے کہ نہیں ہوتا کہ اپنے آپ کو تہجد کی عادت ڈالیں۔ اکثر یہ ہوتا ہے کہ جب راتیں چھوٹی ہوتی ہیں تو بڑی مشکل سے فجر پہ بھی اٹھتے ہیں۔ بہت ہی چھوٹی رات ہو تو کم از کم ڈیڑھ دو گھنٹے سونے کو مل ہی جاتے ہیں۔ اگر ارادہ ہو تو اتنے میں بھی نیند پوری ہو جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے ایک دفعہ وہاب آدم صاحب مرحوم کو دیکھا ہے کہ رات کو بارہ بجے وہ ایک لمبے سفر سے، ٹوٹی ہوئی سڑکوں سے دورہ کر کے آئے۔

وہاں چھوٹی سی جگہ تھی، ہم اکٹھے ہی ٹھہرے ہوئے تھے۔ آنے کے بعد وہ سو گئے تھے۔ مَیں رات کو ڈیڑھ بجے غسل خانہ کے لئے اٹھا تو مَیں نے دیکھا وہ ڈیڑھ بجے مسجد میں نفل پڑھ رہے تھے۔

آپ لوگ جب اس طرح کریں گے تو جماعتوں کو بھی تحریک پیدا ہوگی اور دعاؤں کے بغیر تو یہ کام نہیں ہوسکتا۔ اس لئے خاص طور پر مربی کے لئے بہرحال نوافل ضروری ہیں اور نمازوں کی باقاعدہ پابندی، باجماعت نمازوں کی ادائیگی، اس طرف توجہ کریں۔ چاہے کوئی مسجد میں آتا ہے یا نہیں آتا۔ آپ جب سینٹر کھولیں گے یا مسجد میں آئیں گے تو لوگوں کو احساس ہوگا، لوگوں کو پتہ ہوگا تو وہ خود آئیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مَیں نے یوکے میں خطبہ جمعہ کے بعد بعض جماعتوں سے میٹنگ کی کہ نمازوں کی طرف توجہ دیں تو ایک جماعت کے سیکرٹری تربیت اور صدر صاحب بتا رہے تھے کہ ہماری حاضری بڑھ گئی ہے۔ جب مَیں نے جائزہ لیا کتنی بڑھ گئی ہے تو کہنے لگے 33 فیصد حاضری ہوئی ہے، 34 فیصد ہوگئی ہے۔ یہ تو کوئی حاضری نہیں۔ فجر اور عشاء پر تو قریب رہنے والوں کی اچھی حاضری ہونی چاہئے۔ جو دُور رہنے والے ہیں ان کو تو کوئی بہانہ مل جاتا ہے۔

ان جماعتوں میں بھی کوشش کریں۔ یہ عادت ڈالیں اور تربیت کا ماحول ایسا پیدا کریں کہ لوگ اپنے اپنے گھروں میں خود نماز پڑھیں۔ اگر سینٹر دُور ہیں اور نہیں آسکتے یا کام سے واپس آئے ہیں اور تھکاوٹ ہے اور سینٹر آنا مشکل ہے تو پھر مربیان کا صرف خطبے سن لینا یا خطبے دے دینا کام نہیں ہے۔ فیلڈ میں جو موجود ہیں ان کا کام ہے کہ وہ پھر نگرانی بھی کریں کہ ان چیزوں پر عمل ہو رہا ہے کہ نہیں اور پھر بات وہیں آتی ہے کہ نگرانی اُسی وقت ہوسکتی ہے جب آدمی خود نگرانی کر رہا ہو۔

❁ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ عام لوگوں سے ملتے وقت آپ کا اخلاق کا اچھا نمونہ ہونا چاہئے، تبلیغ کے لئے پبلک ریلیشن میں اضافہ کریں۔ آپ کے ماحول میں سیاستدان ہیں یا پولیس والے ہیں یا دوسرے مذاہب کے لوگ ہیں اُن سب سے آپ کے رابطے بھی گہرے ہونے چاہئیں۔ عموماً بعض دفعہ اکثر جگہ بعض سیکرٹریانِ تبلیغ شکوہ کر دیتے ہیں کہ مربیان ہمیں پوری طرح وقت نہیں دیتے۔ تو جہاں جہاں جماعتی پروگرام بن رہے ہوں آپ لوگوں کا کام ہے کہ پورا وقت دیں۔

❁ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جامعہ کے اساتذہ سے جو کام لینا ہے وہ جامعہ کی وساطت سے ہی لینا ہے۔ پرنسپل صاحب کو لکھیں اور پرنسپل صاحب دیکھ کر اساتذہ کو Spare کریں۔ چھٹیاں ہونے سے پہلے پلان بنا کر بھیجیں۔ اگر اساتذہ کا چھٹیوں میں کوئی ذاتی پلان ہے جو ایک ہفتہ سے زیادہ کا نہیں ہوگا تو وہ پرنسپل صاحب کو بھیج دیں اور دوسری طرف مشنری انچارج صاحب اپنا پلان تیار کرکے بھیج دیں کہ ان ان جماعتوں میں ہم نے بھیجنا ہے تو بتائیں کون سے دن، کتنے مربیان اور کون کون میسّر آسکتے ہیں۔ تو پھر جب پرنسپل صاحب کی طرف سے جواب آئے گا تو پھر آپ اِن کو Asign کرسکتے ہیں کہ فلاں فلاں جگہ چلے جاؤ۔ دونوں طرف سے محنت کی ضرورت ہے۔ محنت اور تعاون سے کوئی ایسا مسئلہ نہیں جو حل نہ ہوسکتا ہو۔ اگر تعاون ہو تو سب کچھ ہوسکتا ہے۔ ہاں اگر لڑنا ہو تو سوکنوں کی طرح لڑتے رہیں تو کبھی نہیں ہوسکتا۔

مجلس سوال و جواب

❁ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مربیان کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

☆ ایک مربی سلسلہ نے سوال کیا کہ بعض بڑی عمر کے احباب کے خلاف کوئی جماعتی کارروائی ہوتی ہے تو جہاں وہ خود پیچھے ہٹتے ہیں وہاں وہ اپنے بچوں کو بھی ساتھ لے جاتے ہیں، اُن کو سمجھانے کی کوشش کرنے کے باوجود وہ سمجھتے نہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر کوئی بھی ممبر غلط کام کرتا ہے اور اُس کے خلاف جماعتی کارروائی اِس لئے ہوتی ہے کہ اس کی اصلاح ہو۔ اگر بجائے اصلاح کے احساس کے اُس میں بغاوت زیادہ اُبھرتی ہے تو پھر اُس کے لئے آپ دعا کرسکتے ہیں، اُس کو سمجھاتے رہیں۔ آپ کا کام سمجھانا ہے۔ مستقل مزاجی سے سمجھانا کام ہے۔ نہ نااُمید ہونے کی ضرورت ہے اور نہ تھکنے کی، 99 فیصد لوگوں کی اصلاح تو ہوجاتی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اگر کوئی ایسا ایک آدھ ہوتا ہے جس کی اصلاح نہیں ہوتی تو اس کے بچوں سے اگر وہ نوجوان ہیں تو آپ تعلق رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں نے یوکے میں نوجوان مربیوں سے براہ راست ہدایت دے کر تجربہ کروا کے دیکھا ہے جو اسی طرح بگڑے ہوئے تھے۔ ان کے نوجوان بچوں سے جب رابطہ کیا گیا تو آہستہ آہستہ جب بچے قریب آ رہے تھے تو ماں باپ کی انہوں نے آپ ہی اصلاح کرلی۔

وہاں بعض نوجوان جو ہیں ان کو عہدیداروں سے شکایات ہیں اور وہ زیادہ خراب ہونے والے لوگ ہیں۔ بڑوں کی بات نہ کرو۔ نوجوان زیادہ ایسے ہیں جن کو اپنے بڑوں سے شکایات ہیں یا عہدیداروں سے شکایات ہیں جس کی وجہ سے وہ پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ پھر وہ آہستہ آہستہ بہت دُور چلے جاتے ہیں۔ جب نوجوان مربیان سے مَیں نے کہا کہ ان کو قریب لاؤ تو وہ ان سے رابطہ کرکے ان کو قریب لے کے آئے تو آہستہ آہستہ ٹھیک ہوگئے۔ بلکہ کینیڈا میں بھی ایک ایسی فیملی تھی جو بالکل ہٹ گئی تھی۔ وہاں مسجد کے دورہ کے بعد اب مجھے وہاں سے رپورٹ ملی ہے کہ وہ لڑکا جو بالکل پیچھے ہٹ گیا تھا خود ہی دوبارہ مسجد آنا شروع ہوگیا ہے اور Active ہوگیا ہے۔ اصلاح کے لئے تو مستقل مزاجی ضروری ہے اور دعا ضروری ہے۔ اس کے بعد معاملہ خدا پر چھوڑیں۔ آپ بچانے کی اپنی پوری کوشش کریں۔

خطبہ جمعہ سننے کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مبلغ انچارج صاحب کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ کے پاس مربیان کی طرف سے اور سیکرٹریان تربیت کی طرف سے رپورٹ آنی چاہئے کہ جمعہ ختم ہونے کے بعد کتنے لوگ مساجد میں بیٹھ کر خطبہ Live سنتے ہیں۔ جو گھروں میں جانے والے ہیں وہ سُن کر جایا کریں یا پھر گھر جا کر سنیں۔ لوگوں کو تحریک کیا کریں کہ خطبہ جمعہ مسجد میں سنیں یا پھر گھر جا کر سنیں۔

جرمنی میں اللہ کے فضل سے کافی لوگ سنتے ہیں۔ آپ کا کام ہے کہ فیڈ بیک لیا کریں توجہ دلاتے رہا کریں۔

☆ ایک مربی سلسلہ نے سوال کیا کہ بعض ایسے علاقے ہیں جہاں پر صرف جماعت احمدیہ کی مسجد ہے، بعض اوقات غیر احمدی پوچھتے ہیں کہ کیا ہم آپ کی مسجد میں اعتکاف بیٹھ سکتے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ان سے کہیں کہ ہماری مسجدیں پہلے ہی اتنی چھوٹی ہیں کہ مسجد میں دو چار کی ہی گنجائش ہے کہ وہ بیٹھ سکیں۔ دوسرا یہ کہ ہمارے کچھ قواعد وضوابط ہیں ان کی آپ پابندی کریں گے یا نہیں؟ پہلے ہم نے ترجیح بہرحال اپنی جماعت کے افراد کو دینی ہے۔ اُن سے کھل کر بات کرلیں۔ اس کے بعد دیکھیں گے۔ آپ اگر ان شرائط پر آنا چاہتے ہیں تو پھر بتائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب مَیں جیل گیا ہوں تو وہاں ایک قیدی میرے ساتھ تھا تو وہ مجھے کہانیاں سنانے لگ گیا۔ مَیں نے پوچھا تم جیل میں کیوں آئے؟ اُس نے کہا مَیں نے قتل کردیا تھا۔ مَیں نے پوچھا کس طرح قتل کردیا تھا۔ وہ کہتا مَیں رمضان کے مہینے میں اعتکاف میں بیٹھا ہوا تھا تو قتل ہوگیا۔ مَیں نے پوچھا اعتکاف پہ کس طرح قتل ہوگیا۔ وہ کہتا کیونکہ ہماری دشمنیاں چلتی ہیں تو مَیں نے اپنی کلاشنکوف (Gun) بھی ساتھ ہی رکھی ہوئی تھی۔ حالانکہ مسجد میں اس Gun کا کیا تعلق؟ تو کہتا کہ میرا دشمن باہر آیا تو مَیں نے سوچا کہ یہ کہیں مجھ پر حملہ نہ کرلے تو اس سے پہلے کہ وہ حملہ کرے مَیں نے اُسی کو مار دیا۔ تو ایسے اعتکاف والے ہمیں نہیں چاہئیں۔

☆ ایک مربی سلسلہ نے سوال کیا کہ جب افراد جمات اپنے راز Share کرتے ہیں تو کب تک اُن کے رازوں پر پردہ پوشی کرنی ہے اور کب رپورٹ کرنا ضروری ہوجاتا ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اگر تو جو راز وہ Share کرتے ہیں، اُن کی ذاتی برائیوں اور نقائص ہیں تو اس وقت پردہ پوشی کریں۔ اگر وہ نقص یا برائی پھیل رہی ہے اور جماعت میں جا رہی ہے تو اس کو سمجھائیں اور پھر جو متعلقہ شخص آپ سمجھتے ہیں کہ اس کی اصلاح کرسکتا ہے اُس کو بتادیں۔ اس کو پھیلانا نہیں ہے۔ پردہ پوشی کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں میں جا کر باتیں نہ کرو۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ جماعتی مفادات کو داؤ پہ لگادو۔

کوئی بھی بیماری ذاتی بیماری کی حد تک ہو تو اس کی اصلاح کرنے کی کوشش کریں اور اس کو سمجھائیں۔ لوگ بیماریوں کو دُور بھی کردیتے ہیں۔ لیکن جب وہ جماعتی بیماری بننی شروع ہوتی ہے، قومی بیماری بننی شروع ہوتی ہے وہاں آپ نے اصلاح کے لئے پوری کوشش کرنی ہے۔ ایک تو ماشاء اللہ پڑھے لکھے آدمی ہیں۔ عقل اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔ نوجوان ہو تو اُس کے حساب سے سوچ کر فیصلے کیا کرو۔

اگر باہر بھی کسی کو اصلاح کے لئے بتانا ہے تو ہر جگہ ذکر نہیں کرنا، برائی کو پھیلانا نہیں ہے۔ اسی لئے زنا کی سزا کے لئے کیوں اتنی شرطیں ہیں؟ چار گواہ کون لائے گا، کہاں دکھاؤ گے۔ اس کا مطلب یہی ہوگا کہ کوئی سڑک پر بیٹھ کر زنا کرے تب ہی آپ اس کو زنا سمجھیں گے۔ نہیں تو نہیں سمجھیں گے۔ اصول یہی بتادیا کہ فحشاء کو پھیلانے سے بچانے کے لئے تم نے آگے ذکر نہیں کرنا۔ اسی لئے اُسی حد تک بچاؤ۔

☆ ایک مربی سلسلہ نے سوال کیا کہ بعض دفعہ ہماری مساجد میں غیر احمدی مسلمان آتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ اُن کا اسلامی نکاح پڑھا دیا جائے۔ ملکی ادارہ کے تحت تو وہ نکاح کرچکے ہوتے ہیں۔ صرف برکت کی خاطر باقاعدہ اسلامی طریق پر اعلان اور دعا کروانا چاہتے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر آپ سے پڑھانے آتے ہیں تو ٹھیک ہے کردیں۔

آپ میں سے کوئی شخص کسی غیر احمدی مولوی سے نکاح نہ پڑھانے چلا جائے۔

مَیں گھانا میں تھا تو کئی غیر احمدی میرے پاس آتے تھے کہ ہم نے زکوٰۃ دینی ہے۔ مَیں کہتا تھا کہ اپنے مولویوں کو جا کے زکوٰۃ دو۔ وہ کہتے تھے کہ ہمیں پتہ ہے کہ ہمارے مولویوں نے کھا پی جانی ہے۔ آپ لوگ صحیح استعمال کرتے ہیں اس لئے آپ کو دینی ہے اور کئی لوگ دے کر جاتے تھے اور ہم وصول کرلیتے تھے۔ اور اُن کو رسید بھی دے دیتے تھے کہ آپ نے اتنی زکوٰۃ دی ہے۔ وہ لی جاسکتی ہے تو نکاح بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

☆ ایک مربی سلسلہ نے سوال کیا کہ یہاں اکثر جگہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ کا خلاصہ، رپورٹ کی شکل میں پڑھ کر سنایا جاتا ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مَیں نے وہاں بھی یہ کہا تھا اور آپ لوگوں کو بھی یہ ہدایت دی ہے کہ اگر لوگوں میں میرا خطبہ سننے کی دلچسپی پیدا کرنی ہے تو اپنے خطبے زیادہ لمبے نہ دیں۔ دس سے پندرہ منٹ کا خطبہ ہو اور اُس میں اپنے مقامی حالات کے مطابق جو ہدایات دینے والی باتیں ہیں نصیحت کرنے والی باتیں ہیں وہ کریں اور اگر اس سے قبل کے میرے خطبہ میں کوئی ایسی باتیں ہیں جو اُن لوگوں کے ماحول اور جماعت کے حالات کے مطابق اُن باتوں کو دوبارہ کہنا ضروری ہے یا یاددہانی کروانا ہے تو اُس کے اوپر نوٹس لے کر دے دیا کریں۔ یہ تو مَیں نے کہا ہی نہیں ہوا کہ اسی کو دہرایا کریں۔ ہاں یہ کہا ہوا ہے کہ اس میں بعض باتیں explain کرنے کے لئے ہوتی ہیں، انہیں explain کردیا کریں اور وہاں کے جو مقامی issues ہیں ان کو آپ آٹھ دس منٹ میں بیان کیا کریں اور پھر یہ تحریک کیا کریں کہ تم خطبہ جا کر سنو۔

آپ لوگوں کو MTA سے، خطبہ سے Attached کردیں تو آپ کے بہت سارے issues کم ہوسکتے ہیں۔ مَیں نے کب کہا ہے کہ آپ پکڑ کر کہانی سنا دیا کریں اور اُس کو پھر آپ لوگ اسی طرح پڑھتے ہیں جس طرح وقف نَو میں بچے تقریر کر رہے ہوتے ہیں۔ اطفال الاحمدیہ کی طرح تقریر نہیں کرنی۔ خطبہ کے Points بتایا کریں۔

☆ ایک مربی سلسلہ نے سوال کیا کہ اگر ایک فریق آئے اور کہے کہ دوسرے فریق نے زیادتی کی ہے تو مربی کا ردّعمل کیا ہونا چاہئے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کے پاس ایک فریق آتا ہے جس نے لڑائی کی ہے تو آپ اس کو سمجھائیں کہ تم حوصلہ دکھاؤ اور صبر کرو اور دعا کرو۔ اس کو بتاؤ کہ یہ میرا معاملہ نہیں ہے، یہ اصلاحی کمیٹی کا معاملہ ہے یا تو تم اپنے صدر جماعت کو بتاؤ کہ اصلاحی کمیٹی میں بلا کر دونوں کی اصلاح کریں اور صلح صفائی کروادیں۔ یا امور عامہ کا معاملہ ہے، اُن کو دے دیں۔ آپ کا کام ہے تربیت کرنا اور تبلیغ کرنا۔ آپ جماعت کی اصلاحی کمیٹی کے ممبر بھی ہیں۔ بحیثیت اصلاحی کمیٹی کے ممبر ہونے کے آپ اصلاح کی طرف بھی توجہ دے سکتے ہیں۔ کیونکہ مربی کو دین کا علم

زیادہ ہونا چاہئے اور ہوتا ہے اور اگر اس سے بڑھ کے بات ہو چکی ہے جو امور عامہ میں جانی ہے۔ پھر وہ صدر جماعت کو اور امور عامہ کو رپورٹ کرے اور اگر قضاء کا معاملہ ہے تو قضاء میں جائیں۔ ان فریقوں کو آپ نے دیکھ کے، اس کے مطابق ہر ایک کو ڈیل (Deal) کرنا ہے۔ آپ کے پاس جو بھی آتا ہے آپ نے اُسے سمجھانا ہے کہ جماعتی نظام یہ کہتا ہے۔ پہلے اپنے آپ کو جماعتی نظام سے Well-Versed کرو۔ آپ کو پتہ ہونا چاہئے کہ قواعد کیا کہتے ہیں۔ آپ قواعد پڑھیں۔ قواعد کا علم ہو۔ پھر تربیت کے لحاظ سے آپ کی کیا ذمہ داریاں ہیں۔ یہ پتہ ہونا چاہئے۔ پھر اس کے مطابق آپ نے ہر انفرادی کیس کو ڈیل کرنا ہے۔ اصولی اجازت تو نہیں مل سکتی ہے تو ہر کیس کی مختلف صورتحال ہے کہ آپ نے کس طرح کرنا ہے۔

ایک شخص ایسا ہے کہ کسی سے چپیڑ کھا کر آیا ہے۔ اُس نے کہا کہ میرے پر دوسرے شخص نے زیادتی کی ہے۔ اب چپیڑ مارنے والے کو بلالیں اور دونوں کو سمجھائیں تو چپیڑ مارنے والا کہتا ہے غلطی ہوگئی، معافی مانگ لی۔ دونوں کی صلح کرادی، گلے ملادیا۔ چلو مسئلہ حل ہوگیا۔

ایک نے کسی کا بڑے عرصہ سے حق دبایا ہوا ہے۔ بڑے عرصہ سے دلوں میں رنجشیں پل رہی ہیں۔ لڑائی جھگڑا ہوگیا، تُو تکار ہوگئی، گالی گلوچ ہوگئی۔ یہاں جس طرح ایک مسجد میں واقع ہوا تھا۔ دو پارٹیاں بن گئی تھیں۔ میں نے اُن کو بین (Ban) بھی کردیا تھا۔ تو اس طرح کا معاملہ امور عامہ کے پاس جانا چاہئے۔ پھر اگر اس سے بڑھ کے پرانی رنجشیں چل رہی ہیں اور کسی نے، کسی پر Taunt کردیا اور اُن کے معاملے قضاء میں چل رہے ہیں تو پھر اُس کو سمجھائیں کہ تم نے غلط کیا ہے، تمہارا قضاء میں معاملہ چل رہا ہے۔ قضاء سے فیصلہ کرواؤ اور اس کی تعمیل کرو۔

مسئلہ یہ ہے کہ آپ نے جو محبت، بھائی چارہ، رُحَمَآءُ بَیْنَہُمْ کی تعلیم ہے وہ اُن کو سمجھانی اور بتانی ہے۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں امیر صاحب جرمنی نے عرض کیا کہ ایک جماعت میں ایک مربی تھے اور کام اچھا چل رہا تھا۔ تو میں نے سوچا کہ سب ٹھیک ہوگا۔ پھر دستور کے مطابق کچھ تبادلے ہوئے اور ایک نئے مربی جب وہاں آئے تو یکدم مجھے لگا کہ بہت سارے مسائل شروع سے ہی وہاں پر موجود تھے۔ مگر اب لوگوں نے نئے مربی سے رابطہ کرنا شروع کیا اور ان مسائل کا بھی پتہ چلنا شروع ہوا اور حل بھی ہوتے گئے کیونکہ نئے مربی زیادہ Open minded تھے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ کچھ ایسے نوجوان مربیان ہیں جن میں لوگوں میں مل جل کر رہنے کی صلاحیت ہے اور لوگ اس مربی سے مل کر اپنے مسائل کا حل کرنے بھی آتے ہیں جو Open minded ہو اور جو لوگوں سے مل جل کر رہنے کی کوشش کرے اور یہی میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ مربی کو Open minded ہونا چاہئے اور اپنے نمونے قائم کرنے چاہئیں۔ اور جب وہ اپنا یہ تأثر قائم کرلیں گے کہ وہ لوگوں کے ہمدرد ہیں تو اور لوگوں کو یہ پتہ چلے گا کہ مربی سے رابطہ کرسکتے ہیں تو لوگ آکر مربی سے بات بھی کرنا پسند کریں گے اور اپنے نمونے قائم کرنے کے بعد لوگوں سے بھی توقع رکھ سکتے ہیں کہ وہ اپنی اصلاح کریں۔

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مبلغین کرام کی یہ میٹنگ قریباً آٹھ بجے تک جاری رہی۔

بعد ازاں تمام مبلغین نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ شرف مصافحہ حاصل کیا اور گروپ تصاویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔

....

جماعتی کچن کا معائنہ

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''بیت السبوح'' میں واقع جماعتی کچن کے معائنہ کے لئے تشریف لے آئے۔ اس وقت رات کا کھانا تیار کیا ہوا تھا۔ تنور کی روٹی تیار کی گئی تھی۔ حضور انور نے روٹی کا ایک ٹکڑا لیا اور تناول فرمایا اور دریافت فرمایا کہ کہاں تیار کی گئی ہے۔ اس پر کارکنان نے بتایا کہ کچن کے اندر یہ تنور لگا ہوا ہے اس میں تیار کی گئی ہیں۔

حضور انور نے ڈائننگ ہال کا بھی معائنہ فرمایا جہاں احباب کھانا کھاتے ہیں۔ حضور انور کچھ دیر کے لئے شعبہ ضیافت کے دفتر میں بھی تشریف لے گئے۔

....

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت درج ذیل 29 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی:

(بچے) صبیح احمد، علیم احمد، تنزیل ساحر، فیضان احمد، حازق محمود، شائق محمود، آشام محمود، علی راشد کابلوں، عبدالصمد بسرا، فاران ذکا، دانش مرزا وود، رائے ضوریز ارسلان۔

(بچیاں) آئشہ محمود، ماہم بصیر ملک، بریرہ اظہر، ہبۃ الصبور ملک، تمثیلہ مریم، عمائلہ سجاد، سلمیٰ قاضی، بانیہ احمد، مہر محمود، ہانیہ بسرا، سبرینا ورک، ثمین احمد، شافیہ رانا، ردا مسعود، ہبہ مسعود، زارا آصف، ساریہ وودو۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

بقیہ جلسہ سالانہ سرینام از صفحہ 15

سو اسّی (180) افراد جماعت جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے۔ ہالینڈ اور ٹرینیڈاڈ سے تین، تین اور گیانا سے پانچ افراد جلسہ میں شامل ہوئے۔ یوں خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلی بار ہمارے جلسہ کی حاضری پانچ سو سے زائد ہوئی۔ **الحمد للہ علیٰ ذالک**۔ امریکہ، ہالینڈ اور گیانا کے سفیروں کی طرف سے مبارکباد کے خطوط موصول ہوئے۔ گیانا ایمبیسی کے دو نمائندے جلسہ میں شامل ہوئے۔

نمائش، بک سٹال

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس جلسہ کے ساتھ جماعت کی ساٹھ سالہ تاریخ کی تصویری نمائش کا اہتمام کیا گیا۔ جماعت کی طرف سے شائع شدہ منتخب آیات قرآنی کے سو سے زائد نمونے قرینے سے نمائش کیلئے رکھے گئے۔ ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کے 35 مختلف زبانوں میں تراجم، کتاب Pathway to Peace کے مختلف تراجم اور گزشتہ چند سالوں میں وکالت اشاعت لندن کی طرف سے شائع شدہ مختلف زبانوں کی نئی کتب نمائش کے لئے رکھی گئیں۔ اس نمائش کو مہمانوں نے بہت دلچسپی سے دیکھا اور تبلیغ اسلام کے لئے جماعت کی عالمی کوششوں کو سراہا۔

جلسہ کے موقعہ پر جماعتی کتب کا سٹال بھی لگایا گیا جس میں جماعت کی طرف سے شائع شدہ کتب رکھی گئیں، نیز مختلف موضوعات پر نئے شائع شدہ فولڈرز تمام مہمانوں کو دیئے گئے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارا یہ جلسہ ہر لحاظ سے انتہائی کامیاب رہا۔ شاملین نے پروگرام کے معیار اور نظم وضبط کی بہت تعریف کی۔

امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو ختم نبوت کے حوالے سے ایک کتاب شائع کرنے کی توفیق ملی۔ اس کتاب میں بزرگان سلف کا عقیدہ اور جماعت احمدیہ کا مؤقف قرآن مجید، احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں درج کیا گیا ہے۔ کتاب میں شامل تمام حوالے مکمل چھان بین اور تسلی کے بعد شامل کئے گئے ہیں۔ جتنے بزرگان کے حوالے کتاب میں شامل ہیں اُن سب کا مختصر تعارف بھی درج کیا گیا ہے۔

1953ء میں ملک میں پہلے مبلغ کی آمد سے لے کر 2016ء کی پہلی سہ ماہی تک جماعت کی تاریخ کا ترجمہ کیا گیا ہے، جس میں تمام ضروری تصاویر شامل کی گئی ہیں۔ جن پرانے معروف افراد کو مبلغین کی طرف سے قرآن مجید اور جماعتی لٹریچر دیا گیا ان افراد کا مختصر تعارف کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔

علاوہ ازیں جماعت کو مختلف موضوعات پر چار فولڈرز شائع کرنے کی توفیق ملی۔

1. De Heilige Profeet Mohammed, de boodschapper voor de mensheid
(The Holy Prophet Muhammad (Peace be upon him) The Messenger For All Mankind)
2. De Heilige Qor'aan, een leidraad voor de mensheid
(The Holy Qur'an, A Guidance For All Mankind.)
3. De islamitische sluier . (The Islamic Veil)
4. Islam, een nieuwe benadering. (Islam: A fresh perspective)

پریس کانفرنس و میڈیا کوریج

29 اگست بروز پیر صبح دس بجے مسجد میں پریس کانفرنس ہوئی۔ محترم صدر صاحب جماعت سرینام نے جلسہ سالانہ کے پروگرامز کی تفصیل بتائی، شامل ہونے والے مہمانوں کے پیغامات کے بارے میں بتایا۔ محترم اظہر حنیف صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد بتا کر جلسہ سالانہ کے نظام کی تفصیل بتائی، اور انسانیت کو توحید کے جھنڈے تلے جمع کرنے کے لئے جماعت کی مساعی کا تذکرہ کیا۔ یہ پریس کانفرنس 50 منٹ تک جاری رہی۔ اس پریس کانفرنس کے بعد ایک ٹی وی چینل کے نمائندے نے محترم صدر صاحب جماعت کا علیحدہ تفصیلی انٹرویو لیا۔

اس کانفرنس کا خلاصہ اور محترم صدر صاحب کا انٹرویو اسی شام مختلف ٹی وی چینلز نے اپنی خبروں میں نشر کیا، اور آن لائن اخبارات نے مع تصویر شائع کیا، اور اگلے دن ملک کے تینوں اخبارات میں جلسہ کے کامیاب انعقاد اور پوچھے گئے سوالات کے جوابات کا خلاصہ شائع ہوا۔

30 اگست 2016ء کو مہمانوں کے ساتھ شہر سے 50 کلومیٹر دور ایک صحت افزا مقام (Bigi Krutu) پر پکنک کا اہتمام کیا گیا۔ بیرون ملک سے تشریف لانے والے مہمانوں سمیت 70 افراد جماعت اس پروگرام میں شامل ہوئے۔

31 اگست کو صبح دس بجے (Radio Radika) ''ریڈیو رادیکا'' پر مبلغین کے لائیو انٹرویو کا پروگرام تھا۔ مولانا اظہر حنیف صاحب، مولانا عبدالرحمٰن صاحب، مولانا مقصود احمد صاحب اور خاکسار اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ تقریباً چالیس منٹ کے اس لائیو انٹرویو میں انہوں نے جلسہ سالانہ کے پروگرام کی تفصیل، اسلام میں عورت کا مقام، جماعت کے مقاصد، اور عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر قربانی کے حوالے سے سوالات کئے۔ اس انٹرویو کے بعد انہوں نے خواتین سے بھی بات کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ اگلے دن لجنہ کی چار ممبرات انٹرویو کے لئے سٹوڈیو گئیں۔ اور اسلام میں عورت کی حیثیت، عورتوں کے حقوق، حصول تعلیم کی اجازت، پردے وغیرہ کے حوالے سے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے۔ یہ انٹرویو بھی ریڈیو پر لائیو نشر ہوا۔ نیز مبلغین کا انٹرویو 3 ستمبر بروز ہفتہ شام 7 بجے اور لجنہ کا انٹرویو اتوار 4 ستمبر کو شام سات بجے (Radika Tv Ch.14) رادیکا ٹی وی پر نشر ہوا۔

اللہ کے فضل سے پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک اور سوشل میڈیا پر ہمارے جلسے اور دیگر پروگرامز کو وسیع شہرت اور غیر معمولی کوریج ملی، اور مورخہ 16 اگست 2016ء سے 4 ستمبر تک 60 بار سرینام اور ہالینڈ میں جماعت اور جلسہ کی خبر شائع ہوئی، اور لاکھوں افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔ ایمرانڈین وفد کی ہمارے پروگرام میں شمولیت کو میڈیا نے خاص طور پر کوریج دی، اور تمام اخبارات نے لکھا کہ ایمرانڈین لوگ پہلی بار کسی مسلمان تنظیم کے پروگرام میں باضابطہ طور پر شامل ہوئے ہیں جو بہت ہی قابل تعریف اور حوصلہ افزا بات ہے۔

قارئین الفضل کی خدمت میں جماعت سرینام کے نفوس واموال اور اخلاص میں برکت، نیز جلسہ کے دور رس اور دیرپا شیریں نتائج کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خلافت کی برکت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''خلافت کی برکات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بعض دفعہ بظاہر ہر نصیحت عمل نہیں کررہی ہوتی لیکن جب خلیفہ وقت کی زبان سے وہی نصیحت نکلتی ہے تو اس میں اللہ تعالیٰ غیر معمولی اثر پیدا کردیتا ہے۔''............(خطبات طاہر جلد 2 صفحہ 2)

جماعت احمدیہ سرینام جنوبی امریکہ کے 37 ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام۔
ایمرانڈین وفد کی پہلی بار شرکت۔ اراکین پارلیمنٹ اور سفارتکاروں کی شمولیت اور مبارکباد کے پیغامات۔
جماعت کی ساٹھ سالہ تاریخ کی اشاعت اور تصویری نمائش۔ غیر معمولی میڈیا کوریج۔

(رپورٹ: لئیق احمد مشتاق۔ مبلغ سلسلہ سرینام جنوبی امریکہ)

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سرینام کو مورخہ 26 تا 28 اگست 2016ء اپنا 37 واں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس جلسہ کے ساتھ جماعت کے قیام کی ساٹھ سالہ تقریب بھی شامل تھی۔

اس جلسہ میں گیانا، فرنچ گیانا اور ٹرینڈاڈ کے مبلغین کے علاوہ محترم مولانا اظہر حنیف صاحب مبلغ سلسلہ و نائب امیر امریکہ حضور انور ایدہ اللہ کی اجازت سے جلسہ سالانہ سرینام میں شامل ہوئے۔

جلسہ کمیٹی نے آغاز میں ماہانہ اور پھر ہفتہ وار میٹنگ کر کے جلسہ کی بھرپور تیاری کی، نیز ہفتہ وار وقار عمل بھی کیا گیا۔ مختلف عناوین پر چار فولڈرز، ختم نبوت کے حوالے سے بزرگان سلف اور جماعت کے مؤقف پر مشتمل ایک کتاب اور جماعت کی ساٹھ سالہ تاریخ کے ترجمے کا کام بھی ساتھ ساتھ جاری رہا۔ مسجد کی تعمیر و مرمت اور تزئین کے کچھ کام کروائے گئے۔

جلسہ کی تیاری کے سلسلہ میں ڈائریکٹر کلچر Mr. Stanly Sidoel، وزیر داخلہ Mr Mike Noersalim سے ملاقاتیں کر کے انہیں جماعت کا تفصیلی تعارف کروایا، قرآن مجید اور دیگر کتب پیش کیں اور جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی۔ وزارت داخلہ سے ملاقات کی رپورٹ، تصاویر، جماعت کا تفصیلی تعارف، جلسہ سالانہ کے انعقاد اور وزیر داخلہ کی شمولیت کی خبر مقامی ٹی وی، اخبارات اور آن لائن اخبارات میں بارہ دفعہ شائع ہوئی، اور بفضل خدا جلسہ سالانہ کے انعقاد سے قبل ملک کے ہر گوشے میں اس کی خبر پھیل گئی۔

12 اگست کو ملک کے ایک معروف ٹی وی چینل (ATV,Ch.12) نے (Inside Britain's Biggest Mosque run by Ahmadiyya Muslims) نامی دستاویزی فلم نشر کی جسکا دورانیہ 45 منٹ تھا۔ اس ڈاکومنٹری سے بھی جماعت کا نام اور کام کثیر تعداد تک پہنچا۔

جلسہ سالانہ کے لئے ایک دیدہ زیب دعوت نامہ تیار کر کے کثرت سے تقسیم کیا گیا۔ حکومتی افسران، سفارتخانوں اور مختلف مذہبی تنظیموں کو جماعت کے تعارفی خط کے ساتھ جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ جلسہ کے لئے سائبان تیار کئے گئے، مسجد اور جلسہ گاہ کو انتہائی خوبصورتی سے آراستہ کیا گیا۔ لجنہ کے لئے مسجد سے ملحقہ ہال کو آراستہ کیا گیا اور بڑی سکرین کے ذریعہ جلسہ کی کارروائی دکھانے کا انتظام کیا گیا۔ کھانے کے لئے الگ سائبان تیار کروایا گیا، جس میں کرسیاں اور میز ترتیب سے رکھے گئے۔ جماعت کے قیام کے ساٹھ سال پورے ہونے کی خوشی میں کچھ سوینئر خصوصی طور پر تیار کروائے گئے۔ نیز دو بڑے اور چار چھوٹے خوبصوت بینر تیار کروائے گئے۔

امسال پہلی بار ایک ایمرانڈین گاؤں (Pikin Poika) ''پکی پوئیکا'' سے رابطہ ہوا، جو ڈسٹرکٹ (Wanica) ''وانیکا'' میں واقع ہے۔ 20 اگست کو جماعتی وفد نے اس گاؤں کا دورہ کیا۔ گاؤں کی چیف خاتون ''مس جان واندر بوش'' (Miss Joan van der Bosch) سے ملاقات کی اور انہیں جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی۔

ایمرانڈین کے معروف ریڈیو (Koyeba) سے مورخہ 25 اگست کی شام پانچ بجے نصف گھنٹے کا پروگرام کیا گیا، جس میں جماعت کا تعارف کروایا گیا، اور جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد بیان کئے گئے، اور عوام الناس کو جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ 22 اگست کو جماعتی وفد نے یونیورسٹی آف سرینام کے تین پروفیسرز سے ملاقات کی جماعت کا تعارف کروایا، ہر ایک کو ڈچ ترجمے والا قرآن مجید اور لٹریچر پیش کیا اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت دی۔ اس موقعہ پر یونیورسٹی کی لائبریری کے لئے بھی جماعتی کتب کا سیٹ پیش کیا گیا۔ 23 اگست کو ایک جرنلسٹ نے محترم صدر صاحب کا انٹرویو لیا، جس میں جلسہ کے اغراض و مقاصد اور پروگرام کی تفصیل پوچھی۔ یہ انٹرویو 26 اگست کو مختلف ٹی وی چینلز نے اپنی خبروں میں نشر کیا۔

جلسہ کے پہلے روز 26 اگست کو نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی، نماز فجر کے بعد درس ہوا۔ مقامی وقت کے مطابق دن نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ لائیو سنا گیا۔

افتتاحی اجلاس میں تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے حاضرین کو خوش آمدید کہا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالے سے جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ اس کے بعد محترم رفیع احمد صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا جو مکرم شمشیر علی شیخ علی بخش صاحب صدر جماعت سرینام کے نام تھا۔ حضور انور نے اس پیغام میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کے بعد فرمایا:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام

''آپکو جماعت احمدیہ سرینام کا جلسہ سالانہ 26 تا 28 اگست 2016ء منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپکے اس جلسہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اس کی روحانی برکات سے کما حقّہ فیضیاب ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے ہادی کامل صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے اور پھیلانے کے لئے بھیجا ہے۔ اور آپ کو یہ توفیق دی ہے آپ اس کی جماعت میں شامل ہیں۔ یہ ایک اعزاز ہے اور ایک انفرادیت ہے جو آپ پر ایک ذمّہ داری ڈالتی ہے کہ آپ نے بیعت کر کے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو عہد کیا ہے تو اس عہد کا پاس کرتے ہوئے، اس کی حفاظت کرتے ہوئے، اپنے اندر روحانی تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق کے بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے ہیں۔ ہمیشہ مدنظر رکھیں کہ احمدی جس جس ملک میں آباد ہیں وہ احمدیت کے سفیر ہیں۔ دنیا کی نظر آپ پر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کے قریب لانے کا دعویٰ تب سچا ہو سکتا ہے جب آپ کے اندر اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کے اعلیٰ معیار قائم ہوں گے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''ہماری جماعت کو ایسا ہونا چاہیے کہ نری لفّاظی پر نہ رہے بلکہ بیعت کے منشاء کو پورا کرنے والی ہو۔ اندرونی تبدیلی پیدا کرنی چاہیے۔ صرف مسائل سے تم خدا کو خوش نہیں کر سکتے۔ اگر اندرونی تبدیلی نہیں تو تم میں اور تمہارے غیر میں کچھ فرق نہیں''۔ (ملفوظات جلد 8 صفحہ 188)

ایک اور موقعہ پر حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے...... اس سے اس کی غرض یہ کہ یہ جماعت صحابہ کی جماعت ہو...... جو لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوں چونکہ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ میں داخل ہوتے ہیں، اس لئے وہ جھوٹے مشاغل کے کپڑے اتار دیں اور اپنی ساری توجہ خدا تعالیٰ کی طرف کریں ...... تمام انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض مشترک یہی ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی سچی اور حقیقی محبت قائم کی جاوے اور بنی نوع انسان اور اخوان کے حقوق اور محبت میں ایک خاص رنگ پیدا کیا جاوے''۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 95,94)

پس آپ میں سے ہر احمدی کو اپنے اندر پاک روحانی تبدیلی پیدا کر کے دنیا کے لئے نیک نمونہ پیش کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا آپ پر بڑا احسان ہے کہ اس نے آپکو خلافت احمدیہ کے ذریعہ وحدت کی لڑی میں پرو دیا ہے، اور اس کے ذریعہ اپنے قرب کی راہیں کھولی ہیں۔ میری آپ کو یہ نصیحت ہے کہ اگر آپ دینی اور روحانی ترقی کرنا چاہتے ہیں تو اس روحانی نظام سے منسلک رہیں۔ خلیفۂ وقت سے ذاتی تعلق اور رابطہ رکھیں اور اطاعت کے معیاروں کو بلند کریں۔ خلیفۂ وقت سے جڑنے کا ایک ذریعہ MTA ہے۔ اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ خلیفۂ وقت کے خطبات اور خطابات سنیں۔ ان سے آپ کو فراست عطا ہوگی اور آپ کے علم میں اضافہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ میں سے ہر احمدی کو اس کی توفیق دے اور اسلام احمدیت کی تعلیمات کا اعلیٰ نمونہ پیش کرنے والے بنیں۔ اللہ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین''۔

حضور انور ایدہ اللہ کے اس پُرحکمت اور پُرمغز پیغام کے بعد محترم مقصود احمد منصور صاحب مبلغ سلسلہ گیانا نے ''اسلام کی نمایاں خصوصیات'' کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد ازاں بچوں کے گروپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پیش کیا۔ اس کے بعد پانچ مہمان مقررین نے حاضرین سے خطاب کیا۔ جن میں انڈین نژاد لوگوں کی سب سے معروف تنظیم CUS کے صدر، اسی طرح وزارت تعلیم کے تحت کلچرل ڈیپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر بھی شامل تھے۔ سبھی مقررین نے جماعت احمدیہ کی امن کے فروغ اور معاشرہ کی اخلاقی کردار سازی کی مساعی کو سراہا۔

دوسرا دن

دوسرے دن کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس دیا گیا۔ دوسرے دن کے اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ نظم کے بعد محترم صدر صاحب جماعت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغام کا ڈچ ترجمہ پڑھ کر سنایا۔

پروگرام کی پہلی تقریر محترم فرید جمن بخش صاحب نے ''اسلام میں جماعت احمدیہ کا مقام'' کے موضوع پر کی۔ دوسرے مقرر محترم مولانا اظہر حنیف صاحب مبلغ انچارج امریکہ نے '' خلافت حقہ اور دولت اسلامیہ'' کے عنوان پر انتہائی پُرمغز اور پُراثر تقریر کی جسے حاضرین نے بڑی توجہ اور دلجمعی سے سنا۔ بعد ازاں حارث احمد مظفر نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ پیش کیا، جس کا مقامی ترجمہ بھی سنایا گیا۔

وزیر داخلہ مسٹر مائیک نور سلیم نے آج کے پروگرام میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے شامل ہونا تھا لیکن اچانک بیماری کے باعث وہ ہسپتال میں داخل ہوگئے اور ان کی تقریر ان کے نمائندے Mr. Nasier Eskak نے پڑھ کر سنائی۔

ایمرانڈین گاؤں کی چیف (Mrs Joan van der Bosch) نے کہا، ''مولانا اظہر حنیف صاحب کی تقریر بہت ہی متأثر کن تھی، اسلام کی یہ تعلیم کہ جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اپنے بھائی کے لئے بھی وہی پسند کرو بہت خوبصورت ہے۔ آج کے پروگرام میں اتحاد، یکجہتی، ہم آہنگی اور باہمی تعاون کا جو پیغام دیا گیا وہ بہت اثر انگیز ہے۔ آپ کے دعوت نامے میں جو محبت اور امن کا پیغام تھا وہ مجھے بہت بھایا''۔

اسی طرح ممبر پارلیمنٹ اور حزب اختلاف کے رہنما مسٹر چندریکا پرساد، بین المذاہب کونسل سرینام کی صدر نے بھی خطاب کیا۔

پروگرام کے اختتام سے قبل معزز مہمانوں اور مختلف مذاہب کے دس نمائندوں کو جماعتی لٹریچر اور فولڈرز پیش کئے گئے، یہ لٹریچر اسلامی اصول کی فلاسفی، دعوت الامیر اور Pathway to Peace کے ڈچ تراجم پر مشتمل تھا۔

تیسرا دن

تیسرے دن کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد قرآن مجید کا درس دیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد پہلی تقریر محترم مولانا عبدالرحمٰن خان صاحب نے ''دعوت الی اللہ کی اہمیت اور طریق'' کے موضوع پر کی۔ جلسہ کی دوسری تقریر محترم ڈاکٹر فاروق دین محمد صاحب نے ''خلافت کی اہمیت اور برکات'' کے حوالے سے کی۔ اس کے بعد بچوں کے گروپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام پیش کیا۔ نیز تین بچوں نے سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مختصر واقعات بیان کئے۔ بعد ازاں مہمان خصوصی رکن پارلیمنٹ پروفیسر ریاض نور صاحب نے حاضرین سے خطاب کیا۔ اس کے علاوہ مختلف مساجد کے آئمہ کو اظہار خیال کا موقع دیا گیا۔

بعد ازاں جماعت کے نو بچوں کو تعلیمی اعزازات دیئے گئے۔ اختتامی دعا مولانا اظہر حنیف صاحب مبلغ انچارج امریکہ نے کروائی۔

....

خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کے تینوں دن مختلف مذاہب، رنگ اور نسل سے تعلق رکھنے والے تین سو ستر (370) مہمان شامل ہوئے۔ چھ نومبائعین سمیت ایک

باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 4

آپ لوگ، جامعہ احمدیہ کے وہ طلباء جنہوں نے سندات حاصل کی ہیں اور میدان عمل میں آئے ہیں آج آپ پر نئی ذمہ داری پڑ رہی ہے۔ اب آپ لوگ طالبعلمی کے دور سے عملی دور میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور عملی دور میں حالات مختلف ہوتے ہیں۔ اب میدان عمل میں آپ کا مختلف لوگوں سے واسطہ پڑے گا۔ اپنے بھی آپ کے مخاطب ہوں گے اور غیر بھی۔ اپنوں سے بھی آپ کو ملنا ہو گا اور غیروں سے بھی اور جیسا کہ میں نے کہا کہ اپنوں کی تربیت کی ذمہ داری بھی ادا کرنی ہو گی اور تبلیغ کی ذمہ داری بھی ادا کرنی ہو گی۔ پس یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے جو آپ پر پڑ رہی ہے۔ مختلف توقعات آپ سے مختلف طبقات کے لوگ رکھیں گے جن میں احمدی بھی شامل ہیں اور غیر بھی شامل ہیں۔ احمدی آپ کو ایک مربی اور مبلغ سمجھ کر آپ سے توقع رکھیں گے کہ جہاں آپ ان کی تربیتی ضروریات کو پورا کرنے والے ہوں وہاں اپنا نمونہ بھی اس کے مطابق دکھانے والے ہوں۔ غیر آپ سے توقع رکھیں گے کہ آپ ان کو اسلام کی صحیح تصویر پیش کریں اور بعض ایسے بھی ہوں گے جو اسلام کے خلاف دلوں میں بے انتہا رنجشیں اور کدورتیں رکھے ہوئے ہیں ان کی بھی آپ نے تسلی کروانی ہے۔ ان کو بھی جواب دینے ہیں اور ان پر اسلام کی برتری اور اعلیٰ تعلیم ثابت کرنی ہے۔ پس اس کے لئے اب آپ کو تیار ہونا ہو گا۔

سات سال آپ نے جو علم حاصل کیا جیسا کہ میں ہمیشہ کہا کرتا ہوں یہ علم حاصل کرنے کا صرف ایک شوق پیدا کرنے کے لئے ہے۔ یہ جاگ لگائی جاتی ہے۔ اس کو بڑھانا اور اس میں وسعت پیدا کرنا اور وسعت پیدا کرتے چلے جانا یہ اب آپ کا کام ہے۔ اور جس جس طرح آپ اس میں وسعت پیدا کرتے چلے جائیں گے اسی طرح آپ کو عملی میدان میں آسانیاں بھی پیدا ہوتی رہیں گی۔ اب دینی علم میں اضافہ آپ نے امتحان کے لئے نہیں کرنا۔ اب آپ نے جو پڑھنا ہے وہ امتحان دینے کے لئے نہیں پڑھنا۔ بلکہ خود کو بھی، اپنے آپ کو بھی اور دنیا کو بھی فیض پہنچانے کے لئے پڑھنا ہے۔ پس آپ کا مطالعہ اب اس سوچ کے ساتھ ہونا چاہئے۔

آپ کو دنیاوی حالات سے بھی آگاہی ہونی چاہئے تاکہ کسی مجلس میں بھی سبکی نہ ہو۔ ایک مربی اور مبلغ جب تبلیغ کے میدان میں ہوتا ہے تو وہاں اس سے مختلف سوال کئے جاتے ہیں۔ اسلام پر جو اعتراضات ہو رہے ہیں ان کے بارے میں پوچھا جاتا ہے۔ اس لئے دینی علم کے ساتھ ساتھ دنیا کا عمومی مطالعہ بھی آپ کے لئے ضروری ہے۔ اخبارات کا پڑھنا بھی ضروری ہے۔ آجکل کے جو ایشوز ہیں جن کو انہوں نے ایشو بنا لیا ہوا ہے ان کے بارے میں بھی آپ نے جس حد تک علم وسیع ہو سکتا ہے کرنا ہے۔ دنیا تباہی کے گڑھے کی طرف جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے منحرف ہو رہی ہے۔ وہ باتیں جن سے روکنے کے لئے انبیاء آئے تھے اور اسلام نے جس کی تعلیم دی ان باتوں کو سب سے زیادہ قانون کی آڑ میں رائج کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ہم جنس پرستی ہے یا اور دوسری ایسی باتیں ہیں جو آزادی کے نام پر رائج کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور حقیقت میں یاد رکھیں کہ یہ آزادی حاصل کرنے کے لئے نہیں کیا جا رہا بلکہ یہ مذہب کے خلاف ایک سوچی سمجھی سکیم ہے اور ایک کوشش ہے جو کی جا رہی ہے تاکہ ہر لحاظ سے مذہب سے آزاد کر دیا جائے۔ پس ایسے حالات میں آپ لوگوں کو جو سامنا کرنا پڑے گا اس کے لئے آپ کو علم بھی ہونا چاہئے اور جواب دینے کی صلاحیت بھی ہونی چاہئے۔ مداہنت نہیں دکھانی۔ خوف نہیں کھانا۔ لیکن ساتھ ہی حکمت سے جواب دینا ہے تاکہ آپ کو مزید جواب دینے کے مواقع ملتے رہیں۔ یہ نہ ہو کہ آپ ایسا جواب دیں جس سے آپ کے رستے میں روکیں حائل ہو جائیں اور آپ کو مزید اپنا کام کرنے کا موقع نہ مل سکے۔

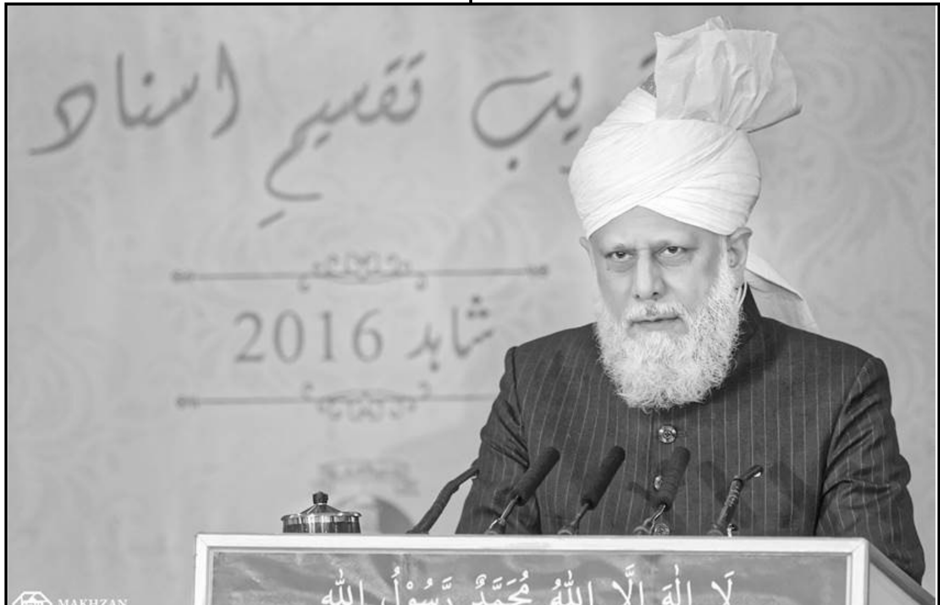

پس اس کے لئے مختلف طریقے آپ کو آزمانے ہوں گے اور جب تک ہر معاملے کا مثبت اور منفی پہلو آپ کے سامنے نہیں ہو گا آپ حقیقت میں اس کا جواب نہیں دے سکتے یا حکمت سے اس کا جواب نہیں دے سکتے۔ پس اس کے لئے کوشش کریں۔

دینی تعلیم میں اضافے کے لئے قرآن کریم کی تفسیر ہے۔ جماعت میں اس وقت جو معروف تفسیر ہے وہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے گو یہ تمام قرآن کریم کی تفسیر تو نہیں لیکن کافی حد تک ہے۔ جو دس جلدوں میں آپ نے تفسیر کی ہے اس کو ضرور پڑھنا چاہئے اور اسی تفسیر میں جن سورتوں کی تفسیر نہیں بھی ہوئی ان کی متعلقہ آیات کی تفسیر بعض دفعہ تشریح میں آ جاتی ہے۔

اسی طرح Five volume commentary میں کچھ حد تک تفسیر آ جاتی ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بعض آیات کی تفسیر کی ہے اس تفسیر کو بھی پڑھنا چاہئے۔ حضرت مصلح موعود کی تفسیر سے جہاں آپ کو تاریخی اور بعض دوسرے علمی پہلو نظر آئیں گے وہاں روحانی اور علمی پہلو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر میں آپ کو مل جائیں گے۔ اس لحاظ سے دونوں کو پڑھنا ضروری ہے۔

میں اکثر نئے فارغ ہونے والے مربیان کو یہ کہتا ہوں کہ یہ تفسیریں پڑھیں اور اپنی زندگی میں اگر اپنے دینی علم سے فائدہ اٹھانا ہے یا دینی علم کو بڑھانا ہے اور اس سے دوسروں کو فائدہ پہنچانا ہے تو یہ تفسیریں پڑھنا بڑا ضروری ہے۔ لیکن جب جائزہ لیا جائے تو جتنا مطالعہ کرنا چاہئے اتنا مطالعہ نہیں کرتے۔ پس اس طرف خاص توجہ دیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب ہیں۔ یہ نہ صرف آپ کے علم و عرفان میں اضافے کا باعث بننے والی ہیں بلکہ ایمان کو بھی مضبوط کرتی ہیں بلکہ یہی علم و عرفان جو ہے دوسروں کو فائدہ پہنچانے میں بھی بہت بڑا ہتھیار ہے بڑا کار آمد ہے۔ پس ضرور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب زیر مطالعہ رکھیں۔

جماعت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں خواجہ کمال الدین صاحب بڑے عالم گزرے ہیں جو بعد میں خلافت ثانیہ میں غیر مبائعین میں شامل ہو گئے تھے۔ حضرت مصلح موعود بیان کرتے ہیں کہ وہ کہا کرتے تھے میری کامیابی کی وجہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں ہیں۔ میں دنیا سے بحث کرتا ہوں اور لیکچر دیتا ہوں اور کوئی میرے لیکچروں کے سامنے کھڑا نہیں ہو سکتا۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے اپنے لیکچر تیار کرتے تھے۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لاتے تھے، ان سے پوچھتے تھے، کچھ درستگیاں کرتے تھے اور دوسرے لوگوں کی رائے لیتے تھے اور پھر جب ایک لیکچر تیار ہو جاتا تھا تو پھر ہندوستان کے شہروں میں دورے کرتے تھے اور وہاں وہ لیکچر دیا کرتے تھے اور بڑے کامیاب ہوتے تھے۔ ان کی کامیابی کا راز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب ہیں گو کہ بعد میں ان لوگوں کی بدقسمتی کہ انہی کتب کے خلاف چلتے ہوئے انہوں نے علیحدہ غیر مبائع کا اپنا ایک گروہ بنا لیا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے تھے کہ خواجہ صاحب کہا کرتے تھے کہ اگر اس طرح کے بارہ لیکچر انسان کے پاس ہوں جو میں تیار کرتا ہوں تو وہ انسان کامیاب ہو جاتا ہے اور کبھی کوئی دنیا میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور غیر معمولی شہرت اسے ہو سکتی ہے۔ اور جب حضرت مصلح موعود سے ان کا واسطہ تھا، رابطہ تھا تو یہ بھی خواجہ صاحب نے کہا کہ میں نے ابھی تک سات لیکچر تیار کئے ہیں اور سات لیکچر تیار کرنے کے بعد وہ یہاں یوکے (UK) میں مبلغ بن کے آ گئے لیکن ان سات لیکچروں پر ہی وہ یہاں بڑے مقبول تھے۔ بڑی مشہوری ان کی ہوئی اور بڑے کامیاب تھے۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 26 صفحہ 459) تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب ایک بڑا خزانہ ہیں۔ ان کو پڑھیں اور ان سے علم حاصل کریں اور خود اپنے نوٹس بنا کر اپنے پاس رکھیں۔ تربیتی لحاظ سے بھی آپ کے کام آئیں گے۔ تبلیغی لحاظ سے بھی آپ کے کام آئیں گے۔ پس اگر صحیح محنت کے ساتھ چند لیکچر بھی تیار ہو جائیں تو غیر معمولی اثر ہو سکتا ہے۔

پھر ایک بہت اہم بات ایک مربی اور مبلغ کے لئے یہ ہے کہ اس کو کبھی اپنے آپ کو فارغ نہیں سمجھنا چاہئے۔ یہ نہ سمجھیں کہ اب میرے پاس فارغ وقت ہے۔ مربی اور مبلغ کے پاس فارغ وقت ہوتا ہی نہیں۔ وقف زندگی آپ نے کیا ہے اور وقف زندگی کا مطلب ہی یہی ہے کہ چوبیس گھنٹے دن کے، سات دن ہفتے کے اور بارہ مہینے سال کے۔ اس لئے اس سوچ کے ساتھ آپ نے اپنی زندگی گزارنی ہے کہ میرے پاس فارغ وقت کوئی نہیں اور نہ فارغ سمجھنا چاہئے۔ جہاں فارغ سمجھیں گے وہاں دنیاوی شغلوں میں مصروف ہو جائیں گے۔ اگر دنیاوی شغل ہیں بھی، کھیل ہے یا اور تفریح ہے تو وہ بھی اس لئے ہو کہ جسم صحتمند ہو، دماغ تازہ ہو تاکہ پھر کام میں مصروف ہو جائیں۔ اگر کسی کے پاس فارغ وقت ہے اور سمجھتا ہے کہ میرے پاس کوئی کام نہیں، اول تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کام نہ ہو اور اگر سمجھتا ہے کام نہیں تو پھر کام خود نکالنا ہے اور وہ کام نکالنا مطالعہ ہے، چاہے وہ دنیاوی مطالعہ ہو یا دینی علم کا مطالعہ ہو۔

پھر آپ کی توجہ اس طرف ہونی چاہئے کہ جماعت کی تبلیغ اور تربیت کے لئے نئے نئے ذرائع سوچتے ہیں۔ ان ذرائع پر جو سوچیں اس پر پھر عمل کرنا ہے۔ کس طرح عمل کرنا ہے؟ اس کے طریقے بھی آپ نے نکالنے ہیں۔

تربیت کے لحاظ سے یہ کوشش کہ جو میرے سپرد کئے گئے ہیں میں کس طرح ان لوگوں کی تربیت کروں کہ ان کو خدا کے قریب تر کر سکوں۔ آپ نے میری پرانی تقریروں سے حوالے لے کر یہاں مختلف بینر لگائے ہیں لیکن صرف یہ لگانے کے لئے نہیں ہیں ہمیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور ظاہر ہے کہ جب آپ یہ سوچیں گے کہ کس طرح میں نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے قریب کرنا ہے تو خود بھی عبادت کی طرف توجہ پیدا ہو گی کیونکہ اگر اپنے عمل نہیں تو آپ کو کامیابی نہیں مل سکتی۔ میں نے جائزہ لیا ہے بہت سے ایسے ہیں جن کی تہجد کے وقت کی طرف توجہ نہیں۔ نوافل کی طرف توجہ نہیں۔ بلکہ فجر کی نماز میں بھی بعض سستی دکھا جاتے ہیں۔ اس سستی کو ترک کرنا ہو گا۔ اب آپ مبلغ ہیں، مربی ہیں اور یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ بہرحال آپ کو یہ احساس اپنے اندر پیدا کرنا ہو گا کہ ہم نے دنیا میں انقلاب پیدا کرنا ہے اور انقلاب آسانی سے نہیں پیدا ہو سکتے۔ پہلے اپنی حالتوں میں تبدیلی سے پیدا کئے جاتے ہیں۔

پھر تبلیغ کے ذرائع سوچنے ہوں گے اور پھر یہ دیکھنا ہو گا کہ ان ذرائع کا استعمال کس طرح کرنا ہے؟ صرف روایتی تبلیغ نہیں ہے کہ سٹال لگا لیا، پمفلٹ تقسیم کر دئیے۔ ہر جگہ، ہر ملک میں، ہر علاقے میں وہاں کے حالات کے مطابق ذرائع سوچیں تبھی آپ کی کامیابی ہو سکتی ہے۔

پھر اس کے علاوہ اپنے تعلقات بڑھائیں۔ مبلغ

کے تعلقات بھی بڑے وسیع ہونے چاہئیں اور تعلقات بڑھانے کا سلیقہ اور طریقہ بھی آنا چاہئے۔ پس ایک مربی اور مبلغ کے لئے فارغ وقت آرام کے لئے نہیں، کام کرنے کے لئے ہے۔ سوچنے کے لئے ہے۔ پڑھنے کے لئے، علم حاصل کرنے کے لئے ہے اور پھر ایک نئے ولولے اور جوش کے ساتھ اس پر عمل کرنے کے لئے ہے۔ روحانیت میں بڑھنے کی کوشش کرنی بھی ضروری ہے۔ علم میں اضافے کے لئے کوشش کرنا ضروری ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے تھے کہ تم جہاں جاؤ آگ لگا دو۔ (ماخوذ از ہدایاتِ زریں انوار العلوم جلد 5 صفحہ 599) اب یہ آگ لگانا پٹرول چھڑک کر تیلی سے آگ لگانا نہیں۔ ایک جذبہ ہو۔ ایک جوش ہو۔ آجکل تو آگ کے نام سے اگر کسی مسلمان کے حوالے سے یہ آجائے اور میڈیا میں آجائے کہ میں نے کہہ دیا کہ آگ لگا دو تو کہہ دیں گے دیکھو ہم تو پہلے ہی کہتے تھے سارے مسلمان ایک جیسے ہیں۔ یہ احمدی بھی اوپر اوپر سے کچھ ہیں اندر سے اپنے مربیوں کو کہتے ہیں آگ لگا دو۔ تو ایسی آگیں نہیں لگانیں بلکہ آگ دل میں لگانی ہے۔ ایک جذبہ ہو ایک شوق ہو تا کہ جس علاقے میں آپ جائیں ان کو پتا ہو کہ یہاں احمدی مبلغ رہتا ہے اور تبلیغ کر کے اس علاقے میں اسلام کی خوبصورت تعلیم کا چرچا کر دیں تا کہ لوگوں کی توجہ پیدا ہو۔

اسلام کی تعلیم کے ایسے پہلو ہیں کہ اگر لوگوں کو بتائے جائیں تو وہ سنتے ہیں اور تعریف کرتے ہیں۔ کینیڈا میں ایک جگہ میں نے غیر مسلموں سے خطاب کیا۔ وہاں ایک ایسا شخص بھی تھا جو کسی مذہب کو نہیں مانتا بلکہ مذہب کے خلاف تھا اور اسلام کے خلاف تو سارے ہیں ہی۔ اس کے بعد وہ کہنے لگا کہ اگر میں نے کبھی کسی مذہب کو مانا تو وہ احمدیت ہو گی۔ احمدی اسلام ہو گا۔ کیونکہ آپ کی باتوں میں ایک ایسی چیز ہے جو اسلام کے حسن کو نکھار رہی ہے۔ پس کوشش کریں کہ جس علاقہ میں بھی آپ ہوں حکمت سے اس علاقہ میں احمدیت کا تعارف کروا دیں۔ انقلاب کی بات، آگ لگانے کی کیا بات ہے۔ ابھی تو ہمارا یہ حال ہے کہ افراد جماعت اپنے اندر بھی جو انقلاب ہونا چاہئے وہ بھی پیدا نہیں کر سکے۔ مربیان ابھی تک یہی لکھتے ہیں کہ فلاں کا یہ حال ہے۔ اس کی تربیت میں کیسے کروں؟ میدان عمل میں آپ بیٹھے ہیں اور پوچھ مجھ سے رہے ہیں کہ کس طرح کروں۔ آپ نے ذرائع تلاش کرنے ہیں کہ کس طرح ہر ایک کی اپنے اپنے مزاج کے لحاظ سے تربیت کرنی ہے۔

آپ خلیفۂ وقت کے نمائندے ہیں۔ خلیفۂ وقت کی بات کو سنیں اور ایک جذبے کے ساتھ پھر اس کو آگے پھیلائیں۔ جہاں آپ تھکے کہ تربیت نہیں ہو سکتی وہیں معاملہ ختم ہو گیا۔ اس لئے تھکنا نہیں۔ اپنی جماعت کے ہر فرد کو جب تک ہماری تعلیم پر عمل کرنے والا نہیں بنا لیں، اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے والا نہیں بنا لیں چین سے نہ بیٹھیں۔ اگر افراد جماعت کی اصلاح کر لیں گے یا ان میں یہ جذبہ پیدا کر دیں گے کہ ایک احمدی کی حیثیت سے ان کی کیا ذمہ داریاں ہیں تو تبلیغ کے میدان خود بخود کھلتے چلے جائیں گے۔ جہاں افراد جماعت میں یہ جذبہ اور شوق ہے وہاں تبلیغ کے میدان خود بخود کھل رہے ہیں۔

پس یاد رکھیں کہ ہمارے سپرد بہت بڑا کام ہے اور وسائل ہمارے بہت کم ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی مدد اور دعاؤں سے آسانی اور کامیابی مل سکتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی مدد کے لئے اپنے آپ کو اس کے مطابق بنائیں۔ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کام اور پیغام کو دنیا میں پھیلانے کا وعدہ تو اللہ تعالیٰ نے کیا ہوا ہے اور یہ انشاء اللہ تعالیٰ ہو کے رہنا ہے لیکن اپنا حصہ لینے کی کوشش ہمیں کرنی چاہئے۔ ہم دوسروں کو تبھی کہہ سکتے ہیں جب ہم خود بھی کوشش کر رہے ہوں تا کہ اس کے حصہ دار بھی بنیں اور اس سے ثواب حاصل کرنے والے بھی بنیں۔

پرانے مبلغین، pioneer مبلغین جو شروع میں افریقہ میں گئے ان کے پاس تو سائیکل بھی نہیں ہوتی تھی۔ کھانا بھی مشکل سے ملتا تھا یا دودھ اگر میسر آ گیا تو ایک گلاس دودھ پی لیا یا میں نے بعض مبلغین سے مثلاً مولوی شریف صاحب سے یہ بھی سنا ہوا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ الاؤنس تو پورا ہوتا نہیں تھا تو توس پانی میں ڈبو کے کھا لیا کرتے تھے یا توس کھا لیا اور اوپر سے پانی پی لیا۔ تو یہ ان کے حالات تھے۔ جبکہ اُسی زمانے میں عیسائی مشنریوں کو تمام سہولیات میسر تھیں۔ مَیں بھی جب گھانا میں رہا ہوں تو ہمارے گھر میں رات کو جلانے کے لئے ایک کیروسین کا لیمپ ہوتا تھا اور عیسائی چرچ جو ساتھ تھا ان کے جنریٹر بھی چل رہے تھے۔ لائٹیں بھی جل رہی ہوتی تھیں۔ ان کے پاس کاریں بھی اور ٹرک بھی اور پک اَپس (Pickup) بھی اور موٹر سائیکل بھی تھے اور وہ لوگ تبلیغ کرتے تھے۔ تو یہی حال ان پرانے مبلغین کے زمانے میں تھا کہ ان کو ساری سہولتیں نہیں تھیں۔ گو شروع میں عیسائی مبلغین نے بھی بڑی قربانیاں دی ہیں اور عیسائیت کو وہاں افریقہ میں پھیلایا ہے۔ لیکن 1921ء کے زمانہ میں جب ہمارے مبلغین گئے ہیں اور اس کے بعد کے زمانے میں اس وقت عیسائی مبلغین اسٹیبلش (establish) ہو چکے تھے اور ان کے پاس تمام سہولتیں تھیں لیکن اس کے باوجود ہمارے مبلغین کی کوششیں اور دعائیں تھیں جنہوں نے وہاں ایک انقلاب پیدا کر دیا۔ یہ تھی آگ لگانا۔ خود عیسائیوں نے اعتراف کیا کہ ہماری ترقی میں اب احمدی مبلغین روک بن رہے ہیں اور جس تیزی سے عیسائیت پھیل رہی تھی وہ رک گئی ہے بلکہ مغربی افریقہ میں ویسٹ کوسٹ کے سارے علاقہ میں عیسائیوں کی اکثریت تھی اور انہی میں سے احمدی ہوئے ہیں۔ گھانا کی لاکھوں میں بہت بڑی تعداد جو شروع کے احمدیوں کی تھی وہ عیسائیوں میں سے احمدی ہوئے تھے۔ پس بغیر کسی سہولت کے انہوں نے ایک انقلاب پیدا کیا۔ اگر جذبہ ہو، محنت ہو اور دعا ہو، اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو جو بہت ضروری ہے تو پھر انقلاب پیدا ہو سکتا ہے۔ ہر نسل پہلے سے بڑھنے والی ہو تو پھر ترقی قائم رہ سکتی ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں آپ کو ماننے والے جو لوگ تھے وہ ملیریا کے مریض بڑے غریب لوگ تھے۔ علاقے میں مچھر تھے۔ ہر ایک کو ملیریا بخار ہوتا تھا۔ جن کو ملیریا ہوا ان کو پتا ہے کہ کس طرح کمزوری ہو جاتی ہے۔ غربت کی وجہ سے خوراک بھی کوئی نہیں تھی۔ ایک وقت شاید روٹی ملتی ہو مگر اخلاص اور قربانی اس قدر تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان سے کوئی لفظ سنتے۔ حکم ہوتا کہ آج فلاں کام کر کے آؤ تو فوراً تعمیل کرتے اور راتوں رات اسی حالت میں پیدل ہی بٹالہ یا گورداسپور یا امرتسر پہنچ جاتے اور کام کر کے واپس آتے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں اور یہ بڑی صحیح بات ہے کہ اگر ہمیں ترقی کرنی ہے اور اگر ہماری ترقی ہے تو یہ ہے کہ ہم اس سے زیادہ سفر کرنے والے ہوں۔ اس سے زیادہ اپنے آپ کو مشکلات برداشت کرنے کے عادی بنانے والے ہوں اور اگر یہ نہیں ہے تو پھر قابل فکر بات ہے۔ (ماخوذ از انوار العلوم جلد 18 صفحہ 474)

بعض مبلغین ایسے بھی ہیں اور آپ لوگوں کو پہلے ہی سوچ لینا چاہئے کہ آپ نے ایسے نہیں ہونا جو اپنی جگہ پر بعد میں پہنچتے ہیں اور پہلے ہی کار کا مطالبہ کر دیتے ہیں۔ ٹھیک ہے کام میں تیزی پیدا کرنے کے لئے آجکل کے جو ذرائع ہیں یہ ضروری ہیں اور اگر جماعت afford کر سکتی ہے تو ان کا استعمال کرنا چاہئے۔ لیکن واقف زندگی کی طرف سے مطالبات نہیں ہونے چاہئیں۔ اگر یہ چیزیں نہ ہوں تو روک نہیں بنی چاہئیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ پرانے مبلغین نے سائیکلوں سے ہی ایک انقلاب پیدا کر دیا تھا۔ لوگ سائیکل کے پیچھے بیٹھ کر جاتے تھے یا پیدل چل کر جاتے تھے۔ بعض دفعہ جنگلوں میں ان کو بڑے بڑے سخت حالات کا سامنا کرنا پڑا لیکن اللہ تعالیٰ کی مدد سے یہ کامیاب ہوئے۔ مقامی امراء کو بھی مبلغین کا خیال رکھنا چاہئے اور سہولتیں دینی چاہئیں اور مرکز کو بھی خیال رکھنا چاہئے اور بغیر کسی مطالبہ کے سہولتیں دینی چاہئیں۔ بجائے اس کے کہ ان کو مطالبہ کرنے والا بنائیں، جس حد تک جماعت کے وسائل ہیں ان کی ضروریات پوری کریں۔ لیکن اگر یہ نہ بھی ہو تو ایک مبلغ اور مربی کو کسی قسم کی فکر نہیں ہونی چاہئے۔ بس اس کا ایک مقصد ہو کہ میں نے ایک انقلاب پیدا کرنا ہے اور جیسے بھی حالات ہوں کام کئے جانا ہے اور اس میں سستی نہیں پیدا کرنی۔ تبھی آپ خلیفۂ وقت کی نمائندگی کا حق ادا کر سکتے ہیں۔

گزشتہ سالوں میں مختلف convocations میں مَیں نے بڑی تفصیل سے بعض باتیں کہی ہیں ان کو بھی پڑھیں اور علاوہ ان باتوں کے جو مَیں اَب کہہ رہا ہوں وہ بھی اپنے سامنے رکھیں۔

اب جیسا کہ میں نے کہا کہ آپ کا سیکھنے کا دَور ختم ہو گیا ہے۔ اس طرح سیکھنا جو امتحان کے نقطۂ نظر سے ہو لیکن ویسے سیکھنے کا دَور اور علم حاصل کرنے کا دَور کبھی ختم نہیں ہوتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علم تو پنگھوڑے سے لے کے مرتے دم تک (تفسیر روح البیان جلد 5 صفحہ 275 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)، قبر تک انسان کو حاصل کرنا چاہئے اور وہ آپ نے حاصل کرنا ہے۔ اب سیکھنے کے دور کے ساتھ آپ کا سکھانے کا دور بھی ہے۔ پس ہر بات جو آپ نے سیکھنی ہے اس نقطۂ نظر سے سیکھنی ہے کہ آگے سکھانی ہے۔ اس بات کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں۔ جس جماعت میں بھی آپ ہوں وہاں کے نوجوانوں کو یا جو نوجوان آپ سے تعلق رکھنے والے ہیں ان کو دین کے قریب کریں۔ نوجوانوں میں دنیاداری بہت زیادہ پیدا ہو رہی ہے اور آپ جو نوجوان مربی اور مبلغین ہیں ان کو دین کے قریب ترلا سکتے ہیں۔ دنیا سے دور کریں۔ نوجوانوں میں اور نئی نسل میں قربانی کی روح پیدا کریں۔ دین کی اہمیت پیدا کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کے مقصد کو پورا کرنے کی طرف توجہ دلائیں۔ ہر ایک اپنے آپ کو یا ہر ایک اپنے ہاتھ کو، ہر مربی اور ہر مبلغ اپنے ہاتھ کو اب طلحہ کا ہاتھ سمجھے کہ اگر وہ پیچھے ہٹا تو اسلام کو نقصان پہنچ سکتا ہے تبھی آپ اپنے انتہائی مقصد کو پا سکتے ہیں جو آپ کے سامنے ہے۔ پس ان باتوں کو ہمیشہ توجہ دیں، غور کریں اور اپنی زندگیاں اس کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کر لیں۔ (دعا)

☆☆☆

ایٹمی تابکاری کے بداثرات سے محفوظ رہنے کے لئے ہومیو پیتھک نسخہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ایٹمی تابکاری کے بداثرات سے محفوظ رہنے کے لئے حفظِ ماتقدم کے طور پر درج ذیل نسخہ استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ نیز فرمایا کہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر خاص و عام کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین۔

ھو الشافی

بڑی عمر کے افراد کے لئے:

1. Carcinosin CM
2. Radium Brom CM

10 سال سے 15 سال کے بچوں کے لئے:

1. Carcinosin 1000
2. Radium Brom 1000

10 سال سے کم عمر کے بچوں کے لئے:

1. Carcinosin 200
2. Radium Brom 200

پہلے ہفتہ دوائی نمبر 1 کی ایک خوراک لیں اور دوسرے ہفتہ دوائی نمبر 2 کی ایک خوراک لیں۔ پھر تیسرے ہفتہ دوائی نمبر 1 کی ایک خوراک اور چوتھے ہفتہ دوائی نمبر 2 کی ایک خوراک لیں اور اسی ترتیب سے بچے اور بڑے سب دونوں دواؤں کی تین سے چار خوراکیں لیں۔

(حفیظ احمد بھٹی۔ لندن۔ ہومیو پیتھک ڈیپارٹمنٹ یو کے)

Morden Motor(UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road, Unit 2 Morden **SM4 5JF**
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

....

احمدی انجینئرز کی ایسوسی ایشن کے خدمت خلق کے منصوبے

روزنامہ الفضل ربوہ کے سالانہ نمبر 2011ء میں مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب نے اپنے مضمون میں احمدی انجینئرز کی ایسوسی ایشن (IAAAE) کی خدمت خلق کے حوالہ سے بعض خدمات بیان کی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے IAAAE کے ایک سالانہ کنونشن کے لئے اپنے پیغام میں فرمایا: ’’حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 1980ء میں آپ کی اس ایسوسی ایشن کو قائم فرمایا تھا۔ اس کے مقاصد میں قرآن کریم کی روشنی میں سائنس اور ٹیکنیکل تحقیقات اور پیشہ وارانہ مہارت کا فروغ، احمدی سائنسدانوں اور انجینئرز کی استعدادوں میں ماہرانہ قابلیت کی ترویج اور آپ کے تجربہ اور علم بھی باقی دنیا کو فائدہ پہنچانا اور جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہر لحاظ سے بہترین خدمات مہیا کرنا شامل ہے‘‘۔

خدا تعالیٰ کے فضل اور خلافت کی راہنمائی میں IAAAE کو دنیا بھر میں اپنے فنی علوم کے ذریعے خدمت خلق کے مختلف منصوبوں پر کام کی توفیق مل رہی ہے جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

☆ خلافت ثالثہ میں جلسہ سالانہ پر غیرملکی وفود کے لئے براہ راست تراجم کرنے کے سسٹم کا آغاز 1980ء میں ہوا۔ نیز ربوہ میں کئی تعمیرات ہوئیں جن میں قصر خلافت، دفتر پرائیویٹ سیکرٹری، انجمنوں اور ذیلی تنظیموں کے گیسٹ ہاؤسز، احمدیہ بکڈپو شامل ہیں۔

☆ خلافت رابعہ کے ابتدائی دَور میں احمدی انجینئرز اور آرکیٹیکٹس کی ایسوسی ایشن کے تحت ہونے والی تعمیرات میں دارالضیافت جدید بلاک، خلافت لائبریری، مسجد مبارک کی توسیع، لجنہ اماء اللہ ہال، بیوت الحمد منصوبہ، پریس بلڈنگ اور روٹی پلانٹ وغیرہ شامل ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ہجرت کے بعد ربوہ میں جامعہ احمدیہ اور ہوسٹلز، توسیع فضل عمر ہسپتال، طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کی تعمیر شروع ہوئی جس کی تکمیل خلافتِ خامسہ میں ہوئی۔

☆ خلافت خامسہ میں ربوہ میں سرائے مسرور وغیرہ عمارات کی تعمیر جبکہ قادیان میں دارالمسیح اور مقامات مقدسہ کی عمارات کی Preservation اور Refurbishment پر کام ہوئے۔ یورپ میں متعدد مشن ہاؤسز اور مساجد کی بحالی اور مرمت اور بعض نئے پراجیکٹ ڈیزائن ہوئے۔ جرمنی میں سو مساجد کا منصوبہ شروع کیا گیا۔ افریقن ممالک میں صاف پینے کے پانی کے پرانے پمپوں کی بحالی، نئے واٹر پمپ اور سستی اور کم لاگت سے سولر اور وِنڈ انرجی کے یونٹ لگائے گئے۔ اسی طرح Architectural & Structural خدمات میں سستے گھر اور ماڈل ویلیجز (Villages) اور اسی طرح سکولوں اور ہسپتالوں اور مشن ہاؤسز اور مساجد کے ڈیزائن اور تعمیراتی نگرانی وغیرہ شامل ہیں۔

خدمت خلق کے جذبہ کے تحت IAAAE کے ممبران کو اس وقت جن عالمی منصوبوں پر فنی خدمات کی توفیق ملی ہے یا مل رہی ہے ان میں سے بعض اہم پراجیکٹس درج ذیل ہیں:

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2004ء میں افریقی ممالک کا دورہ فرمایا اور لندن واپسی پر IAAAE یورپین چیپٹر کے سمپوزیم سے 9 مئی 2004ء کو خطاب فرماتے ہوئے ممبران کو وقف عارضی پر افریقہ جاکر وہاں پینے کا پانی اور شمسی توانائی کے ذریعہ بجلی مہیا کرنے کا جائزہ لینے کی تحریک فرمائی۔

خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے یورپین چیپٹر نے صاف پینے کے پانی کی آسان فراہمی کے لئے ایک کمیٹی ’’واٹر فار لائف کمیٹی‘‘ تشکیل دی جس نے حضور انور کی راہنمائی میں بڑا مفید کام کرنے کی توفیق پائی ہے۔ پہلے سے لگائے گئے ناکارہ پمپوں کو درست بنانا اس کمیٹی کی اوّلین ترجیح تھی۔ چنانچہ 2011ء تک 553 ہینڈ پمپ آٹھ ممالک میں لگائے جاچکے تھے۔ ہیومینیٹی فرسٹ انجینئرز ایسوسی ایشن کے تحت لگائے جانے والے پمپ اس کے علاوہ تھے۔ اس دوران جامعہ احمدیہ اکرا گھانا میں بارش کا پانی سٹور کرکے استعمال کرنے کے منصوبہ کو بھی مکمل کیا گیا۔

شمسی اور ہوائی بجلی مہیا کرنے کے منصوبہ پر کام کرنے کے لئے یورپین چیپٹر نے "Alternate Energy Committee" تشکیل دی۔ کمیٹی کے ممبران کی افریقہ جاکر کی جانے والی تحقیق، مارکیٹ سروے اور ریسرچ کے بعد سولر انرجی (Solar Engergy) اور ونڈ ٹربائن (Wind Energy) کے یونٹ لگائے جانے کا منصوبہ بنایا گیا۔ پہلے اسلام آباد ٹلفورڈ میں تجرباتی طور پر دونوں Systems کو Install کیا گیا اور حضور انور نے اس کا تفصیلی مشاہدہ کیا اور منظوری عطا فرمائی۔ بعدازاں 2011ء تک سو سے زائد سولر (Solars) اور ونڈ (Wind) انرجی یونٹ 9 افریقی ممالک میں نصب کرکے 160 مقامات پر بجلی فراہم کی گئی۔ بعض ممالک کے بعض علاقوں میں لوگوں نے پہلی دفعہ بجلی کی روشنی دیکھی تو ان کی خوشی دیکھنے والی تھی۔ اس کے علاوہ مغربی افریقہ کے ممالک میں 1500 سولر لالٹین تقسیم کئے گئے۔

دراصل افریقہ میں صرف 23.5 فیصد لوگوں کو بجلی میسر ہے اور دیہات میں تو بجلی نہ ہونے کے برابر ہے جس سے نہ صرف بچے پڑھائی نہیں کرسکتے بلکہ ادویہ کے لئے ریفریجریٹر وغیرہ بھی میسر نہیں اور جماعتیں MTA کی سہولت سے بھی محروم ہیں۔

افریقی ممالک میں تیسرا اہم کام جو IAAAE یورپین چیپٹر کو حضور انور نے تفویض کیا تھا وہ سستے مکانوں کی سہولت مہیا کرنا ہے اور اسی طرح مساجد اور مشن ہاؤسز، ہسپتالوں اور سکولوں کالجوں کے لئے آرکیٹیکچرل اور سول انجینئرنگ سروسز ہیں۔ اور کچھ مثالی دیہات (Model Village) بنانے کا پروگرام بھی ہے۔ چنانچہ پہلا ماڈل ویلج برکینا فاسو میں ’مہدی آباد‘ کے نام سے بنایا گیا جس میں ہر گھر میں شمسی توانائی کے ذریعہ بجلی اور پینے کے پانی کی ٹونٹی مہیا کی گئی ہے۔ زراعت کے لئے بھی پانی فراہم کیا گیا ہے۔ بعض دیگر ممالک میں بھی ایسے مثالی گاؤں بنائے جارہے ہیں۔

...❁...❁...❁...

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ کے خدمت خلق کے حوالہ سے شائع ہونے والے جلسہ سالانہ نمبر 2011ء میں مکرم ابن کریم صاحب کی ایک نظم شائع ہوئی ہے جس میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

خدمت کو ہی شعار بناتے رہے ہیں ہم
سارے جہاں کے بوجھ بٹاتے رہے ہیں ہم
نیکی کی ہر صدا پہ ہی لبیک ہم کہیں
دنیا بھی آخرت بھی کماتے رہے ہیں ہم
جب بھی لگے ہیں زخم دعائیں ہی ہم نے دیں
سینے سے ہر ستم کو لگاتے رہے ہیں ہم
مخلوق سے خلوص ہے محبوب تر ہمیں
خالق پہ اپنی جان لٹاتے رہے ہیں ہم
نیکی کوئی حقیر سمجھتے نہیں ہیں ہم
سنت یہ مصطفیٰؐ کی جگاتے رہے ہیں ہم

خدمت خلق کے عالمی ادارے اور شخصیات

لوئی بریل۔ بریل سسٹم کا موجد

لوئی بریل 4/ جنوری 1809ء کو پیرس کے نزدیک کادپرے نامی مقام پر پیدا ہوا۔ وہ ایک سائیس کا بیٹا تھا۔ تین برس کی عمر میں ایک حادثے کے نتیجے میں اس کی بینائی شدید متأثر ہوئی اور آئندہ چند ہی برسوں میں وہ بصارت سے بالکل محروم ہوگیا۔ لوئی بریل نے نابینا بچوں کے ایک مدرسے نیشنل انسٹیٹیوٹ فار بلائنڈ چلڈرن میں تعلیم حاصل کی اور بعد میں وہیں مدرّس کے فرائض بھی انجام دینے لگا۔ اسی دوران اسے ایک ایسے طریقہ تعلیم کے بارے میں علم ہوا جو سپاہیوں کو رات کے وقت تعلیم دینے کے لئے اختیار کیا جاتا تھا۔ یہ طریقہ تعلیم توپخانہ کے ایک افسر چارلس باربیر Charles barbier کی اختراع تھا۔ جس میں 12 اُبھرے ہوئے نقطوں (Dots) سے حروف شناسی سکھائی جاتی تھی۔ بریل نے اس نظام پر مزید کام کیا اور اسے مزید آسان بنا دیا۔ اس نے حروف کی شناخت کے لئے چھ نقطوں پر مشتمل ایک سسٹم ترتیب دیا۔ جسے اس کے نام سے ہی موسوم کیا گیا اور اب یہ ’’بریل سسٹم‘‘ کے نام سے معروف ہے۔

بریل نے یہ سسٹم 1834ء میں ایجاد کیا تھا مگر اسے شروع میں کوئی پذیرائی حاصل نہیں ہوئی اور نابیناؤں کے سکولوں کے منتظمین نے اس سسٹم کو ناقابل عمل قرار دے دیا۔ 6 جنوری 1852ء کو 43 برس کی عمر میں بریل کا انتقال ہوگیا۔ اُس کی وفات کے دو برس بعد 1854ء میں بریل کا ایجاد کردہ یہ سسٹم، نابیناؤں کی تعلیم کے لئے منظور کرلیا گیا اور آج تک لاکھوں نابینا افراد اس سے مستفید ہوچکے ہیں۔

...❁...❁...❁...

مظفر منصور کے ساتھ ایک شام

مظفر منصور غزل کے ایک جانے پہچانے اور مانے ہوئے احمدی شاعر ہیں۔ ادبی دنیا میں جاذبیت، نمایاں حیثیت، شخصیت اور ہنر کے نمائندہ شاعر ہیں۔ آپ کی شاعری کے بارہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اپنے ایک خط میں تحریر فرمایا: ’’چشم بدُور، واہ! واہ! کیا کلام ہے۔ بہت ہی اعلیٰ درجے کا کلام ہے۔ دیکھ کر حیران رہ گیا ہوں‘‘۔ ماہنامہ ’’احمدیہ گزٹ‘‘ کینیڈا کے شمارہ برائے مارچ 2011ء میں جناب مظفر منصور صاحب کے ساتھ ایک شعری نشست کی رپورٹ مکرم محمد اکرم یوسف صاحب کے قلم سے شائع ہوئی ہے۔ یہ نشست 18 دسمبر 2010ء کی شام منعقد ہوئی۔

جناب مظفر منصور کے خوبصورت کلام میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

کس پہ کھلتا ہوں کتنا کھلتا ہوں
تنگ ہوں اپنی بے شماری پہ

....

وہ اِس ادا سے مرے ہم خرام چلتا ہے
بدن میں روح کا جیسے نظام چلتا ہے
فلک کی گردشیں ہیں اُس کے نقش پا میں اسیر
وہ آسماں سے یوں ہم کلام چلتا ہے

....

ایک تیرا ہی خواب ہو جیسے
اور سب کچھ عذاب ہو جیسے
یہ سمندر کہ میرا سینہ ہو
اور تُو ماہتاب ہو جیسے

....

لاہور کے شہیدوں کے نام:

چمکے گا یہ عالم اِنہی چہروں کی ضیاء سے
ٹُک میرے شہیدوں کو سرِدار تو دیکھو
پھر نعرۂ منصور سے روشن ہوا مقتل
ایک شمع فروزاں ہے سرِدار تو دیکھو

....

حضرت مسیح موعودؑ سے وابستگی کا انداز ہی نرالا ہے:

یہ میری زندگی ورنہ گناہوں کے سوا کیا ہے
میں جیتا ہوں تمہارے ہی سہارے میرزا صاحب
گماں کرتا ہوں جیسے آپ نے مجھ کو پکارا ہو
میرا گر نام کوئی بھی پُکارے میرزا صاحب

....

ایک اور غزل میں یوں بیان کرتے ہیں:

اُس کی آنکھوں میں ہیں کتنی کائناتوں کے سکوت
اُس کے قدموں سے سنورتا ہے جو رستہ دیکھنا
ورنہ ہر اِک آن ہے اِک حشر اپنی زندگی
ٹال دیتا ہے قیامت اُس کا چہرہ دیکھنا
اُس کی خوشبوئے بدن سے جی اُٹھا میرا وجود
چشم ویراں کو گُلِ تر ہے مسیحا دیکھنا

....

قادیان کی مقدس بستی کی عظمت کا اظہار:

اک نگر جب قاضیاں سے قادیاں ہونے لگا
پھر ظہورِ مہدیٔ آخر زماں ہونے لگا
مرکزِ توحیدِ باری چُن لیا تقدیر نے
بے امانوں کے لئے دارلاماں ہونے لگا

....

تقریب کے اختتام سے قبل مہمان خصوصی جناب تسلیم الٰہی زُلفی نے بھی اپنا کلام پیش کیا۔ آپ ایک معروف دانشور، مقبول صحافی، ’اردو ٹی وی‘ کے میزبان اور مشہور شاعر ہیں۔ آپ کے کلام میں سے چند شعر ملاحظہ فرمائیے:

صرف امید کے ساحل پہ کھڑے رہنے سے
پار ہوتا نہیں قسمت کا سمندر زلفی
خود کو بدلوگے، تو ہر چیز بدل جائے گی
یونہی بدلا نہیں کرتا ہے مقدر زلفی
دمِ رخصت، کوئی چاہت بھرا فقرہ کہنا
کیا خبر، آخری ملنا ہو، مقدر زلفی

...❁...❁...❁...

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
May 12, 2017 – May 18, 2017

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday May 12, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:40	Dars-e-Malfoozat
00:55	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 33.
01:20	Humanity First Conference: Rec. Jan. 24, 2015.
02:15	Spanish Service
02:45	Pushto Muzakarah
03:25	Tarjamatul Qur'an Class: Surah Al-Araaf, verses 13-26 by Khalifatul-Masih IV (ra) in Urdu. Class no. 86, recorded on October 12, 1995.
04:30	Roshan Hoi Baat
05:00	Liqa Ma'al Arab: Session no. 99.
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Quran: Lesson no. 42.
07:00	Huzoor's Interview By Radio & TV Nunspeet: Recorded on October 05, 2015.
07:25	In His Own Words
08:20	Rah-e-Huda: Recorded on May 06, 2017.
09:55	Indonesian Service
11:00	Deeni-o-Fiqahi Masail
11:30	Live Transmission From Baitul Futuh
12:00	Live Friday Sermon
13:00	Live Transmission From Baitul Futuh
13:20	Tilawat [R]
13:45	Seerat-un-Nabi
14:35	Shotter Shondane: Recorded on March 30, 2017.
15:45	Kasauti
16:20	Friday Sermon [R]
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:30	Huzoor's Interview By Radio & TV Nunspeet [R]
18:55	In His Own Words [R]
19:30	Loch Lomond
19:55	Kasauti [R]
20:20	Deeni-O-Fiqa'hi Masa'il
21:00	Friday Sermon [R]
22:20	Rah-e-Huda [R]

Saturday May 13, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Yassarnal Qur'an
01:00	Huzoor's Interview By Radio & TV Nunspeet
01:25	Kasauti
02:10	Friday Sermon
03:20	Rah-e-Huda
04:55	Liqa Ma'al Arab: Session no. 128.
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 32.
07:00	Jalsa Salana Bangladesh Concluding Address: Recorded on February 08, 2015.
08:00	International Jama'at News
08:30	Story Time: Programme no. 64.
09:00	Question And Answer Session: A question and answer session with Khalifatul-Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Rec. August 30, 1991.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Recorded on May 12, 2017.
12:10	Tilawat [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intekhab-e-Sukhan
14:00	Shotter Shondane: Recorded on March 31, 2017.
15:05	Khilafat Jubilee Moshaa'irah
16:00	Live Rah-e-Huda
17:35	Al-Tarteel [R]
18:05	World News
18:25	Jalsa Salana Bangladesh Concluding Address [R]
19:25	Faith Matters: Programme no. 164.
20:30	International Jama'at News [R]
21:00	Rah-e-Huda [R]
22:30	Story Time [R]
22:55	Friday Sermon [R]

Sunday May 14, 2017

00:05	World News
00:20	Tilawat
00:30	In His Own Words
01:00	Al-Tarteel
01:30	Lajna Ijtema UK Address
02:30	Story Time
02:55	Friday Sermon
04:05	Khilafat Jubilee Moshaa'irah
04:50	Liqa Ma'al Arab: Session no. 129.
06:00	Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 32-63.
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 42.
06:40	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna Class: Recorded on October 12, 2014.
08:05	Faith Matters: Programme no. 164.
09:10	Question And Answer Session: Recorded on April 18, 1998.
09:55	Indonesian service
11:00	Friday Sermon: Spanish translation of Friday sermon delivered on May 05, 2017.
12:05	Tilawat [R]
12:20	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
12:35	Yassarnal Quran [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on May 12, 2017.
14:10	Shotter Shondhane: Rec. March 31, 2017.
15:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna Class [R]
16:20	Qur'an Sab Se Acha
17:00	Kids Time: Programme no. 40.
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna Class [R]
19:30	Beacon of Truth
20:40	Ashab-e-Ahmad
21:15	Islami Mahino Ka Ta'aruf
21:45	Friday Sermon [R]
23:00	Question And Answer Session [R]
23:45	Islami Mahino Ka Ta'aruf [R]

Monday May 15, 2017

00:10	World News
00:20	Tilawat
00:35	Aao Husne Yar Ki Baatain Karain
00:50	Yassarnal Quran
01:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna Class
02:25	Ashab-e-Ahmad
03:00	Friday Sermon
04:25	In His Own Words
04:55	Liqa Ma'al Arab: Session no. 130.
06:00	Tilawat: Surah Al-Baqarah verses 64-92.
06:15	Al-Tarteel: Lesson no. 32.
06:50	Huzoor's Visit To Dutch Parliament: Recorded on October 6, 2015.
08:00	International Jama'at News
08:35	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
08:55	Rencontre Avec Les Francophones: Hazrat Khalifatul Masih IV holds a question & answer session for French speaking friends. Rec. December 29, 1997.
10:00	Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon. Recorded on December 09, 2016.
10:55	Jalsa Salana Speeches
11:35	Itaate-e -Khilafat
12:05	Tilawat [R]
12:20	Al-Tarteel [R]
12:55	Friday Sermon: Recorded on June 17, 2011.
13:55	Shotter Shondhane: Recorded on April 1, 2017.
15:00	Jalsa Salana Speeches [R]
15:55	Rah-e-Huda: Recorded on May 13, 2017.
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Huzoor's Visit To Dutch Parliament [R]
19:30	Somali Service
20:00	Itaate-e –Khilafat [R]
20:30	Rah-e-Huda [R]
22:05	Friday Sermon [R]
23:05	Jalsa Salana Speeches [R]

Tuesday May 16, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Hadith
00:50	Al-Tarteel
01:20	Huzoor's Visit To Dutch Parliament
02:30	Kids Time
03:10	Friday Sermon
04:05	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
04:25	In His Own Words
05:00	Liqa Ma'al Arab: Session no. 131.
06:00	Tilawat: Surah Al-Mujaadalah, verses 1-23.
06:10	Dars-e-Malfoozat
06:20	Yassarnal Quran: Lesson no. 39.
06:55	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat Class: Recorded on November 16, 2014.
08:15	Kasre Saleeb
08:55	Question & Answer Session: Recorded on March 01, 1998.
10:05	Indonesian Service
11:05	Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on April 28, 2017.
12:10	Tilawat [R]
12:20	Dars-e-Malfoozat [R]
12:35	Yassarnal Quran [R]
13:00	Faith Matters: Programme no. 165.
14:00	Bangla Shomprochar
15:10	Spanish Service
16:05	Philosophy Of The Teachings Of Islam
16:35	Noor-e-Mustafwi
16:45	Kasre Saleeb [R]
17:30	Yassarnal Quran [R]
18:00	World News
18:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat Class [R]
19:25	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on April 28, 2017.
20:25	The Bigger Picture: Rec. January 05, 2015.
21:15	Art Class
21:45	Faith Matters [R]
22:50	Question And Answer Session

Wednesday May 17, 2017

00:00	World News
00:30	Tilawat
00:45	Dars-e-Malfoozat
00:50	Yassarnal Qur'an
01:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat Class
02:25	Kasre Saleeb
03:00	In His Own Words
03:35	Story Time
03:55	Philosophy Of The Teaching Of Islam
04:15	Noor-e-Mustafwi
04:30	Art Class
05:00	Liqa Ma'al Arab: Session no. 118.
06:00	Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 32-63.
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 32.
07:00	Ansarullah Ijtema UK Concluding address: Rec. September 20, 2015.
08:00	In His Own Words
08:35	The Prophecy Of Khilafat
08:55	Urdu Question And Answer Session: Rec. August 30, 1991.
09:45	Indonesian Service
10:55	Friday Sermon: Swahili translation of Friday sermon delivered on May 12, 2017.
12:00	Tilawat [R]
12:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on May 06, 2011.
14:05	Shotter Shondhane: Recorded on April 2, 2017.
15:10	Deeni-o-Fiqahi Masail
15:45	Kids Time: Prog. no. 40.
16:30	Faith Matters: Programme no. 162.
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:30	Ansarullah Ijtema UK Concluding address [R]
19:30	French Service
20:00	The Prophecy Of Khilafat [R]
20:30	Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:10	Kids Time [R]
21:50	Friday Sermon: Recorded on May 06, 2011.
22:55	Intikhab-e-Sukhan: Rec. May 13, 2017.

Thursday May 18, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
00:50	Al-Tarteel
01:20	Ansarullah Ijtema UK Concluding address
02:20	Deeni-o-Fiqahi Masail
03:00	One Minute Challenge
04:00	Faith Matters
04:55	Liqa Ma'al Arab: Session no. 133.
06:05	Tilawat
06:25	Dars-e-Malfoozat
06:40	Yassarnal Quran: Lesson no. 33.
07:05	Humanity First Conference: Rec. Jan. 24, 2015.
08:00	In His Own Words
08:30	Roots To Branches
09:00	Tarjamatul Qur'an Class: Surah Al-Araaf, verses 13-26 by Khalifatul-Masih IV (ra) in Urdu. Class no. 86, recorded on October 12, 1995.
10:05	Indonesian Service
11:10	Japanese Service
11:30	Islami Mahino Ka Ta'aruf
12:05	Tilawat [R]
12:20	Dars-e-Malfoozat [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Beacon Of Truth: Rec. November 27, 2016.
14:00	Friday Sermon: Recorded on May 12, 2017.
15:05	Roshan Hoi Baat
15:40	Roots To Branches
16:05	Persian Service
16:30	Tarjamatul Qur'an Class [R]
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Humanity First Conference [R]
19:15	Dars-e-Malfoozat [R]
19:30	Faith Matters: Programme no. 167.
20:25	Roshan Hoi Baat [R]
20:55	Islami Mahino Ka Ta'aruf [R]
21:30	Tarjamatul Qur'an Class [R]
22:40	Roots To Branches [R]
23:10	Beacon Of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603

Fax: (020) 8544 7611

Email:info@alfazlintl.org

Vol 24 Friday 12 May , 2017 Issue No. 19

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2017ء

٭...انفرادی وفیملی ملاقاتیں، سینکڑوں افراد نے اپنے پیارے آقا سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔٭...گزشتہ ایک سال کے اندر پاکستان سے آنے والے سات سو سے زائد افراد کے ساتھ اجتماعی ملاقات۔٭...تقریب آمین۔٭...مبلغین کے ساتھ میٹنگ میں مختلف امور کا جائزہ، اہم ہدایات اور مبلغین کے سوالات کے جوابات۔

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

15/اپریل 2017ء بروز ہفتہ

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے پانچ بجے تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور حضورانور کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

سوا گیارہ بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج صبح کے اس سیشن میں 39 فیملیز کے 141 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ان سبھی فیملیز اور احباب نے حضورانور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج ملاقات کرنے والوں میں جرمنی کی 26 مختلف جماعتوں سے آنے والے احباب اور فیملیز شامل تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بج کر چالیس منٹ تک جاری رہا۔

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ وقت کے لئے شعبہ جنرل سیکرٹری جماعت جرمنی کے دفتر میں تشریف لے گئے اور مکرم امیر صاحب جرمنی اور نیشنل جنرل سیکرٹری صاحب جماعت جرمنی کو آئندہ آنے والے جمعہ کے بہتر انتظامات کے حوالہ سے بعض ہدایات دیں۔

حضورانور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ کل کے جمعہ میں جو کمیاں اور نقائص رہ گئے ہیں اس کے حوالہ سے آئندہ جمعہ کے لئے بہتر تیاری ہونی چاہئے اور اس بارہ میں سوچیں اور بہتر پلاننگ کریں کہ کس طرح آئندہ آنے والے جمعہ کے لئے بہتر انتظامات کریں گے تا کہ لوگوں کا جمعہ ضائع نہ ہو۔اگر اپنے انتظامات کے مطابق تعداد معیّن کرنی ہے کہ اس سے بڑھ کر لوگ نہ آئیں تو پھر پہلے سے ہی علاقے اور فاصلے معیّن کریں کہ اتنے فاصلہ تک اِن اِن علاقوں اور جماعتوں کے لوگ جمعہ کی ادائیگی کے لئے آئیں۔اس سے دُور کے علاقوں کے لوگ نہ آئیں اور وہ مقامی طور پر ہی جمعہ ادا کریں۔اس کی اطلاعیں پہلے سے ہی سب کو ہونی چاہئیں۔

حضورانور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ جن تین ہزار لوگوں کو واپس جانا پڑا ہے اور وہ نماز جمعہ ادا نہیں کر سکے اور ان کا جمعہ ضائع ہوا ہے ان سب لوگوں سے فوری طور پر معذرت کریں۔آپ کی طرف سے ان کو معذرت کا پیغام جانا چاہئے۔

بعدازاں دو بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

گزشتہ ایک سال کے اندر پاکستان سے آنے والے افراد کے ساتھ اجتماعی ملاقات

آج پچھلے پہر پروگرام کے مطابق پاکستان سے آنے والے اُن احباب کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا انتظام کیا گیا تھا جو گزشتہ ایک سال کے دوران پاکستان سے یہاں پہنچے تھے۔مردوں اور خواتین کی علیحدہ علیحدہ گروپ ملاقات تھی۔مرد حضرات کی تعداد سات صد سے زائد تھی۔ان کی ملاقات کا انتظام سپورٹس ہال میں کیا گیا تھا۔

پروگرام کے مطابق سوا چھ بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سپورٹس ہال میں تشریف لائے۔

حضورانور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ سبھی گزشتہ ایک سال میں پاکستان سے آئے ہیں۔اس پر سبھی نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔پھر حضور انور کے دریافت فرمانے پر کہ کتنوں کے اسائلم کیسز پاس ہوچکے ہیں۔ایک محدود تعداد نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔یہ سبھی وہ لوگ تھے جو اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت پا رہے تھے۔

حضورانور کی اجازت سے لاہور سے آنے والے ایک دوست نے عرض کیا کہ پہلے ہم حضور کو ٹی وی پر دیکھتے تھے آج اپنے آقا کو اپنے سامنے دیکھ کر بے انتہا خوشی ہوئی ہے۔اس قدر زیادہ خوشی ہے کہ مَیں بیان نہیں کرسکتا۔

ایک اور نوجوان نے عرض کیا کہ مَیں 6 مئی 2016ء کو لاہور سے یہاں پہنچا ہوں۔پہلی دفعہ حضورانور سے مل کر بہت خوشی ہے۔میرا کیس ابھی پاس نہیں ہوا۔میرے لئے دعا کریں۔اس پر حضورانور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

نارووال سے آنے والے ایک نوجوان نے بتایا کہ مَیں دو سال قبل احمدی ہوا ہوں۔میری چار سال کی بیٹی پاکستان میں ہے۔اس کے لئے دعا کریں۔

حضورانور نے موصوف سے دریافت فرمایا کہ کس طرح احمدی ہوئے ہیں تو اس پر موصوف نے بتایا کہ مَیں جرنسلٹ تھا۔مَیں بڑا سوچ سمجھ کر احمدی ہوا ہوں۔آج خلافت کے بغیر کچھ بھی نہیں ہے۔

ڈسکہ سے آنے والے ایک صاحب نے حضورانور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی کہ میری فیملی اور بچوں کے لئے دعا کریں، سب پیچھے ہیں۔یہاں میری پروٹوکول ہوئی ہے۔اس پر حضورانور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

گوجرانوالہ سے آنے والے ایک نوجوان نے عرض کیا کہ والدہ کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے ان کے لئے خاص دعا کریں۔اس پر حضورانور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

گوجرہ سے آنے والے ایک نوجوان نے اپنے والد محترم کی صحت کے لئے دعا کی درخواست کی تو اس پر حضورانور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سب احباب سے دریافت فرمایا کہ آپ نے جمعہ کہاں پڑھا تو اس پر سب نے اپنا ہاتھ کھڑا کرکے بتایا کہ ہم نے Raunheim میں (جہاں حضورانور نے نماز جمعہ پڑھائی تھی) جمعہ پڑھا تھا۔ہم سب وہاں شامل ہوئے تھے۔

سرگودھا سے آنے والے ایک دوست نے عرض کیا کہ میری فیملی پاکستان میں ہے۔میری بیٹی نے پاکستان سے حضورانور کو سلام بھیجا ہے۔اس پر حضورانور نے فرمایا: ’’وعلیکم السلام‘‘۔

ایک نوجوان نے بتایا کہ مَیں ادرحمہ ضلع سرگودھا سے ہوں۔اس پر حضورانور نے فرمایا کہ وہاں کوئی باقی رہ گیا ہے یا سارے آگئے ہیں؟ موصوف نے عرض کیا کہ پاکستان میں تو ہمیں تبلیغ کا موقع نہیں ملتا تھا، یہاں ہم آزادی سے تبلیغ کرتے ہیں۔اس پر حضورانور نے فرمایا کہ وہاں پر مار کھانے کا موقع ملتا ہے۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ میں لاہور سے آیا ہوں۔یہاں ایک دوست میرے زیر تبلیغ ہیں۔دعا کریں کہ وہ جلد بیعت کرلیں۔

ایک نوجوان نے عرض کیا کہ مَیں نے حضورانور کی خدمت میں صرف سلام کرنا ہے تا کہ باقیوں کو بھی بات کرنے کا موقع مل جائے۔اس پر حضورانور نے فرمایا: ’’وعلیکم السلام‘‘۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ مَیں لاہور سے ہوں اور اپنی فیملی میں اکیلا احمدی ہوں۔مَیں نے 2012ء میں بیعت کی تھی۔والدہ احمدی تھیں۔باقی سب غیر احمدی تھے۔چھ بہن بھائی ہیں۔والدہ کی وفات کے بعد مشکلات بڑھیں تو مجھے باہر نکلنا پڑا۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ ہمارے لئے دعا کریں کہ ہماری یہ ہجرت دینی اور دنیاوی لحاظ سے بابرکت ہو۔

اس پر حضورانور نے فرمایا: اصل یہی ہے کہ دین مدّنظر ہو۔یہ نہ ہو کہ یہاں آئے اور دین کو بھول گئے۔دین کو یاد رکھیں۔

بعدازاں ان تمام احباب نے جن کی تعداد سات صد سے زائد تھی اپنے پیارے آقا سے شرف مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔باری باری ہر ایک نے مصافحہ کیا اور اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔حضورانور نے ازراہ شفقت ان سے گفتگو بھی فرمائی۔

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں